لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

قرآن کریم اور روحانیت

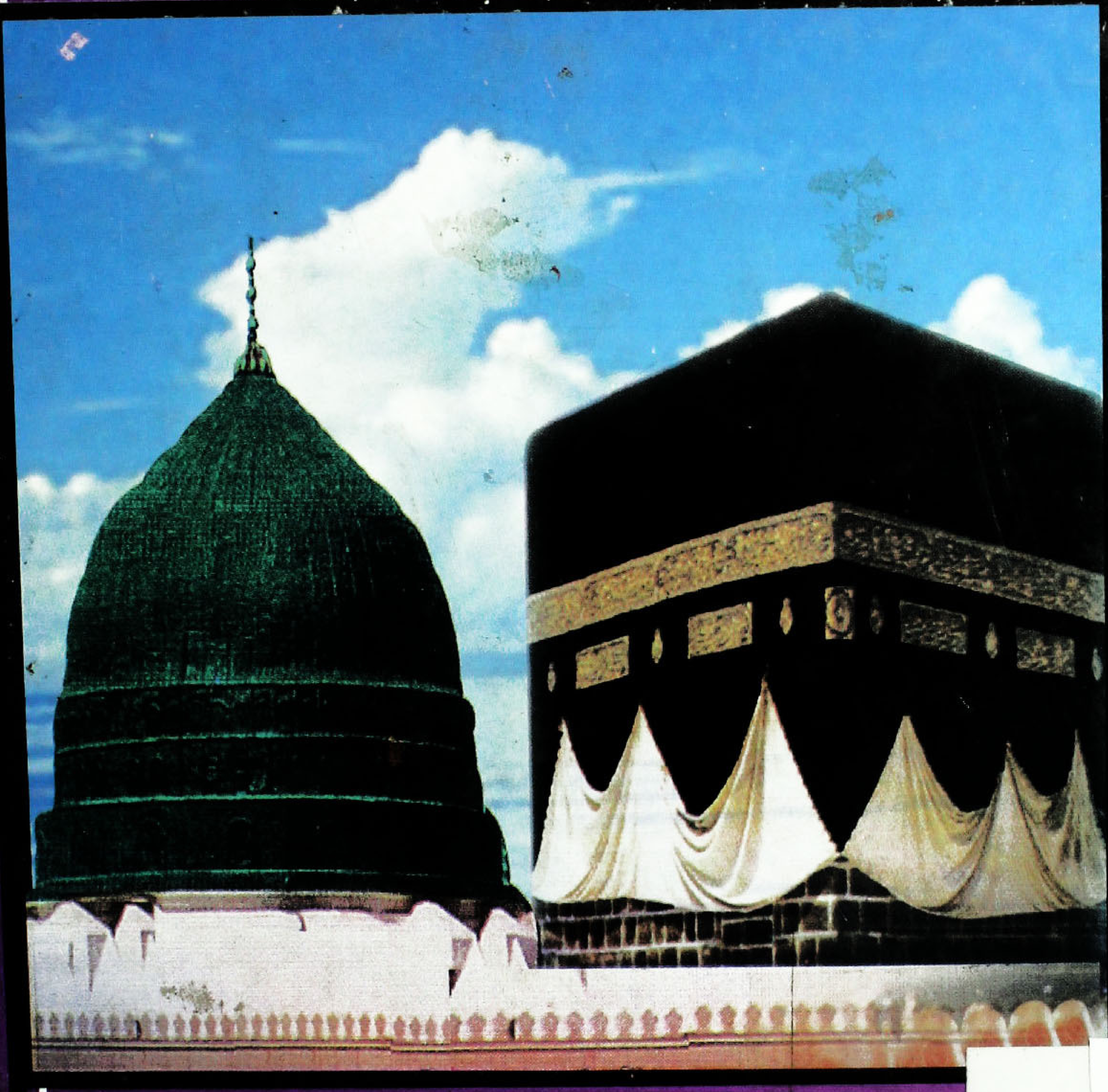

حاجی علی ساجد

Marfat.com

قرآن کریم
اور
روحانیت

مؤلف

حاجی علی ساجد

ناشر۔

باسط جمال وجنید ساجد

مکان نمبر 168 بلاک اے سبزہ زار

ملتان روڈ لاہور فون۔ 042-5411930

Marfat.com

297.11
ق 912 ع
108787

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

تصنیف ------------ قرآن کریم اور روحانیت

پبلشر ------------ باسط جمال وجنید ساجد

ٹائٹل ------------ رفاقت راؤ

انبسات -------- میاں جمال دین سرکار، پیر طریقت بابا جی
سائیں غلام رسول اور اماں جی رحمت بی بی

سال اشاعت ------------ 2004ء

تعداد ------------ 500

قیمت ------------ -/200 روپے

Marfat.com

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ (قرآن کریم)
بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک لوگوں کے قریب ہے۔

کُنْتُ کُنْزًا مَخْفِیًا فَاَحْبَبْتَ اَعْرَفْ (حدیث پاک)
میں ایک گنج پنہاں تھا پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔

اِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ غَضَبِیْ (حدیث پاک)
میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

فہرست مضامین

سیریل نمبر	نام مضامین	صفحہ نمبر
	تمہید	
(۱)	کلمہ حق	۱
(۲)	حمد باری تعالی	۲
(۳)	دعا والتجا	۳ تا ۱۳
(۴)	اظہار بیان	۱۴
(۵)	تعریض	۱۵ تا ۱۶
(۶)	افادہ شدہ کتب و رسائل	۱۷ تا ۱۸
	باب اول	
(۱)	عظمت قرآن پاک	۱۹ تا ۲۴
(۲)	توحید، رسالت رسولؐ اور عظمت قرآن پاک کا باہمی تعلق	۲۵
(۳)	قرآن پاک کی عظمت اور انفرادیت کے متعلق فرمان الہی کی چند جھلکیاں	۲۶ تا ۳۱
(۴)	رسول مقبولؐ کے متعلق ربّ ذوالجلال کے چند ایک ارشادات	۳۲ تا ۳۷
(۵)	قرآن پاک اور حدیث مبارکہ	۳۸ تا ۴۰

Marfat.com

(۶)	چند ایک احادیث برائے قرآن پاک	۴۰ تا ۴۷
(۷)	فرمان خواجہ غلام محی الدین قادری	۴۷
(۸)	قرآن پاک کے متعلق برگزیدہ ہستیوں اور اہم شخصیات کے اقوال زریں	۴۸ تا ۵۰
(۹)	قرآن پاک اور روحانی ارتقاء کے مراحل	۵۱ تا ۶۳
(۱۰)	شریعت اور حقیقت کا اتحاد	۶۴ تا ۶۷

باب دوئم

(۱)	عبادات کا مفہوم	۶۸ تا ۷۷
(۲)	قرآن پاک کی روشنی میں عبادات کی اہمیت	۷۸ تا ۹۷
(۳)	عبادات کے متعلق حضرت محمد مصطفیٰؐ کے ارشادات اور فرمودات	۹۷ تا ۱۰۱
(۴)	درود پاک کے ورد کی اہمیت	۱۰۲ تا ۱۰۹
(۵)	فیضان زیارت روضہ رسول مقبولؐ	۱۱۰ تا ۱۱۳
(۶)	ریاض الجنتہ کی شان	۱۱۳ تا ۱۱۴
(۷)	صفہ چبوترہ کی اہمیت	۱۱۴ تا ۱۱۶
(۸)	جہاد فی سبیل اللہ	۱۱۶ تا ۱۱۷
(۹)	جہاد کے متعلق خدا اور اس کے رسولؐ کے ارشادات	۱۱۸ تا ۱۲۲
(۱۰)	اجتماعی اور انفرادی جہاد	۱۲۳ تا ۱۳۱

باب سوئم

(۱)	صلوٰۃ دائمی	۱۳۲ تا ۱۴۱

Marfat.com

(۲) ذکر الٰہی کے متعلق قرآن پاک سے چند ایک حوالہ جات وشواہد ۱۴۲ تا ۱۴۳

(۳) ذکر الٰہی کے متعلق فرمان رسول مقبولؐ ۱۴۴ تا ۱۵۰

(۴) دائمی نماز کے متعلق صوفیائے کرام اور بزرگان دین کے ارشادات ۱۵۱ تا ۱۵۸

(۵) ذکر وتسبیح اسم اعظم ۱۵۹ تا ۱۶۲

(۶) حرمت کعبۃ اللہ ۱۶۳ تا ۱۷۰

(۷) توبہ واستغفار کی اہمیت ۱۷۱ تا ۱۷۳

باب چہارم

(۱) توحید باری تعالیٰ ۱۷۴ تا ۱۷۸

(۲) توحید کے متعلق رسول اللہؐ کے پہلے خطبے سے چند ایک اقتباسات ۱۷۹ تا ۱۸۰

(۳) مسجد قباء ۱۸۱

(۴) توحید کے متعلق قرآن پاک سے شواہد اور ثبوت ۱۸۲ تا ۲۰۲

(۵) برگزیدہ ہستیوں کے قول برائے توحید ۲۰۳ تا ۲۱۱

(۶) اللہ تعالیٰ کے متعلق غیر مسلموں کے خیالات ۲۱۲ تا ۲۱۴

(۷) وجود باری تعالیٰ ۲۱۵ تا ۲۱۸

باب پنجم

(۱) روز قیامت اور اس کے ثمرات ۲۱۹ تا ۲۲۲

(۲) قبر کا عذاب ۲۲۳ تا ۲۲۴

Marfat.com

(۳) قیامت کے متعلق قرآن پاک سے شواہد اور ثبوت ۲۲۵ تا ۲۴۶

(۴) جنت و دوزخ کی کیفیت قرآن پاک کے حوالے سے ۲۴۷ تا ۲۵۳

(۵) قیامت کے متعلق رسول خداؐ کے چند ایک ارشادات وفرمودات ۲۵۴ تا ۲۵۸

(۶) قیامت کے حوالے سے چند ایک متبرک ہستیوں کے اقوال زریں ۲۵۹ تا ۲۶۵

(۷) شجرہ قادریہ عالیہ کے چند مصرے ۲۶۵

Marfat.com

کلمہ حق

رہبر و ہادی راہِ خدا لا الٰہ الّا اللہ
کاشف سرِّ توحیدِ خدا لا الٰہ الّا اللہ
بالکل دل سے کفر اٹھاوے شرک و شک کو صاف جلاوے
ایسی ہے نعمت عظمیٰ لا الٰہ الّا اللہ
بامعنی گر ذکر کرو تم معنی میں پھر غور کرو تم
غیر کہاں اور کون سوا لا الٰہ الّا اللہ
ذاکر کے سب کام سوارے بالکل وہم مٹاوے سارے
حق کلمہ ہے حق نما لا الٰہ الّا اللہ
ذات و صفات کا بھید بتاوے کثرت میں وحدت دکھلاوے
دل کو بخشے نور و ضیا لا الٰہ الّا اللہ
افضل الذکر نبیؐ نے کہا سب اذکار کا ہے منشاء
قادری ہے کیا خوب پتا لا الٰہ الّا اللہ

....

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

ہوالاول ہوالآخر کہیں ہم کیا جو کیا ہیں ہم
ہوالباطن ہوالظاہر کہیں ہم کیا جو کیا ہیں ہم

وہی ہے وحدت و کثرت وہی ہے صورت و معنی
وہی بھیتر وہی باہر کہیں ہم کیا جو کیا ہیں ہم

و نفخت فیہ من روحی دیکھو آدم کی شان اندر
ہوا قرآن میں صادر کہیں ہم کیا جو کیا ہیں ہم

وہی دانا وہی بینا وہی گویا وہی شنوا
وہی ہے حُی وہم قادر کہیں ہم کیا جو ہیں ہم

وہی ہے علم میں عیاں وہی ہے عین میں اکواں
وہی پیدا وہی ساتر کہیں ہم کیا جو کیا ہیں ہم

وہی مشہود و ہم شاہد وہی محمود و ہم حامد
وہی مشکور وہم شاکر کہیں ہم کیا جو کیا ہیں ہم

وہی ہے دلبر رعنا وہی ہے عاشق شیدا
وہی منظور وہم ناظر کہیں ہم کیا جو کیا ہیں ہم

تمامی نور احمد ہے کہاں ہے قادری یارو
وہی خواجہ وہی چاکر کہیں ہم کیا جو کیا ہیں ہم

Marfat.com

دعا والتجا

سب حمد وثنا اس خدائے بزرگ و برتر کے لئے ہے جو رحیم ہے کریم ہے اور غفور و رحیم ہے۔ سب جہانوں کا مالک و خالق ہے۔ ہر نئے نئے رنگوں اور نقوش سے ظاہر ہے۔ جس نے کل عالم کو اپنے آپ میں اور اپنے آپ کو کل عالم میں ظاہر کیا ہے اور ہر ذرہ میں اپنے ذاتی کمال سے موجود ہے۔ یہ ہمیں اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، پڑھنے لکھنے اور سوچنے سمجھنے کی طاقت اسی کی عطا کی ہوئی ہے۔ ہم سب اسی کی مخلوق ہیں۔ اسی کی عبادت کرتے ہیں اور اسی سے مدد و نصرت طلب کرتے ہیں۔ اس کے پیارے رسول مقبولؐ جس پر لاکھوں درود وسلام ہوں، کی رسالت پر مکمل اور غیر متزلزل ایمان رکھتے ہیں اور قرآن پاک کو اس کا مقدس اور متبرک کلام، ایک مکمل ضابطہ حیات اور اپنی زندگی کا عظیم سرمایہ مانتے ہیں۔ اسی قرآن پاک میں مومن کی جو خصوصیات بیان ہوئی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

''مومن تو وہ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔ جب انہیں اس کی آئیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔ وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں اور جو مال اللہ نے انکو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہی سچے مومن ہیں۔ ان کے لئے پروردگار کے ہاں بڑے بڑے درجے اور بخشش اور عزت کی روزی ہے''

حضرت محمد مصطفےٰؐ اور حضرت غوث الاعظمؒ کی خدمت اقدس میں چند دعائی و التجائی کلمات،

عطا کی نظر فرماؤ خدارا یا رسول اللہ
تمہارا ہوں تمہارا ہوں، تمارا یا رسول اللہ

Marfat.com

جمال اپنا دکھاؤ تم مجھے ہر شان میں ظاہر
یہی ہے مدعا قلبی ہمارا یا رسول اللہ

ترا دیدار ہے رویت خدا کی بے گماں مجھکو
یہی ہے من رانی میں اشارا یا رسول اللہ

ہوا ہے لن ترانی امر حق موسےٰ پیغمبر کو
کیا ہر شان میں تم نے نظارہ یا رسول اللہ

تیرے رتبے سا نہیں رتبہ کسی کا انبیاؤں میں
تمھیں ہو پیشوا ہر انبیاء کا یا رسول اللہ

تمہاری ذات عین نور حق ہے شک نہیں اس میں
تمہارے نور سے روشن عالم ہے سارا یا رسول اللہ

کرو بر حال زار قادری نظر عطا للہ
غلام ہوں میں جناب آل عبارا یا رسول اللہ

....

یا غوث الاعظمؓ آپ کے دامن لگا ہوں میں
کچھ غم نہیں ہے مجھکو اگر نارسا ہوں میں

حاجات دو جہاں سے ہوا ہوں میں بے نیاز
اس واسطے کہ آپ کے در کا گدا ہوں میں

نہ زہد کچھ کیا ہے نہ کچھ ہو سکا سلوک
امیدوار آپ سے نظر عطا کا ہوں میں

نہ کچھ طمع نہ غرض ہے شاہ و امیر سے
تم شاہ عالی جاہ کے درآ پڑا ہوں میں

Marfat.com

بے حیلہ بے وسیلہ ہوں بے تاب و ناتواں
امداد تم کرو گے میری جانتا ہوں میں
جز ذات پاک آپ کے میرا نہیں ہے کوئی
دل سے غلام آپ کی سرکار کا ہوں میں
ہر وقت کہہ رہا ہے یہی دل سے قادری
یا غوث الاعظمؓ آپ کے دامن لگا ہوں میں

....

میں نے تقریباً ۶۳ سال قبل جس گھرانے میں جنم لیا وہ مومن کے متعلق ابتدا میں دیے گئے فرمان ربانی کا صحیح نمونہ تھا۔ گھر میں رات کے وقت بہت ہی دھیمی اور مدھم ''اللہ ہو'' کی آواز سنائی دیتی تھی جو پورے گھر کی فضا کو معطر اور مترنم رکھتی تھی۔ میں نے جب ہوش سنبھالا تو اس گھر میں اپنی والدہ ماجدہ اور بڑے بہن بھائی کے علاوہ دو ایسی بزرگ ہستیوں کو دیکھا جو رات کا اکثر حصہ اپنے رب ذوالجلال اور اس کے پیارے رسول مقبول حضرت محمد مصطفیٰؐ کے ناموں کا ورد کرنے اور سلام و درود پڑھنے میں گزارتے تھے۔ ''اللہ ہو'' کی آواز ایسے معلوم ہوتی تھی جیسے وہ کسی انسانی جسم سے نہیں بلکہ روحانی مجسمے سے آ رہی ہو۔

ان بزرگ ہستیوں میں ایک میرے والد ماجد تھے جو میاں جمال دین سرکار کے نام سے جانے اور پہچانے جاتے تھے۔ ان کا اپنا ایک علیحدہ کمرہ تھا جس کو حجرہ کہتے تھے۔ اس میں ان کی چارپائی کے علاوہ دو تین مصلے بچھے ہوتے تھے اور چند ایک دینی کتب بڑے سلیقے سے رکھی ہوتی تھیں۔ وہ اسی حجرے میں سوتے عبادت کرتے اور زیادہ وقت گزارتے تھے۔ اس کا دروازہ اکثر بند رہتا تھا اور بلا اجازت کوئی اس میں داخل نہیں ہوتا تھا۔ ان کے مرید اور عقیدت مند ان کی اجازت سے حجرے میں جاتے اور بڑے ادب و احترام سے

Marfat.com

مصلے پر بیٹھتے، ان سے اپنی غرض و غایت بیان کرتے اور اپنی منہ مانگی مرادیں پاتے تھے۔ان میں اکثر دینی مسائل اور علم سے مستفید ہونے کے لئے آتے تھے جن کی بنیاد وہ کتب ہوتیں جو ان کے حجرے میں پڑی ہوتی تھیں۔کوئی ایک مرید یا عقیدت مند کتاب پڑھتا جاتا اور وہ خود اس کی تشریح اور وضاحت اس انداز سے کرتے کہ سننے والے دنیا و مافیہا کو بھول کر اس میں محو ہو جاتے اور کلام الٰہی کی اصل اور حقیقی روح سے لطف اندوز ہوتے تھے۔

کچھ لوگ اپنے دنیاوی اور گھریلو مسائل بھی لیکر آتے اور دعا کی استدعا کرتے، اپنی مرادیں پا کر خوشی خوشی اپنے گھروں کو لوٹ جاتے۔اگر عقیدت مندوں اور دوسرے لوگوں کی تعداد زیادہ ہو جاتی تو وہ صحن میں یا باہر بیٹھک میں تشریف لے آتے تاکہ بیٹھنے اور دینی یا دنیاوی مسائل کے حل میں کسی سائل کو تکلیف نہ ہو۔اس قسم کی محفلوں میں دنیاوی باتیں کرنے کی اجازت بہت کم ہوتی۔یہ محفلیں زیادہ تر جمعرات کے دن، ہر مہینے کی دس تاریخ کو جس دن گیارویں شریف کا ختم ہوتا اور سال میں ایک دفعہ یعنی سالانہ عرس کے موقع پر منعقد ہوتیں۔اس میں وہ آٹھ آٹھ، نو نو گھنٹے لگا تار مختلف مسائل کی تشریح اور وضاحت کرتے اور بالکل کوئی تھکن محسوس نہ کرتے۔سالانہ عرس میں جسے عرف عام میں میلا کہتے بہت سے قوال بھی حصہ لیتے اور حمد و ثنا، نعتیں اور دوسری دینی غزلوں سے سامعین کو محضوظ کرتے اور خوب مالی فوائد بھی حاصل کرتے۔دور دراز سے لوگ اس میلے میں شرکت کے لئے آتے اور دل کھول کر قوالوں کو داد دیتے اور انکی مالی اعانت کرتے۔اس طرح یہ سلسلہ ۱۹۸۸ تک جاری رہا جب وہ اس دار فانی سے کوچ کر گئے اور اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ان کا مزار شریف چک ۷۰ پی نزد کوٹ سمابہ شہر ضلع رحیم یار خاں میں ہے اور انکا سالانہ عرس ۲۴ اگست کو ہوتا ہے جس میں اب زیادہ تر ان کے مرید اور دوسرے عقیدت مند ہی شرکت کرتے ہیں۔قوال باقاعدگی سے حصہ لیتے ہیں اور سامعین کو اپنے کلام سے مستفید

Marfat.com

کرتے ہیں۔

دوسرے بزرگ میرے پیشوا باباجی سائیں غلام رسول صاحب تھے جو باباجی کے نام سے مشہور تھے۔ ہر چھوٹا بڑا، عورت و مرد، بوڑھا جوان سب ان کو اسی نام سے پکارتے اور یاد کرتے تھے۔ ان کے عقیدت مندوں اور مریدوں کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ لوگ اپنے گھریلو اور دنیاوی مسائل لیکر آتے جن میں زیادہ تر کا تعلق بیماریوں سے شفاء، لڑائی جھگڑوں اور مقدمہ بازی سے نجات، قرضوں اور دوسری بلاؤں و مصیبتوں سے چھٹکارا، جنات سے خلاصی، اولاد کی طلبی، لڑکا یا لڑکی کی خواہش و مویشیوں کا بیماریوں سے آرام وغیرہ سے ہوتا تھا۔ لوگ غموں اور تکلیفوں سے مرجھائے ہوئے چہرے لیکر آتے اور دعا کے بعد خوشی و مسرت سے چہکتے اور جگمگاتے چہروں سے اپنے گھروں کو لوٹتے تھے۔ میں بذات خود ایسے بہت سے گھروں سے واقف ہوں جو اولاد کی نعمت سے محروم تھے اور بوڑھاپے میں ان کی دعاؤں سے فیضیاب ہوئے۔ اسی طرح جنات سے چھٹکارے کے بہت سے واقعات اب تک میرے علم میں ہیں۔ شروع شروع میں گاؤں کے وڈیروں اور زمینداروں نے ان کی بہت مخالفت کی لیکن آہستہ آہستہ وہی زمیندار ان کے مرید بن گئے اور اپنے آپ کو ان کے غلام کہلانے میں فخر محسوس کرتے۔ باباجی زیادہ تر عبادت و ریاضت کھلی جگہ پر رات کو کرتے تھے۔ اس مقصد کے لئے وہ بعض اوقات گاؤں سے باہر ہماری آبائی زمین پر ایک بڑے تقریباً بیس پچیس فٹ اونچے ٹیلے پر تشریف لے جاتے اور کئی کئی دن وہاں ٹھہرتے جہاں ان کی چارپائی۔ مصلےٰ اور پانی کا انتظام ہوتا تھا۔ وہ اکثر دوسرے گاؤں اور علاقوں میں اپنے مریدوں کے اصرار پر ان کو ملنے ان کے گھروں میں تشریف لے جاتے تھے اور کئی کئی دن وہاں ٹھہرتے اور اردگرد کے لوگوں کے لئے مسیحا کا کام کرتے تھے۔ سالانہ عرس کے موقع پر ایک جم غفیر دعاؤں کے لئے ان کے گرد جمع رہتا۔ کوئی خالی ہاتھ نہ جاتا۔ سب کی مرادیں پوری ہوتیں۔ چک ۷۰ پی کا سالانہ عرس جس کا پہلے ذکر ہوا ہے ان کے ہی حکم

Marfat.com

سے شروع ہوا تھا اور وہی اس کے منتظم اعلیٰ تھے۔ آخر کار وہ ۱۹۶۴ء میں بہت سے مریدوں، عقیدتمندوں اور ضرورت مندوں کو روتا دھوتا چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ ان کا مزار مبارک چک ۱۰۲ پی ضلع رحیم یار خاں میں ہے جہاں ان کی یاد کے لئے سالانہ عرس ہر سال ۱۸ جون کو منعقد ہوتا ہے۔

جہاں تک میری والدہ ماجدہ کا تعلق ہے ان کا نام گرامی رحمت بی بی تھا لیکن ہر کوئی ان کو اماں جی کہہ کر پکارتا تھا۔ اس میں بڑے چھوٹے، عورت و مرد، بچے بوڑھے اور جوان کا کوئی امتیاز نہیں تھا۔ وہ بابا جی کی مریدنی تھی اور دو بزرگ ہستیوں کی صحبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی ایک اعلیٰ رتبے سے نوازا تھا۔ بابا جی اور میاں جمال دین سرکار کے مرید اور عقیدت مند جب گھر آتے تو اماں جی کو سلام کرنے اور ان سے دعائیں لینے کو بڑی سعادت اور نیکی سمجھتے تھے۔ ان کا وصال ۱۹۹۳ میں ہوا۔

میں پہلے تعلیم کے سلسلے میں اور پھر ملازمت کی وجہ سے ان کی حسب منشا صحبت اور خدمت سے محروم رہا اور یہ تشنگی مجھے ہمیشہ محسوس ہوتی رہی۔ اگرچہ میں سال میں ایک دو مرتبہ ضرور ان کی خدمت میں حاضر ہوتا اور سالانہ عرس میں تو ہر صورت اور ہر حال میں شرکت کرتا اور اب بھی کرتا ہوں۔ چھٹیوں اور عرس کے موقع پر اکثر مجھے کتاب پڑھنے اور ان کے کلام سے مستفیض ہونے کا موقع بھی ملتا۔ اپنی تعلیم کے ابتدائی سالوں میں تو صرف میں ہی کتاب پڑھتا تھا۔ جمعرات اور گیارویں شریف کا ختم دینے کی سعادت بھی مجھے ہی حاصل تھی۔ اس لئے ان تینوں بزرگ ہستیوں کی دعائیں ہمیشہ میرے ساتھ رہیں اور آج میں جس مقام پر ہوں یہ ان ہی کی دعاؤں کا مرحون منت ہے۔ میں کئی سالوں سے سوچ رہا تھا کہ کوئی ایسا کام کروں جس کا ان کی روحوں کو ہمیشہ ثواب ملتا رہے۔ آخر کار میں نے یہ کتاب لکھنے اور ان تینوں بزرگوں کے نام وقف کرنے کا فیصلہ کیا۔

اس کتاب سے تمام مسلمان خاص کر درج ذیل لوگ مستفیض ہو سکتے ہیں۔

Marfat.com

(۱) وہ لوگ جو خداوند کریم اور اس کے پیارے رسول مقبولؐ پر ایمان اور دین اسلام کی تھوڑی بہت سوچ بھوج رکھتے ہیں۔ کبھی کبھار اللہ تعالیٰ کی عبادت کر لیتے ہیں اور زیادہ وقت دنیاوی کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ وہ اس امید پر زندگی بسر کر رہے ہیں کہ ابھی عبادت کے لئے ساری عمر پڑی ہے۔ لیکن جب خدائے ذوالجلال اور حضرت محمد مصطفیٰؐ کا نام ان کے سامنے لیا جاتا ہے تو ان کے سر احترام کے لئے جھک جاتے ہیں اور ان کے دلوں میں خوف طاری ہو جاتا ہے۔ جب ایسے لوگ اس کتاب کے ان حصوں کا مطالعہ کریں گے جن میں تقریباً ایک ہزار قرآن پاک کی آیتوں اور دوسو احادیث کا ترجمہ دیا گیا ہے اور بہت سے مشہور و معروف بزرگان دین اور صوفیائے کرام کے اقوال زریں کا ذکر کیا گیا ہے جن کا تعلق صرف اور صرف قرآن پاک کی عظمت، عبادات کا مقصد اور فوائد، توحید باری تعالیٰ، رسالت رسول خداؐ، روز محشر اور جنت و دوزخ سے ہے تو یقیناً وہ دین کی طرف متوجہ ہونگے اور تن من دھن سے اس سفر کے آغاز کے لئے ضروری سامان اور دوسرے لوازمات کا انتظام کرنے کا تہیہ کرینگے جو کلیتاً اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول مقبولؐ کی طرف جاتا ہے۔ خداوند کریم کا فرمان ہے کہ جو میری طرف متوجہ ہوتا ہے میں اس کی رہنمائی کرتا ہوں جس کے لئے وہ یقیناً قادر بھی ہے۔

(۲) وہ لوگ جو اسلام کے بنیادی ارکان یعنی نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے پابند ہیں۔ توحید خدا، رسالت رسولؐ اور روز محشر اور اس کے ثمرات مثلاً جنت و دوزخ پر یقین رکھتے ہیں اور کئی حج بھی کر چکے ہیں مگر سالہا سال کی محنت اور عبادت و ریاضت کے باوجود اپنی اصلی منزل سے ناآشنا ہیں۔ وہ اسی سفر کو اپنا مقصد حیات سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے بہشت کی نعمتوں کے خواستگار ہیں۔ ایسے لوگ جب قرآن پاک کی ان آیتوں کا کھلے دل اور حق الیقین کے ساتھ مطالعہ کرینگے جن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''جو اس جہان میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا'' ''جو خدا کی مدد کرتا ہے تو خدا اس کی مدد کرتا ہے'' ''تم خدا کو یاد کرو وہ تمہیں

Marfat.com

یاد کرے گا'' تم خدا کا احسان مانوں وہ تمہارا احسان مانے گا'' اور بزرگان دین وصوفیائے کرام کے اقوال زریں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ تک پہنچنے کی اگلی منزلیں یعنی طریقت حقیقت اور معرفت جن کا اس کتاب میں بڑی تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے پر غور کریں گے تو انہیں احساس ہوگا کہ وہ ابھی ابتدائی مقام پر ہیں۔ اس لئے اصلی اور حقیقی منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے تگ ودو کرینگے جو ان سے زیادہ دور نہیں۔ صرف دوئی سے کنارہ کشی اور روح کی نفس آمارہ پر حاکمیت درکار ہے جو کسی مرد کامل کے توسل سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ ظاہر ہے کہ عالم سلوک کی یہ منازل درس وتدریس اور مطالعہ کتب سے نہیں بلکہ مردان خدا کی نگاہ کرم سے حاصل ہوتی ہیں۔ چونکہ ان منازل کا تعلق ذوق اور حال سے ہے اس لئے اگر مردان خدا کی روحانی شفقت وتربیت حال میسر نہ ہو تو عقل جزوی کے لئے اس کا حصول محال ہے کیونکہ ہر مرحلہ پر ایسے ایسے مشکل نکات ومقامات آتے ہیں کہ علم ظاہر وقال کے ذریعے ان سوالات کا حل ناممکن ہے۔

(۳) وہ لوگ جو رات دن مجاہدہ حق پر قائم ہیں۔ اٹھتے بیٹھتے کھڑے لیٹے اور سوتے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے ناموں کا ورد کرتے ہیں۔ دوئی سے توبہ، اللہ تعالیٰ کی خلقیت، ربوبیت اور الوہیت اور اپنی بے ثباتی پر یقین رکھتے ہیں۔ طریقت، حقیقت اور معرفت کی منازل طے کرنے کے دعویدار ہیں لیکن مشاہدہ حق کے دوام سے محروم ہیں۔ ان کی حالت اس پروانے جیسی ہے جو آگ کے پاس جا کر زندہ سلامت واپس آجاتا ہے کیونکہ وہ فنافی اللہ کے مقام سے ناآشنا ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ یقیناً ان کے لئے مشاہدہ حق کی روح اور محویت تک پہنچنے اور مردان خدا کا رتبہ اور مقام معلوم کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ مردان خدا جب اپنی روحانیت کی تکمیل کے بعد مشاہدہ دوام اور مقام صحو وتمکین پر فائز ہوجاتے ہیں تو خلوت سے جلوت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اس وقت ان کو جلوت میں خلوت اور کثرت میں وحدت کا مشاہدہ ہوتا ہے اور وہ آگے درج شعر کے مصداق ہوتے ہیں۔

Marfat.com

جلوت میں ہو مشق تصور
نقص کمال عشق یہی ہے

جلوت کے معنی یہ ہیں کہ سب میں رہ کر تنہا ہو جانا۔ اس وقت یہ مردان خدا سب میں ہوتے ہوئے اور سب میں رہتے ہوئے بھی سب سے الگ ہوتے ہیں۔

اس کتاب میں درج قرآنی آیات کے ترجمے کو غلطیوں سے پاک رکھنے کے لئے انتہائی کوشش اور احتیاط سے کام لیا گیا ہے۔ پھر بھی اگر کوئی کوتاہی ہوگی ہو تو رب کریم و رحیم سے معافی کا خواستگار ہوں۔ قارئین سے بھی استدعا ہے کہ اگر کوئی غلطی محسوس کریں تو فوری نشان دہی فرمائیں تا کہ اس کا تدارک کیا جائے۔ چونکہ میں نے یہ کتاب اپنے والد ماجد میاں جمال دین سرکار، پیرو مرشد بابا جی سائیں غلام رسول صاحب اور والدہ ماجدہ رحمت بی بی عرف اماں جی کے نام وقف کی ہے اس لئے قارئین سے درخواست ہے کہ وہ اس کو پڑھنے سے پہلے اور بعد میں ان کے لئے دعائے مغفرت ضرور کریں۔ اللہ تعالیٰ سننے دیکھنے اور دعائیں قبول کرنے والا ہے۔ اس لئے قارئین کو بھی ضرور اس کا ثواب ملے گا۔

میں ایک ایسی ہستی کی خدمت اور تعاون کو کبھی فراموش نہیں کر سکتا جو نہ صرف دنیاوی بلکہ دینی امور میں بھی میری ہمنوا رہی ہے۔ حج بیت اللہ، طواف خانہ کعبہ اور زیارت روضہ رسول مقبولؐ میں بھی میرے ساتھ تھی۔ وہ ہستی طہارت، پاکیزگی اور اسلامی و دینی روایات کا ایک مکمل عملی نمونہ ہے۔ اس کی مدد و اعانت کے بغیر شاید میں اس کتاب کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکتا۔ وہ ہستی میری رفیق حیات ہے جس کا نام میرا ہم سفر بننے سے پہلے ثریا سلطانہ اور بعد میں ثریا ساجد ہوا۔ اس کا تعلق ایک ایسے گھرانے سے ہے جس کے مالک حاجی چوہدری محمد شفیع صاحب اور مالکن حاجن سکینہ بی بی تھیں۔ وہ دونوں اسلامی قواعد و ضوابط اور دینی اقتدار کے سچے اور مکمل نمونہ تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، قرآن پاک کے مستقل اور باقاعدہ قاری تھے۔ وہ دونوں اب اس فانی دنیا میں نہیں ہیں لیکن ان کی

Marfat.com

بیٹی ان کی روایات کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ مجھے ان دونوں بزرگ ہستیوں سے بہت کچھ سیکھنے اور سمجھنے کا شرف بھی حاصل ہے۔ قارئین سے یہ بھی استدعا ہے کہ ان کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور مغفرت فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں جسے چاہتا ہوں اپنا برگزیدہ بنالیتا ہوں اور جسے چاہتا ہوں گمراہ کر دیتا ہوں۔ میں جسے ہدایت دوں اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے گمراہ کروں اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ خداوند علام الغیوب جو ازل سے ابد تک لازوال ہے۔ ایسا علم والا جو کبھی بے خبر نہیں رہتا۔ ایسا حلم والا جو جلدی نہیں کرتا۔ ایسا بخشش والا جو بخل نہیں کرتا۔ وہ ذات جو جلال و وحدانیت کے ساتھ غالب، جمال و رحمانیت کے ساتھ نازاں اور کمال فردانیت کے ساتھ منفرد ہے کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے میرا رشتہ دو خاندانوں کی ایسی بزرگ ہستیوں سے جوڑا جو واقعی اس کے اپنے فرمان کے مطابق بزرگ بھی تھے اور خدا شناس بھی۔ جن کی پاکدامنی، دینداری، مشغولیت الٰہی، عبادت و ریاضت اور مقبولیت تمام شک و شبہ سے بالاتر تھی۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی مغفرت، رحمت اور محبت سے نوازے اور بلند سے بلند تر رتبہ عطا فرمائے آمین۔

چونکہ اس کتاب کی تصنیف کا بنیادی مقصد دین کی اشاعت اور اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰؐ کے احکامات کو عوام الناس تک پہچانا ہے اس لئے جو کوئی بھی اس کار خیر میں حصہ لینے کا متمنی ہو اور ثواب دارین کا خواہش مند ہو وہ حسب منشا اور اپنی استعداد کے مطابق اس کی کاپیاں بلا معاوضہ یا بغیر نفع نقصان کی بنیاد پر ناشر اور مصنف کی اجازت سے تقسیم کر سکتا ہے۔

جیسے کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے اس کتاب میں کم و بیش ایک ہزار قرآنی آیات اور دو سو احادیث پاک کے ترجمے کے علاوہ بہت سے مشہور و معروف بزرگان دین اور صوفیائے کرام کے اقوال زریں درج کئے گئے ہیں جن کے مطالعہ سے یقیناً قارئین اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کی رحمت کے مستحق اور رسول کریمؐ کی شفاعت کے حقدار ٹھہریں گے کیونکہ رسول خدا کا فرمان ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کلام پاک سے بڑھ کر کوئی سفارش کرنے والا نہ ہوگا نہ کوئی نبی اور نہ کوئی فرشتہ۔ چونکہ اللہ کے رسول کا فرمان برحق ہے اس لئے اس کتاب کو روزانہ پڑھنے والے پر دوزخ کی آگ حرام ہوگی خواہ ایک ہی صفحہ پڑھے۔
آخر میں حضور اقدسؐ کی خدمت میں ایک نعت کا ہدیہ پیش ہے۔

محمد مصطفیٰؐ کے در پر جو آیا نہیں کرتے
پریشان حال رہتے ہیں سکون پایا نہیں کرتے
اندھیر گھپ نظر آئے ان کو اپنی مرقد میں
جو شمع حبِ احمد دل میں سلگایا نہیں کرتے
چلے آتے ہیں سائل ہاتھ پھیلائے حضوری میں
وہ دیتے ہی چلے جاتے ہیں اکتایا نہیں کرتے
نہیں کا لفظ آیا ہی نہیں لب پر کبھی ان کے
کسی کا ہاتھ در سے لوٹایا نہیں کرتے
حقیقت مصطفیٰؐ کی ان پر کھل سکتی نہیں ہرگز
دلوں کو سوز الفت سے جو گرمایا نہیں کرتے
عمران ان کو ترقی پر ترقی ملتی رہتی ہے
جو انعام خدا پاتے ہیں اترایا نہیں کرتے

دعا گو:

حاجی اے علی ساجد
سابقہ ڈائریکٹر (ڈویلپمنٹ) لاہور
ڈویژن حکومت پنجاب لاہور۔

Marfat.com

اظہار بیان

محترم حاجی اے علی ساجد کو میں فقط حکومت پنجاب کا ایک اعلیٰ اہلکار ہی سمجھتا رہا۔ مگر جب انہوں نے اپنی ریٹائرمنٹ کے بعد مجھ پر واضح کیا کہ وہ قرآنی حقائق، سیرت رسول کریم ﷺ اور دیگر روحانی امور پر ایک کتاب تالیف کر رہے ہیں تو میں بڑا حیران ہوا کہ ساجد صاحب نے پہلے تو کبھی ایسا انکشاف نہیں کیا تھا۔ بہر حال جب میں نے مسودہ دیکھا اور ورق گردانی کی تو ان کی بصیرت اور ژرف نگاہی کی داد دیے بغیر نہ رہ سکا۔ واہ کیا خوب، ساری کتاب ماشاء اللہ عشق حقیقی، شریعت، طریقت، عبادات، روحانیات، عظمت قرآنی، احادیث مبارکہ، صلوٰۃ دائمی، توحید باری تعالیٰ، قیامت کے حوالہ جات اور دیگر متعلقہ حوالوں سے مزین ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تالیف صاحب مزکور کی دلی کیفیتوں، وجدانی جذبوں، روحانی سرشاریوں اور ایمانی سرفرازیوں کی منہ بولتی تصویر ہے۔ قاری اس کتاب کے مطالعہ سے حسب ارادات ذوق تپید، سوز حیات، جذب دروں، معرفت عشق، حبّ رسول ﷺ اور ایقان عاشقی کی دولت سے مستفید ہو سکے گا۔

اس مادی دور کی افراتفری، بے راہ روی، بے چینی اور دلی گھٹن سے قاری کو یقیناً نجات ملے گی اور استفادہ ہوگا جو قلبی سکون کا باعث اور دلی مسرتوں کا گہوارہ ہوگا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولف کو اس کار خیر کی مزید توفیق دے۔

ایم رمضان گوہر

ایک قلم کار اور شاعر

Marfat.com

تعریض

خالق کائنات نے عالم رنگ و بو انسان کے لئے مسخر کیا ہے۔ اس دار العمل میں انسانی زندگی کا بنیادی مقصد صالحات و حسنات کی نشو و نما ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبولؐ کی اطاعت میں مضمر ہے۔ ہر صاحب ایمان مسلمان کی یہ دیرینہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ اس دار فانی سے کوچ سے قبل خدا اور محبوب خداؐ کی خوشنودی حاصل کر لے لہٰذا اس کے لئے ذات کبریائی قادر و قدوس و رب ذوالجلال کی رضا اور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰؐ کے در تک رسائی سے بڑھ کر کوئی دلی تمنا ممکن نہ ہے۔ عُشاق کے لئے مشاہدہ حق اور دیدار مصطفیٰؐ کے مقابلہ میں جنت تمام تر رعنائیوں اور نعمتوں کے باوجود ہیچ ہے۔

تسلیم و رضا کی منزل سے ہمکنار ہونے کے لئے اولیاء اللہ و مردان حق نے نہ صرف شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کی منازل سلوک کو متعین کیا بلکہ انہیں طے کرنے کے لئے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، وذکر مصطفیٰؐ، درود و سلام، اسم اعظم، توبہ و استغفار، زیارت حرمین شریفین بالخصوص روضہ رسولؐ، شب خیزی، شب بیداری جیسے زاد راہ اختیار کرنے کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ عملی تصویر پیش کی اور عامتہ الناس کو دعوت فکر و عمل دی۔

محترم حاجی علی ساجد نہ صرف خانقاہی نظام کے چشم و چراغ ہیں بلکہ ایک اعلیٰ ریٹائرڈ حکومتی عہدے دار اور ماہر اقتصادیات بھی ہیں۔ ان کے قلب میں دین متین سے محبت، بزرگان دین و مشائخ عظام سے یک گونہ نسبت وعظمت موجزن ہے۔ ''قرآن اور روحانیت'' ان کی اسی جذبہ کی مظہر ہے جس میں انہوں نے منازل سلوک کا قرآن و سنت کی تعلیمات اور بزرگان دین، صوفیائے عظام و مشائخ کرام کے احکامات کی روشنی میں الفاظ کی حلاوت، جذبات کی ندرت واقعات کی ثقاہت، پیغام رشد و ہدایت کے ساتھ نہایت خوبصورت پیرایہ میں احاطہ کیا ہے جو ایک صاحب نظر کا ہی خاصہ ہے۔ اس کٹھن

Marfat.com

منزل کو جس متانت، خوش اسلوبی، عالی ہمتی اور حوصلہ میں پختگی سے انہوں نے طے کیا ہے اس کے لئے وہ واقعی مبارک باد کے مستحق ہیں۔

زیر نظر کتاب میں توحید و رسالت، قرآن و حدیث، یوم جزا و سزا، جنت دوزخ اور دیگر احکامات و تفصیلات پر جس جانفشانی سے حوالہ جات کو یکجا مرتب کیا ہے تاکہ قارئین کو معاملات تک رسائی میں کوئی دقت نہ ہو نہایت ہی منفرد ہے اور ایک جدت ہے۔

میری دعا ہے کہ حاجی علی ساجد کو اللہ تعالیٰ اس کاوش پر اجر عظیم عطا فرمائے اور انہیں صرف اور صرف دین کے جذبہ خدمت و اشاعت کے واحد مقصد میں کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کرے۔ آمین ثم آمین

لاہور دسمبر 2003ء

احقر

رائے نعمت علی

جائنٹ چیف اکانومسٹ

حکومت پنجاب لاہور

Marfat.com

افادہ شدہ کتب اور رسائل کی تفصیل

(۱) نور ہدایت قرآن پاک کا سلیس با محاورہ ترجمہ از مولانا فتح محمد خاں جالندھری۔

(۲) قرآن کریم مع اردو ترجمہ وتفسیر۔ شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس مدینہ منورہ سعودی عرب۔

(۳) قرآن مجید مع ترجمہ از شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی۔

(۴) کشف المحجوب از حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ مترجم علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری صاحب۔

(۵) مہر منیر تالیف مولانا فیض احمد صاحب فیض جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف۔

(۶) صلوٰۃ دائمی از پیر غلام جیلانی شاہ صاحب۔

(۷) دیوان قادری مصنف حضرت خواجہ غلام محی الدین قادری صاحب۔

(۸) کنز التوحید از حضرت امیر علی شاہ قادری پبلشر رحمت علی شمس قادری جالندھری۔

(۹) فضائل اعمال مولف حضرت مولانا محمد ذکریا صاحب۔

(۱۰) وصایا الرّسول مولف حسن المرتضیٰ خاور صاحب۔

(۱۱) مشاہیر عالم کی تقریریں مولف آغا محمد اشرف صاحب۔

(۱۲) اللہ کے سفیر از خان آصف خاں صاحب۔

(۱۳) ہفت روزہ اخبار جہاں۔ ''اللہ کے برگزیدہ بندوں کا بصیرت اموز سلسلہ'' کے عنوان کے لئے مخصوص صفحات ۱۹۹۵ء تا ۲۰۰۰ء۔

(۱۴) ہفت روزہ فیملی میگزین۔ ''مینارہ نور'' اور ''دین کی باتیں'' کے عنوان کے لئے مخصوص صفحات۔ ۱۹۹۹ء تا ۲۰۰۳ء۔

Marfat.com

(۱۵) روزنامہ نوائے وقت میں شائع شدہ مضامین برائے دین اسلام اور مذہبی امور گذشتہ تقریباً تین سال۔

(۱۶) خطابات جمعتہ المبارک از الحاج حافظ مفتی سعید احمد نقشبندی۔گذشتہ تقریباً پانچ سال۔

(۱۷) شکوہ و جواب شکوہ علامہ اقبال

(۱۸) دیوان صادق از پیر طریقت سید محمد صادق شاہ صاحب

Marfat.com

باب اوّل

عظمت قرآن پاک

قرآن پاک ایک متبرّک اور مقدس کتاب ہے جو اللہ تبارک تعالیٰ کی طرف سے ہمارے پیارے رسول مقبولؐ پر نازل ہوئی۔ وحی کا کام جبرائیلؑ نے سرانجام دیا۔ انہیں پہلے کاتب قرآن ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ وہ خداوندے کریم کے حکم کے مطابق مختلف صورتوں میں مختلف جگہوں پر اور مختلف اوقات میں پیغام رسانی اور رابطے کا کام کرتے رہے۔ جبرائیلؑ کے لئے کوئی وقت، دن یا جگہ کی پابندی نہیں تھی۔ وہ جب اللہ کا پیغام لیکر رسول مقبولؐ کی خدمت میں پیش ہوتے تو کبھی آپ نماز یا عبادت میں محو ہوتے، کبھی مکہ اور مدینہ منورہ کی گلیوں میں گھومتے پھرتے ہوتے، کبھی اپنے صحابہ کرام سے محوِ گفتگو ہوتے اور کبھی کافروں کے خلاف جنگ بندی میں مصروف ہوتے۔ الغرض موقع کی مناسبت اور ضرورت کے مطابق جبرائیلؑ اللہ کا پیغام آپ تک پہنچاتے۔ بعض اوقات آپ کئی کئی دن اس کا انتظار بھی کرتے اور اللہ تعالیٰ سے فوری رہنمائی اور مدد کیلئے بدست دعا بھی ہوتے۔ باعث تاخیر میں بھی خدائے رحمٰن و رحیم کا کوئی خاص راز اور حکمت پوشیدہ ہوتی جس سے آپ اچھی طرح آگاہ ہوتے۔

قرآن کریم وہ واحد کتاب اللہ ہے جو تقریباً ۲۳ سالوں میں تھوڑی تھوڑی کر کے حضرت محمد مصطفٰےؐ کی زبان مبارک کے توسط سے اور جبرائیل امین کی معرفت اس کائنات کی اس مخلوق تک پہنچی جو اشرف المخلوقات کہلاتی ہے۔ اس کو صحابہ کرام نے اللہ کے محبوبؐ کے حکم کے مطابق ترتیب دیا اور موجودہ شکل میں پیش کیا۔ اس کی موجودہ شکل وصورت، ترتیب اور مواد بالکل اپنے اصلی نسخہ کے مطابق ہے جو کہ لوح محفوظ میں موجود ہے۔ اس

Marfat.com

سے پہلے کی تمام آسمانی کتابیں یعنی تورات، زبور اور انجیل تختیوں یا دوسری مادی اشیاء پر تحریر شدہ حالت میں یکمشت نازل ہوئیں۔ ہمارے پیارے رسول مقبولؐ کو یہ شرف حاصل ہے کہ انہوں نے امی ہونے کے باوجود کسی معمولی سی معمولی غلطی یا تبدیلی کے بغیر اس عظیم کتاب اللہ کو دنیا تک پہنچایا اور اس کو اپنے سینوں میں محفوظ کرنے کیلئے مومنین کو حکم بھی صادر فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ آج یہ نہ صرف دنیا کی تقریباً ہر زبان اور ہر علاقے میں موجود ہے بلکہ لاکھوں مومنین کے سینوں میں بھی محفوظ ہے۔ اس کتاب کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ اس کی حفاظت کا ذمہ نہ صرف خود اللہ تعالیٰ نے لے رکھا ہے بلکہ اس کی تلاوت کے اداب بھی مقرر فرمادئے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

(الف)۔ مطہرین کے علاوہ کوئی اس کو ہاتھ نہ لگائے۔ (سورت واقعہ آیت ۷۹)

(ب)۔ قرآن پاک کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے شیطان راندہ درگاہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔ (سورت النحل آیت ۹۸)

(ت)۔ قرآن پاک ترتیل سے (آہستہ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر) پڑھو (سورت مزمل آیت ۴)

(ث)۔ جب قرآن کریم پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو۔ (سورت اعراف آیت ۲۰۴)

قرآن پاک کا انداز کلام خدا تعالیٰ کے جمال وجلال کا آئینہ دار ہے۔ قرآن کریم اللہ کے کلام کا ایک ایسا معجزہ ہے جو کئی معجزات کا مجموعہ ہے۔ قرآن پاک کی ایک ایک آیت زبان حال سے دعویٰ کر رہی ہے کہ وہ کسی انسان کا کلام نہیں بلکہ خدائے رحمٰن و رحیم کے ارشادات کا ایک جامع مجموعہ ہے۔ حسن صوت کے اعتبار سے قرآن حکیم میں ایک وجد و ترنم اور سحر انگیز زیر و بم ہے۔ پڑھنے یا سننے والا مسخر ہو کر رہ جاتا ہے۔ جو لوگ عربی زبان سے ناآشنا ہیں اور مطلب سمجھنے سے قاصر ہیں وہ بھی اس کی نغمگی و ہم آہنگی میں جذب ہو کر رہ جاتے ہیں۔ قرآن پاک کا یہ وصف اس کے حفظ کرنے میں بڑا مددگار ثابت

Marfat.com

ہوتا ہے۔کلام ربانی کے ایک ایک حرف میں بڑی حلاوت ہے۔کوئی آیت ایسی نہیں جو طبیعت میں گرانی یا تلخی پیدا کرے۔قرآن کریم کی عبارت مصفا اور پاکیزہ ہے۔پوری کتاب اللہ میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں جو شستگی اور شائستگی کے معیار سے فروتر ہو۔قرآن پاک کا یہ بھی خاصہ ہے کہ ایک ہی چیز کو جیسے یوم محشر، جنت، دوزخ، توحید اور پیغمبروں کے حالات و واقعات کو بار بار اس خوبصورتی، خوش اسلوبی اور سلیقہ شعاری سے بیان فرمایا گیا ہے کہ پڑھنے یا سننے والا بالکل نہیں اکتاتا بلکہ ہر بار نئے سرور اور لطف سے مسرور ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نہ صرف پہلے پیغمبروں اور رسولوں پر ایمان لانے اور ان کو ماننے کی تلقین فرمائی ہے بلکہ ان کے حالات و واقعات کو اس خوبصورتی اور خوش اسلوبی سے قرآن پاک میں بیان فرمایا ہے کہ پڑھنے اور سننے والا یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ یہ واقعی خدائے بزرگ و برتر کا کلام ہے۔دنیا کے بڑے بڑے مورخ، مذہبی رہنما اور تاریخ دان آج تک تمام تر کوششوں کے باوجود اس عظیم کتاب میں کوئی خامی یا غلطی کی نشان دہی کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ان میں سے بہت سوں نے اس کے کلام اللہ ہونے کی نہ صرف تصدیق کی ہے بلکہ اپنی کتابوں میں اس کی مدد سے توضیح بھی کی ہے۔قرآن پاک میں تقریباً پچیس پیغمبروں اور رسولوں کا ذکر آیا ہے۔بعض کے متعلق خاصی تفصیلات مذکور ہیں جیسے حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسےٰؑ، حضرت یوسفؑ، حضرت سلیمانؑ اور بعض کا ذکر بڑا مختصر ہے۔بعض کے نام پر تو مکمل سورۃ مختص ہے جیسے سورت یونسؑ، سورت ھودؑ، سورت یوسفؑ، سورت محمدؐ، سورت ابراہیمؑ، سورت نوحؑ۔اگر قرآن پاک میں پیغمبروں کے حالات اور واقعات کا ذکر اور تذکرہ نہ ہوتا تو شاید دنیا ان بزرگ اور پاکیزہ ہستیوں سے کبھی روشناس نہ ہوتی۔اگر تھوڑی بہت تفصیلات موجود بھی ہوتیں تو ان کے مصدقہ ہونے کی سند نہ ملتی۔

ان پیغمبروں اور رسولوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام کو منکرین اور مشرکین تک

Marfat.com

پہنچانے کیلئے مبعوث کیا تھا اور ان کو واضح ہدایات بھی دی گئیں تھیں۔ اس لئے انہوں نے تمام مصیبتوں اور مشکلات کا سامنا بڑی بہادری اور جوانمردی سے کیا اور اللہ کا پیغام منکرین تک پہنچانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ مشرکین نے ان کو طرح طرح کی مشکلات سے دوچار کیا اور اللہ تعالیٰ کی تعلیم کو ماننے اور اس پر عمل کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ اس لئے خدا کا جلال جوش میں آیا اور مختلف عذابوں کے ذریعے ان مشرکین کو تباہ و برباد کر دیا۔ قرآن پاک میں ان عذابوں کی تفصیل اس طرح درج ہے۔

''تو ہم نے ان سب کو ان کے گناہوں کے سبب پکڑ لیا۔ سو ان میں کچھ تو ایسے تھے جن پر ہم نے پتھروں کا مینہ برسایا۔ کچھ ایسے تھے جن کو چنگھاڑ نے آ پکڑا۔ کچھ ایسے تھے جن کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور کچھ ایسے تھے جن کو غرق کر دیا۔ ہم ایسے نہ تھے کہ ان پر ظلم کرتے لیکن وہی اپنے آپ پر ظلم کرنے والے تھے'' (سورت العنکبوت آیت ۴۰)

قرآن پاک میں کچھ ایسے واقعات کا ذکر بھی ہوا ہے جیسے اصحاف کہف، ذوالقرنین، حضرت موسےؑ اور حضرت خضرؑ، حضرت سلیمانؑ اور ملکہ سبا، جوج ماجوج، حضرت یوسفؑ اور انکے بھائی جن سے دنیا اس سے قبل ناآشنا تھی۔ اگر ان کے متعلق کچھ واقفیت بھی رکھتی تھی تو وہ صرف زبانی اور فرضی قصے کہانیوں تک محدود تھی۔ قرآن پاک نے جس انداز سے ان کا تذکرہ کیا ہے وہ نہ صرف سبق اموز ہے بلکہ رحمت ربانی حاصل کرنے کا ایک مصدقہ ذریعہ بھی ہے۔ قرآن کریم میں روز محشر، جنت کی نعمتوں، دوزخ کے عذاب، اللہ کی ربوبیت، خلقیت اور الوہیت کا ذکر بڑی خوبصورتی سے ہوا ہے جن کی تفصیلات علیحدہ ابواب میں بیان کی جائے گی۔

قرآن کریم دراصل ایک مکمل ضابطہ حیات کا نام ہے۔ اس میں نہ صرف ان امور کے مکمل حل کا ذکر موجود ہے جو انسان کو اس دنیا میں پیش آتے ہیں بلکہ ان عبادات اور عملیات کا تذکرہ بھی موجود ہے جن پر عمل کر کے انسان روز محشر اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو

Marfat.com

سکتا ہے اور جنت کے حصول کا مستحق کہلا سکتا ہے۔ خاص کر نماز، روزہ، زکوۃ، حج اور جہاد کا بار بار ذکر آیا ہے اور ان پر عمل کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ یہ ایسی عبادات و عملیات ہیں جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی پہچان کے لئے ہیں اور ان کا اجر عالم ثانی میں ملنے کا وعدہ ہے۔ ان تمام عملیات اور عبادات میں قرآن پاک کا پڑھنا لازمی ہے۔ اس کے بغیر ان کا تصور بے معنی ہی نہیں بلکہ نامکمل ہے۔ کوئی عبادت، نماز، استغفار، مناجات اور عمل جس کا تعلق اللہ تعالیٰ اور انسانی رابطے سے ہو قرآن پاک کی تلاوت یا مطالعہ کے بغیر ناممکن ہے۔ بلکہ تلاوت قرآن پاک تمام عبادات سے افضل ہے۔ حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا جس شخص کو قرآن شریف کی تلاوت کی مشغولی کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی اللہ تعالیٰ اس شخص کو سب دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا فرماتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو سب کلاموں پر ایسی ہی فوقیت ہے جیسی خود اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق پر۔

قرآن پاک کے نزول کے ساتھ ہی جبرائیلؑ نے حضورؐ کو وضو کرنے اور نماز پڑھنے کا طریقہ بتایا۔ اس موقعہ پر صرف دو رکعت فجر اور دو رکعت عصر کی نمازوں کو فرض کیا گیا۔ یہی دو نمازیں اولین علامت اسلام قرار پائیں۔ پانچ نمازوں کا تحفہ بعد میں اللہ تبارک تعالیٰ نے معراج شریف کے موقعہ پر عطا فرمایا جو اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ انسان جب سے اس فانی دنیا میں آیا ہے مسائل اور پریشانیوں سے دوچار ہے۔ ایک پریشانی ختم ہوتی نہیں کہ دوسری شروع ہو جاتی ہے۔ انسان کی زندگی ختم ہو جاتی ہے مگر مسائل ہیں کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ابن آدم گود سے لیکر گور تک مسائل اور پریشانیوں میں گھرا ہوا ہے جس کا حل صرف اور صرف قرآن پاک میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ”ہم نے جو قرآن نازل کیا ہے وہ ایمان والوں کے واسطے شفا اور رحمت ہے“ (سورت بنی اسرائیل آیت ۸۲)

Marfat.com

اس سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک ایمان والوں کے لئے رحمت ہونے کے ساتھ ساتھ انکی ظاہری، باطنی، روحانی اور جسمانی بیماریوں کے لئے شفا بھی ہے۔ ایک اور جگہ پر فرمایا کہ لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز (قرآن پاک) آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لئے شفا ہے اور رہنمائی کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے (سورت یونس آیت ۵۷)۔

پھر فرمایا کہ جو لوگ کتاب (قرآن کریم) کے پابند ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں ہم ایسے لوگوں کا جو اپنی اصلاح کریں، ثواب ضائع نہ کریں گے (سورت اعراف آیت ۱۷۰)

Marfat.com

توحید، رسالت رسولؐ اور عظمت قرآن کا باہمی تعلق

حقیقتاً قرآن پاک کی عظمت، رسول اکرمؐ کی رسالت اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا آپس میں بہت گہرہ تعلق اور واسطہ ہے مثلاً،--:-

(الف) قرآن کریم وہ عظیم کتاب ہے جس کو کلام اللہ ہونے کا شرف حاصل ہے اور اس کی تصدیق رسول مقبولؐ نے خود فرمائی ہے۔

(ب) اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رسول کریمؐ اس کے آخری نبی اور محبوب ہیں۔ اس کا تصدیق کنندہ قرآن حکیم خود ہے۔

(ت) رسول مقبولؐ کے ارشاد پاک کے مطابق خداوندے کریم معبود یکتا، قادر مطلق، لاثانی اور زمین و آسمان کی ہر چیز کا مالک ہے۔ اس کی تصدیق قرآن کریم نے کی ہے۔

دوسرے لفظوں میں توحید خدا، رسالت رسول اور عظمت قرآن آپس میں لازم و ملزوم ہیں۔ کسی ایک کی انفرادی حیثیت دوسرے دونوں پر گہرہ اثر چھوڑ سکتی ہے یا اپنی ہی انفرادیت سے محروم ہوسکتی ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ یہ تینوں تکون کے تین اضلاع کی مانند ہیں تو اس میں کوئی مذائقہ نہ ہوگا۔ جب تک تینوں کو اکٹھا نہ کیا جائے گا تکون مکمل نہ ہوگی۔ اس لئے قرآن پاک کی عظمت کو اجاگر کرنے کے لئے رسول مقبولؐ اور اس عظیم کتاب کے متعلق فرمان باری تعالیٰ کا ذکر از حد ضروری ہے۔

Marfat.com

قرآن پاک کی عظمت اور انفرادیت کے متعلق فرمان خدا کی چند جھلکیاں

(۱) اس کتاب (قرآن پاک) میں کوئی شک نہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور پرہیزگاروں کا رہنما ہے۔ اگر تم کو اس کتاب میں جو خدا نے رسول مقبولؐ پر اتاری ہے کچھ شک ہو تو اسی طرح کی ایک سورت تم بھی بنا لاؤ اور خدا کے سوا جو تمہارے مددگار ہوں ان کو بھی بلا لو۔ اے محمدؐ کہہ دو کہ جو شخص جبرائیلؑ کا دشمن ہے اس کو غصے سے مر جانا چاہیے۔ اس نے تو یہ کتاب خدا کے حکم سے تمہارے دل پر نازل کی ہے جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ایمان والوں کیلئے ہدایت اور بشارت ہے۔ یہ قرآن پہلے پہل رمضان کے مہینے میں نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور اس میں ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور حق و باطل کو الگ الگ کرنے والا ہے (سورت البقرہ آیت ۲، ۲۳، ۹۷ اور ۱۸۵)

(۲) اے محمدؐ اللہ تعالیٰ نے تم پر سچی کتاب (قرآن مجید) نازل کی جو پہلی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ اسی نے پہلے تورات و انجیل اتاری لوگوں کی ہدایت کیلئے اور پھر قرآن پاک اتارا جو حق اور باطل کو الگ الگ کرنے والا ہے۔ یہ لوگوں کیلئے بیان صریح اور اہل تقویٰ کیلئے ہدایت اور نصیحت ہے۔ اس کی بعض آیتیں محکم اور بعض متشابہ ہیں (سورت آل عمران آیت ۳، ۴، ۷، ۱۳۸)

(۳) اے پیغمبر خدا نے تم پر سچی کتاب نازل کی تاکہ اس کی ہدایت کے مطابق لوگوں کے مقدمات کا فیصلہ کرو اور دیکھو دغا بازوں کی حمایت میں کبھی بحث نہ کرنا۔ خدا نے جو کتاب (قرآن) تم پر نازل کی ہے اس کی نسبت خدا گواہی دیتا ہے کہ اس نے اپنے علم سے نازل کی ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں مگر گواہ تو خدا ہی کافی ہے (سورت النساء آیت ۱۰۵ اور ۱۶۶)

Marfat.com

(۴) اے محمدؐ یہ کتاب (قرآن کریم) جو تم پر نازل ہوئی ہے اس سے تمہیں سنگدل نہیں ہونا چاہیے۔ یہ کتاب اس لئے نازل ہوئی ہے کہ تم اس کے ذریعے سے لوگوں کو ڈر سناؤ کیونکہ یہ ایمان والوں کیلئے نصیحت ہے۔ لوگو! جو کتاب تم کو تمہارے پروردگار کے ہاں سے بھیجی گئی ہے اس کی پیروی کرو۔ یہ کتاب یعنی قرآن کریم تمہارے پروردگار کی طرف سے دانش وبصیرت ہے اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ اس لئے جب یہ پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے (سورت الاعراف آیت ۲ تا ۳ اور ۲۰۳ تا ۲۰۴)

(۵) یہ بڑی دانائی کی کتاب (قرآن کریم) کی آیتیں ہیں۔ یہ قرآن ایسا نہیں کہ خدا کے سوا کوئی اور اسکو اپنی طرف سے بنا لائے۔ ہاں ہاں یہ خدا کا کلام ہے۔ جو کتابیں اس سے پہلے کی ہیں ان کی یہ تصدیق کرتا ہے اور انہی کتابوں کی اس میں تفصیل ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہے (سورت یونس آیت ۱، ۳۷)

(۶) یہ وہ کتاب ہے جس کی آیتیں مستحکم ہیں اور خدائے حکیم وخبیر کی طرف سے یہ تفصیل بیان کردی گئی ہے۔ کافر کہتے ہیں کہ اے محمد تم نے قرآن از خود بنا لیا ہے۔ کہدو کہ اگر سچے ہو تو تم بھی ایسی دس سورتیں بنا لاؤ اور خدا کے سوا جس کو بلا سکتے ہو بلا بھی لو (سورت ہود آیت ۱ اور ۱۳)

(۷) یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں۔ ہم نے اس قرآن کو عربی میں نازل کیا ہے تا کہ تم سمجھ سکو۔ اے پیغمبر ہم اس قرآن کے ذریعے سے جو ہم نے تمہاری طرف بھیجا ہے تمہیں ایک نہایت اچھا قصہ سناتے ہیں جس سے تم اس سے پہلے بے خبر تھے۔ یہ قصہ عقلمندوں کے لئے عبرت ہے۔ یہ قرآن ایسی بات نہیں ہے جو اپنے دل سے بنائی گئی ہو بلکہ یہ پہلے نازل ہونے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے اور ہر چیز کی تفصیل کرنے والا اور مومنوں کے لئے ہدایت ورحمت ہے (سورت یوسف آیت ۱ تا ۳ اور ۱۱۱)

Marfat.com

(۸) اے محمدؐ یہ کتاب الٰہی کی آئتیں ہیں جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے حق ہے۔ اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا کہ اس کی تاثیر سے پہاڑ چل پڑتے یا زمین پھٹ جاتی یا مردوں سے کلام کر سکتے تو یہی قرآن ان اوصاف سے متصف ہوتا مگر بات یہ ہے کہ سب باتیں خدا کے اختیار میں ہیں (سورت الرعد آیت ۱۱ اور ۳۱)

(۹) اے محمدؐ یہ ایک پرنور کتاب ہے۔ اس کو ہم نے تم پر اس لئے نازل کیا ہے کہ تم لوگوں کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاؤ یعنی اپنے غالب اور قابل تعریف خدا کے راستے کی طرف۔ حقیقتاً یہ قرآن لوگوں کے نام خدا کا پیغام ہے تا کہ ان کو اس سے ڈرایا جائے اور وہ جان لیں کہ وہی اکیلا معبود ہے (سورت ابراہیمؑ آیت ۱۱ اور ۵۲)

(۱۰) یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور مومنوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ ان کیلئے اجر عظیم ہے اور یہ بھی بتاتا ہے کہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے لئے ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ہم قرآن کے ذریعے سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے اور ظالموں کے لئے نقصان ہی نقصان۔ ہم نے قرآن کو جزو جزو کر کے نازل کیا ہے تا کہ تم لوگوں کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھ کر سناؤ اور ہم نے اس کو آہستہ آہستہ بھی اتارا ہے۔ کہہ دو اے محمدؐ کہ تم لوگ اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ یہ بالکل حق ہے۔ جن لوگوں کو اس سے پہلے علم کتاب دیا گیا جب وہ انکو پڑھ کر سنایا جاتا تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر پڑتے۔ (سورت بنی اسرائیل آیت ۹،۱۰،۸۲،۱۰۶،۱۰۷)

(۱۱) وہ خدائے عز و جل بہت ہی بابرکت ہے جس نے محمدؐ پر قرآن نازل فرمایا تا کہ اہل عالم کو ہدایت کرے۔ کافر کہتے ہیں کہ یہ قرآن من گھڑت باتیں ہیں جو اس مدعی رسالت نے بنالی ہیں اور دوسرے لوگوں نے بھی اس کی مدد کی ہے۔ یہ لوگ دراصل ایسا کہنے سے ظلم اور جھوٹ پر اتر آئے ہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں

Marfat.com

جن کواس نے جمع کر رکھا ہے اور وہ صبح وشام اس کو پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ کہد و کہ اس کواس نے اتارا ہے جو آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ کافر یہ بھی کہتے ہیں کہ اس کوایک ہی دفعہ کیوں نہیں اتارا گیا۔ اس کو آہستہ آہستہ اس لئے اتارا گیا کہ اس سے تمہارے (محمدؐ کے) دل کو قائم رکھیں۔ اس لئے ہم اس کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے رہے ہیں۔ (سورت فرقان آیت ۱، ۴، ۶، ۳۲)

(۱۲) یہ قرآن خدائے پروردگار عالم کا اتار ہوا ہے۔ اس کو امانتدار فرشتہ لے کر اترا ہے یعنی اس نے تمہارے (اے محمدؐ) دل پر القا کیا ہے تا کہ لوگوں کو نصیحت کرتے رہو اور القا بھی فصیح عربی زبان میں کیا ہے اور اس کی خبر پہلے پیغمبروں کی کتابوں میں لکھی ہوئی ہے۔ کیا یہ ان کے لئے سند نہیں ہے کہ علمائے بنی اسرائیل اس بات کو جانتے ہیں۔ اگر ہم اس کو کسی غیر اہل زبان پر اتارتے اور وہ ان کو پڑھ کر سناتا تو یہ اس کو کبھی نہ مانتے (سورت الشعرا آیت ۱۹۲ تا ۱۹۹)

(۱۳) اے پیغمبر جس خدا نے تم پر قرآن کے احکام کو فرض کیا ہے وہ تمہیں بازگشت کی جگہ لوٹا دے گا۔ کہد و کہ میرا پروردگار اس کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت لیکر آتا ہے اور اس کو بھی جو صریح گمراہی میں ہے۔ تمہیں امید نہ تھی کہ تم پر کتاب نازل کی جائے گی۔ مگر تمہارے پروردگار کی مہربانی سے نازل ہوئی تو تم ہرگز کافروں کے مددگار نہ ہونا (سورت القصص آیت ۸۵، ۸۶، ۱۴)۔

(۱۴) اے محمدؐ ہم نے تم پر قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ۔ بلکہ اس شخص کو نصیحت دینے کیلئے نازل کیا ہے جو خوف رکھتا ہے۔ یہ اس ذات کا اتارا ہوا ہے جس نے زمین اور اونچے اونچے آسمان بنائے اور پھر عرش پر قرار پکڑا (سورت طٰحٰہ آیت ۱ تا ۵)

(۱۵) سب تعریف خدا ہی کی ہے جس نے محمدؐ پر یہ کتاب نازل کی اور اس میں کسی طرح کی کمی اور پیچیدگی نہ رکھی بلکہ سیدھی اور سلیس اتاری۔ (اے محمدؐ) کہدو کہ لوگو یہ قرآن

Marfat.com

تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق ہے تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کافر رہے۔ ہم نے ظالموں کیلئے دوزخ تیار کر رکھی ہے (سورت الکھف آیت ۱۱ور ۲۹)

(۱۶) اس میں کچھ شک نہیں کہ اس کتاب کا نازل کیا جانا تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے۔ کافر یہ کہتے ہیں کہ اس کو پیغمبر نے ازخود بنالیا ہے۔ نہیں بلکہ وہ تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق ہے تاکہ تم لوگوں کو ہدایت کرو جنکے پاس تم سے پہلے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں آیا (سورت السجدہ آیت ۱ تا ۳)

(۱۷) جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ جانتے ہیں کہ جو قرآن تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا وہ حق ہے اور خدائے غالب اور سزا وار کا رستہ بتاتا ہے۔ جب ان کو (کافروں) ہماری روشن آئتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایک شخص ہے جو چاہتا ہے کہ جن چیزوں کی ہمارے باپ دادا پرستش کیا کرتے تھے ان سے روک دے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن جھوٹ ہے جو اپنی طرف سے بنایا گیا ہے اور کافروں کے پاس جب حق آیا تو کہنے لگے یہ صریح جادو ہے (سورت سبا آیت ۶، ۴۳)

(۱۸) اس کتاب کا اتارا جانا خدائے غالب اور حکمت والے کی طرف سے ہے۔ اے پیغمبر! ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف سچائی کے ساتھ نازل کی ہے تو خدا کی عبادت خالص کرکے کرو۔ خدا نے اس کتاب میں نہایت اچھی باتیں نازل فرمائی ہیں جس کی آئتیں باہم ملتی جلتی ہیں اور دہرائی جاتی ہیں۔ جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں انکے بدن کے اس سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کے بدن اور دل نرم ہو کر خدا کی یاد کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ یہی خدا کی ہدایت ہے۔ خدا نے لوگوں کو سمجھانے کے لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں بیان کی ہیں تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔ یہ قرآن عربی ہے جس میں کوئی عیب اور اختلاف نہیں تاکہ وہ ڈر مانیں (سورت الزمر آیت ۱، ۲، ۲۳، ۲۷ اور ۲۸)

(۱۹) یہ کتاب خدائے رحمٰن اور رحیم کی طرف سے اتری ہے ایسی کتاب جس کی

Marfat.com

آیتیں واضح المعانی ہیں یعنی قرآن عربی ان لوگوں کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں بشارت سناتا ہے اور خوف بھی دلاتا ہے لیکن ان میں سے اکثروں نے منہ پھیر لیا اور وہ سنتے ہی نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس قرآن کو سنا ہی نہ کرو اور جب پڑھنے لگیں تو شور مچادیا کرو تا کہ تم غالب رہو (سورت حم السجدہ آیت ۱ تا ۴ اور ۲۶)

(۲۰) کتاب روشن کی قسم کہ ہم نے اس کو قرآن عربی بنایا ہے تاکہ تم سمجھو۔ یہ بڑی کتاب لوح محفوظ میں ہمارے پاس لکھی ہوئی ہے اور بڑی فضیلت اور حکمت والی ہے۔ (سورت زخرف آیت ۲ تا ۴)

(۲۱) جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور جو کتاب محمدؐ پر نازل ہوئی اس کو مانتے رہے جو کہ ان کے پروردگار کی طرف سے برحق ہے۔ ان سے ان کے گناہ دور کر دئے اور ان کی حالت سنوار دی۔ بھلا کافر قرآن میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل لگ رہے ہیں (سورت محمدؐ آیت ۲، ۲۴)

(۲۲) اے پیغمبر لوگوں سے کہدو کہ میرے پاس وحی آئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے اس کتاب کو سنا تو کہنے لگے کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا۔ جو بھلائی کا رستہ بتاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے۔ جب ہم نے ہدایت کی کتاب سنی اس پر ایمان لے آئے۔ تو جو شخص اپنے پروردگار پر ایمان لاتا ہے اس کو نہ نقصان کا خوف ہے نہ ظلم کا (سورت جن آیت ۱ تا ۲ اور ۱۳)

(۲۳) اگر ہم قرآن پاک کو پہاڑ پر نازل فرماتے تو آپ دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خشیت کے سبب پچک کر زیرہ زیرہ ہو جاتا (سورت الحشر آیت ۲۱)

Marfat.com

رسول مقبولؐ کے متعلق ربِّ ذوالجلال کے چند ایک ارشادات

(۱) محمد مصطفیٰؐ تو صرف خدا کے پیغمبر ہیں۔ ان سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں۔ بھلا اگر یہ مرجائیں یا مارے جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ یعنی مرتد ہو جاؤ۔ جو الٹے پاؤں پھر جائے گا تو خدا کا کچھ نہیں کر سکے گا۔ خدا تو شکر گزاروں کو بڑا ثواب دے گا۔ (اے پیغمبر) ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں تمہارا رعب بٹھا دیں گے کیونکہ یہ خدا کے ساتھ شرک کرتے ہیں جس کی اس نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے جو ظالموں کیلئے بہت برا ٹھکانا ہے۔ (سورت آل عمران آیت ۱۴۴ اور ۱۵۱)

(۲) اے محمدؐ ہم نے تم کو لوگوں کی ہدایت کے لئے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اور اس بات کا خدا ہی گواہ کافی ہے۔ جو شخص رسول اللہ کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک اس نے خدا کی فرمانبرداری کی اور جو نافرمانی کرے تو اے پیغمبر تمہیں ہم نے انکا نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ اے محمدؐ ہم نے تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوحؑ اور ان سے پچھلے پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی۔ داؤد کو تو ہم نے زبور بھی عنایت کی تھی۔ بہت سے پیغمبروں کے حالات ہم تم سے پہلے بیان کر چکے ہیں اور بہت سے پیغمبر ایسے ہیں جن کے حالات تم سے بیان نہیں کئے۔ موسیٰؑ سے تو ہم نے باتیں بھی کیں (سورت النساء آیت ۷۹ تا ۸۰، ۱۶۳، ۱۶۴)

(۳) اے محمدؐ کہدو کہ لوگو میں تم سب کی طرف خدا کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔ وہ جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ تو خدا پر، اس کے رسول پر اور ان لوگوں پر جو خدا پر اور اس کے تمام کلام پر ایمان

Marfat.com

رکھتے ہیں، ایمان لاؤ اور ان کی پیروی کرو تا کہ ہدایت پاؤ (سورت الاعراف آیت ۱۵۸)

(۴) کیا لوگوں کو تعجب ہوا ہے کہ ہم نے انہی میں سے ایک شخص (محمدؐ) کو حکم بھیجا کہ لوگوں کو ڈر سنا دو اور ایمان لانے والوں کو خوشخبری دے دو کہ ان کے پروردگار کے ہاں انکا سچا درجہ ہے۔ ایسے شخص کی نسبت کافر کہتے ہیں کہ وہ تو صریح جادوگر ہے۔ (اے رسولؐ) ان سے کہدو کہ اگر خدا چاہتا تو نہ تو میں ہی تم کو یہ کتاب پڑھ کر سناتا اور نہ وہ تمہیں اس سے واقف کرتا۔ میں اس سے پہلے تم میں ایک عمر رہا ہوں اور کبھی ایک کلمہ بھی اس طرح کا نہیں کہا۔ بھلا تم سمجھتے نہیں۔ اے پیغمبرؐ ان لوگوں کی باتوں سے آزردہ نہ ہونا کیونکہ عزت سب خدا ہی کی ہے وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے (سورت یونس آیت ۲، ۱۶، ۶۵)

(۵) جس طرح ہم اور پیغمبر بھیجتے رہے ہیں اسی طرح اے محمدؐ ہم نے تم کو اس امت میں جس سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں بھیجا ہے تا کہ تم ان کو وہ کتاب جو ہم نے تمہاری طرف بھیجی ہے پڑھ کر سنا دو۔ یہ لوگ رحمٰن کو نہیں مانتے۔ کہدو وہی تو میرا پروردگار ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ کافر کہتے ہیں کہ تم خدا کے رسول نہیں ہو۔ کہدو! کہ میرے اور تمہارے درمیان خدا اور وہ شخص جس کے پاس کتاب آسمانی کا علم ہے گواہ کافی ہیں (سورت الرعد آیت ۳۰ اور ۴۳)

(۶) وہ ذات پاک ہے جو ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام یعنی خانہ کعبہ سے مسجد اقصےٰ یعنی بیت المقدس تک جس کے گردا گرد اس نے برکتیں رکھی ہیں لے گیا تا کہ اسے (محمدؐ کو) اپنی قدرت کی نشانیاں دکھائیں۔ بے شک وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔ جب لوگوں کے پاس ہدایت آ گئی تو ان کو ایمان لانے سے اس کے سوا کوئی چیز مانع نہ ہوئی کہ کہنے لگے کیا خدا نے آدمی کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ کہدو! (اے محمدؐ) کہ اگر زمین میں فرشتے ہوتے اور اس میں چلتے پھرتے اور آرام کرتے تو ہم ان کے پاس فرشتے کو پیغمبر بنا کر بھیجتے۔ کہدو! کہ میرے اور تمہارے درمیان خدا ہی گواہ کافی ہے۔ وہی اپنے بندوں سے

Marfat.com

خبردار اور انکو دیکھنے والا ہے۔ (سورت بنی اسرائیل آیت ۱۱ اور ۹۴ تا ۹۶)

(۷) قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے اے محمدؐ بے شک تم پیغمبروں میں سے ہو۔ سیدھے رستے پر ہو۔ یہ (قرآن) خدائے غالب اور مہربان نے نازل کیا ہے تا کہ تم ان لوگوں کو جن کے باپ دادا کو متنبہ نہیں کیا گیا تھا متنبہ کردو۔ وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں (سورت یاسین آیت ۲ تا ۶)

(۸) قسم ہے قرآن کی جو نصیحت دینے والا ہے کہ تم (اے محمدؐ) حق پر ہو۔ مگر جو لوگ کافر ہیں وہ غرور اور مخالفت میں ہیں۔ ہم نے ان سے پہلے بہت سی امتوں کو ہلاک کر دیا تو وہ عذاب کے وقت لگے فریاد کرنے اور وہ رہائی کا وقت نہ تھا۔ انہوں نے تعجب کیا کہ ان کے پاس ان ہی میں سے ہدایت کرنے والا آیا اور کہنے لگے کہ یہ تو جادوگر اور جھوٹا ہے۔ اے پیغمبر کہدو کہ میں تم سے اس کا صلہ نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں ہوں۔ یہ قرآن تو اہل عالم کیلئے نصیحت ہے۔ (سورت ص آیت ۱ تا ۴ اور ۸۶ تا ۸۷)

(۹) (اے محمدؐ) تمہاری طرف جو وحی کی گئی ہے اس کو مضبوط پکڑے رہو۔ بے شک تم سیدھے رستے پر ہو۔ یہ قرآن تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے لئے نصیحت ہے۔ لوگو تم سے عنقریب پرستش ہوگی۔ اے محمدؐ جو پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھیجے ہیں ان کے احوال دریافت کرلو۔ کیا خدائے رحمان کے سوا اور کوئی معبود ہے کہ اس کی عبادت کی جائے (سورت الزخرف آیت ۴۳ تا ۴۵)

(۱۰) اے محمدؐ ہم نے تم کو فتح دی۔ فتح بھی صریح وصاف تا کہ خدا تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے، تم پر اپنی نعمت پوری کرے، تم کو سیدھے رستے پر چلائے اور تمہاری زبردست مدد کرے۔ ہم نے اے محمدؐ تم کو حق ظاہر کرنے والا۔ خوشخبری سنانے والا اور خوف دلانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ لوگو! تم خدا پر اور اس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ، اسکی مدد کرو، اس کو بزرگ سمجھو اور صبح وشام اس کی تسبیح کرتے رہو۔ جو لوگ (اے محمدؐ) تم سے بیعت کرتے ہیں

Marfat.com

وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔ پھر جو عہد کو توڑے تو عہد توڑنے کا نقصان اسی کو ہے اور جو اس بات کو جس کا اس نے خدا سے عہد کیا ہے پورا کرے تو وہ اسکو عنقریب اجر عظیم دیگا (سورت الفتح آیت ا تا ۳، ۸ تا ۱۰)

(۱۱) مومنو! کسی بات کے جواب میں خدا اور اس کے رسولؐ سے پہلے نہ بول اٹھا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو۔ بے شک خدا سنتا جانتا ہے۔ اے اہل ایمان اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کرو اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو اس طرح ان کے روبرو زور سے نہ بولا کرو ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔ جو لوگ پیغمبر خداؐ کے سامنے دبی آواز سے بولتے ہیں خدا نے ان کے دل تقوے کیلئے آزمائے ہیں۔ ان کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے۔ جو لوگ (اے محمدؐ) تم کو حجروں کے باہر سے آواز دیتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں۔ اگر وہ صبر کئے رہتے یہاں تک کہ تم خود نکل کر ان کے پاس آتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا۔ خدا تو بخشنے والا مہربان ہے (سورت الحجرات آیت ا تا ۵)

(۱۲) قرآن مجید کی قسم کہ محمدؐ پیغمبرِ خدا ہیں لیکن ان لوگوں نے تعجب کیا کہ انہی میں سے ایک ہدایت کرنے والا ان کے پاس آیا تو کافر کہنے لگے کہ یہ بات تو بڑی عجیب ہے۔ بلکہ عجیب بات یہ ہے کہ جب ان کے پاس دین حق آ پہنچا تو انہوں نے اس کو جھوٹ سمجھا سو یہ ایک الجھی ہوئی بات میں پڑ رہے ہیں۔ (سورت ق آیت ا،۲، ۵)

(۱۳) اے محمدؐ جب منافق لوگ تمہارے پاس آتے ہیں تو ازراہ نفاق کہتے ہیں کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ آپ بے شک خدا کے پیغمبر ہیں اور خدا جانتا ہے کہ درحقیقت تم اس کے پیغمبر ہو۔ لیکن خدا ظاہر کئے دیتا ہے کہ منافق دل سے اعتقاد رکھنے کے لحاظ سے جھوٹے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور ان کے ذریعے سے لوگوں کو راہ خدا سے روک رہے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ جو کام یہ کرتے ہیں برے ہیں۔ یہ اسلئے کہ یہ پہلے تو

Marfat.com

ایمان لائے پھر کافر ہو گئے تو ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی سو اب یہ سمجھتے ہی نہیں (سورت منافقون آیت ا تا ۳)

(۱۴) قلم اور جو اہل قلم لکھتے ہیں اس کی قسم کہ اے محمدؐ تم اپنے پروردگار کے فضل سے دیوانے نہیں ہو اور تمہارے لئے بے انتہا اجر ہے۔ تمہارے اخلاق بڑے عالی ہیں۔ سو عنقریب تم بھی دیکھ لو گے اور کافر بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے۔ تمہارا پروردگار اس کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کے رستے سے بھٹک گیا اور ان کو بھی خوب جانتا ہے جو سیدھے رستے پر چل رہے ہیں۔ تو تم جھٹلانے والوں کا کہنا نہ ماننا (سورت قلم آیت ا تا ۸)

(۱۵) اے محمدؐ جو کپڑے میں لپٹ رہے ہو۔ رات کو قیام کیا کرو مگر تھوڑی سی رات یعنی نصف یا اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ اور قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔ ہم عنقریب تم پر ایک بھاری فرمان نازل کریں گے۔ تو اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو اور ہر طرف سے بے تعلق ہو کر اسی کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ وہی مشرق اور مغرب کا مالک ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو اسی کو اپنا کارساز بناؤ۔ اے اہل مکہ جس طرح ہم نے فرعون کے پاس موسیٰؑ کو پیغمبر بنا کر بھیجا تھا اسی طرح تمہارے پاس بھی محمدؐ رسول بنا کر بھیجے ہیں جو تمہارے مقابلے میں گواہ ہونگے۔ سو فرعون نے ہمارے پیغمبر کا کہنا مانا تو ہم نے اس کو بڑے وبال میں پکڑ لیا۔ اگر تم بھی ان پیغمبر (محمدؐ) کو نہ مانو گے تو اسدن سے کیونکر بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دیگا (سورت مزمل آیت ا تا ۵، ۸ تا ۹ اور ۱۵ تا ۱۷)

(۱۶) اے محمدؐ (کیوں) کپڑا لپیٹے پڑے ہو۔ اٹھو اور ہدایت کرو، اپنے پروردگار کی بڑائی (بیان) کرو، اپنے کپڑوں کو پاک رکھو اور ناپاکی سے دور رہو اور اس نیت سے احسان نہ کرو کہ اس سے زیادہ کے طالب ہو۔ اپنے پروردگار کے لئے صبر کرو۔ اصل (بات) یہ ہے کہ ان میں سے ہر شخص (کافر) یہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس کھلی کتاب آئے، ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کو آخرت کا خوف ہی نہیں۔ کچھ شک نہیں کہ یہ نصیحت ہے۔ تو جو

Marfat.com

چاہے اسے یادرکھے اور یاد بھی تبھی رکھیں گے جب خدا چاہے گا۔ وہی ڈرانے کے لائق اور بخشش کا مالک ہے (سورت مدثر آیت ا تا ۷، ۵۲ تا ۵۶)

(۱۷) آفتاب کی روشنی کی قسم اور رات کی تاریکی کی جب چھا جائے، اے محمدؐ تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑا اور نہ تم سے ناراض ہوا اور آخرت تمہارے لئے پہلی حالت یعنی دنیا سے کہیں بہتر ہے۔ تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے (سورت ضحیٰ آیت ا تا ۵)

(۱۸) اے محمدؐ کیا ہم نے تمہارا سینہ کھول نہیں دیا۔ بے شک کھول دیا اور تم پر سے بوجھ بھی اتار دیا جس نے تمہاری کمر توڑ رکھی تھی اور تمہارا ذکر بلند کیا۔ ہاں ہاں مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے اور بے شک مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے۔ جب فارغ ہوا کرو تو عبادت میں محنت کیا کرو اور اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہو جایا کرو (سورت الانشراح آیت ا تا ۸)

(۱۹) اے محمدؐ اپنے پروردگار کا نام لیکر پڑھو جس نے عالم کو پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا۔ پڑھو۔ تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جس کا اس کو علم نہ تھا مگر انسان سرکش ہو جاتا ہے۔ (دیکھو (اے محمدؐ) اگر وہ باز نہ آئے گا تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے یعنی اس جھوٹے خطا کار کی پیشانی کے بال۔ تو وہ اپنے یاروں کی مجلس کو بلا لے۔ ہم بھی اپنے موکلان دوزخ کو بلائیں گے۔ دیکھو اس کا کہا نہ ماننا (بلکہ) سجدہ کرنا اور قرب خدا حاصل کرتے رہنا (سورت علق آیت ا تا ۶ اور ۱۵ تا ۱۹)

(۲۰) اے محمد ﷺ ہم نے تم کو کوثر عطا فرمائی ہے۔ تو اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھا کرو اور قربانی کیا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ تمہارا دشمن ہی بے اولاد رہے گا (سورت کوثر آیت ا تا ۳)

Marfat.com

قرآن پاک اور حدیث مبارکہ

حضور اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ایک قرآن پاک اور دوسری میری سنت، اگر تم انہیں مضبوطی سے تھامے رہو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ امام شافعیؒ کا قول ہے کہ قرآن و سنت دونوں خدا کی طرف سے ہیں کیونکہ رسول اللہؐ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے جو کچھ کہتے وہ وحی ہے۔ رسول اللہؐ کی سنت دراصل قرآن پاک ہی کی عملی تفسیر ہے۔ اگر سنت کو نظر انداز کر دیا جائے تو قرآن پاک کی من مانی تفسیر کرنے کا راستہ کھل جاتا ہے۔ رسول خدا کی حدیث کا تعلق سنت سے ہی ہے۔ اسلئے احادیث کو یکسر مسترد کر دینا اس کے ماخذ کو مسترد کر دینا ہے۔ سو قرآن پاک کو سمجھنے اور اس کی روح تک پہنچنے کے لئے احادیث کا مطالعہ اشد ضروری ہے۔ رہا کسی حدیث کے صحیح یا ضعیف ہونے کا معاملہ تو اس سلسلے میں مولانا مودودی کا یہ قول کافی اہمیت کا حامل ہے کہ باقاعدہ احادیث کا مطالعہ کرنے والے کے اندر ایسا ذوق پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ فوراً پہچان لیتا ہے کہ یہ الفاظ اور انداز بیان حضور اکرمؐ کا ہے یا نہیں۔ پھر حضور اکرمؐ افصح العرب والعجم ہیں۔ آپکا ایک خاص انداز ہے اور خاص زبان ہے۔ جس کسی نے حدیث شریف کا علم جانا ہو، اس کے سامنے غلط بات بطور حدیث پیش کی جائے تو وہ فوراً کہہ دیگا کہ یہ حضور اکرمؐ کا ارشاد پاک نہیں ہو سکتا۔ آپ ایسی زبان استعمال نہیں کر سکتے یا آپ ایسی بات نہیں فرما سکتے۔ حضور اکرمؐ کا اپنا فرمان ہے کہ قیامت کے روز میں اولاد آدم کا سردار ہونگا اور اس روز منجملہ انبیاء کرام میری خدمت میں آئیں گے اور بنی آدم کی شفاعت کے لئے درخواست کریں گے۔ ایک اور موقع پر فرمایا کہ میں رسولوں کا قائد اور نبیوں کا امام ہوں۔ آپکا یہ بھی فرمان ہے کہ مجھے چھ چیزوں سے دوسرے انبیاء کرام پر فضیلت اور فوقیت دی گئی

Marfat.com

ہے یعنی جامع گفتگو، رعب، غنیمت کا حلال ہونا، ساری زمین کا مسجد بنایا جانا، ساری مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا جانا اور ختم المرسلین ہونا۔ ایسی بزرگ اور برتر ہستی کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ایک ایک لفظ کی اپنی حرمت اور فضیلت ہے اور تمام شک وشبہ سے بالاتر ہے۔

جہاں تک حضور اکرمؐ کی ذات پاک کا تعلق ہے وہ بشریت کا لبادہ پہن کر بھی اسی طرح یکتا، لاثانی اور محبوب ربانی ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ربوبیت، الوہیت اور خلقیت میں بے نظیر اور یکتا ہے۔ نیابت آپ پر ختم ہوئی۔ رسالت بھی آپ پر ختم ہوئی اور معرفت آپ پر ختم ہوئی کیونکہ آپ نے نیابت، رسالت اور معرفت سب کا حق ادا کر دیا اور سب کو اوج کمال پر پہنچا دیا۔ آپ پر جو کچھ نازل ہوا آپ نے بلا کم وکاست اور بلا خوف لومتہ الائم لوگوں تک پہنچا دیا۔ اگر بہ تقاضائے بشریت آپ سے کبھی کوئی غلطی سرزد ہوئی بھی تو آپ نے فوراً اس کا ازالہ توبہ واستغفار سے کر دیا۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ توبہ کرو کیونکہ میں بھی دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں۔ قرآن پاک میں اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے رسول اکرمؐ کی فرمانبرداری کی بے شک اس نے خدا کی فرمانبرداری کی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کئی جگہوں پر قسم کھا کر فرمایا ہے کہ اے محمدؐ تم حق پر ہو۔ قرآن پاک ہی میں حکم ربانی ہے کہ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی اکرمؐ پر درود وسلام بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی آپؐ پر درود وسلام بھیجو۔ جس ہستی کے متعلق اللہ تعالیٰ خود قسمیں کھائے۔ اس کی فرمانبرداری کو اپنی فرمانبرداری سے تشبیہ دے۔ اپنے فرشتوں کے ہمراہ خود اس پر درود شریف پڑھے اس کی عظمت ورفعت کو سمجھنا کم از کم عام انسان کے بس کی بات نہیں۔ پھر ایسی عظیم ہستی کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ کی قدر وقیمت خدا اور اس کے محبوبؐ کے سوا کون جان سکتا ہے۔ اسلئے قرآن اور سنت (جن کی ترسیل کا ذریعہ ایک ہی ہے یعنی محبوب ربانی) میں فرق روا رکھنے والا اپنی حیثیت کا تعین خود ہی کر سکتا ہے کسی دوسرے کے فتویٰ کی ضرورت نہیں۔ قادر مطلق وحکیم برحق جلّ علاشانہ نے خلق کو زوج روج یعنی جفت

Marfat.com

جفت پیدا کر کے خود کو فردیت اور یکتائی میں وحدہ لاشریک کہا۔ پھر بعض کو بعض پر فضیلت و فوقیت دے کر سب کو فقرا اور اپنے آپ کو غنی ٹھہرایا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کا شریک ہونا من حیث الذات ممکن نہیں اسی طرح حضور اکرم کا ثانی ہونا من حیث الصفات ناممکن ہے۔ کسی دل جلے نے کیا خوب کہا،

خدا کس کو کہتے تھے کیا جانتے تھے
وہ تیری زباں سے سنا ہے محمد

جب کسی نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے دریافت کیا کہ آپ کو اللہ سے زیادہ محبت ہے یا نبی کریمؐ سے تو آپ نے بلا تامل فرمایا کہ نبی کریمؐ سے کیونکہ آپ کی بعثت سے پہلے یہاں خدا بھی موجود تھا اور ہم بھی یہیں رہتے تھے۔ لیکن نہ کبھی ہم اس کی طرف متوجہ ہوئے اور نہ ہی اس نے ہمیں پوچھا۔ لیکن نبی کریمؐ کے تشریف لانے کی دیر تھی کہ ہم نے بھی اللہ کو پہچان لیا اور وہ بھی ہماری طرف متوجہ ہو گیا۔

ہے تیرے تصور سے یہاں نور کی بارش
یہ جاں حزیں ہے کہ شبستان حرا ہے

(اصغر گوندوی)

میری جان ہے تیرے نور سے
میری روح تیرا خیال ہے

(ایک اہل دل)

کچھ مزید لکھنے کی بجائے میں قرآن پاک کی عظمت کے متعلق چند ایک احادیث درج کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

چند ایک احادیث برائے قرآن پاک

(۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول مقبولؐ نے فرمایا لوگو! میں تم

Marfat.com

سب کیلئے آگے جارہا ہوں اور میرے حوض کوثر پر تم سب آنے والے ہو۔ جب تم حوض کوثر پر میرے سامنے آؤ گے تو میں اس وقت تم سے دو اہم چیزوں کے بارے میں سوال کرونگا۔ سب سے بڑی اہم اور وزنی چیز تو کتاب اللہ (قرآن کریم) ہے جو خدائی رسی ہے جس کا ایک سرا خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ بس تم کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہو اور اس سے اِدھر اُدھر نہ ہونا۔ نہ اس میں کوئی تبدیلی کرنا۔ دوسری چیز میرا خاندان اور میرے اہل بیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ جو باریک بین اور باخبر ہے مجھے خبر دے چکا ہے کہ یہ دونوں الگ الگ نہ ہونگے۔ یہاں تک کہ میرے پاس میرے حوض کوثر پر آئیں گے۔

(۲) حضرت سمرۃؓ کا بیان ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ نے فرمایا کہ اے لوگو! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی اور تلاوت قرآن کی جو اندھیرے کا اجالا ہے اور ہر دن کی ہدایت ہے۔ گو مشقت ہو، گو فاقہ ہو، تلاوت قرآن کیا کرو۔

(۳) حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول کریمؐ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم انہیں مضبوطی سے تھامے رکھو گے اور اس پر سختی سے عامل رہو گے تو کبھی بھی شیطان کی آرزو پوری نہ ہوگی اور تم گمراہ نہیں ہو گے۔ ان دو چیزوں میں ایک تو کتاب اللہ (قرآن کریم) ہے اور دوسری سنت رسولؐ ہے۔

(۴) حضرت عثمان غنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اے مسلمانو! تم میں بہترین مسلمان وہ ہے جو قرآن پاک سیکھنے والا یا سکھانے والا ہو۔

(۵) حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب پر عمل کرنے اور اس کے مطابق زندگی گزارنے سے کتنی قوموں کو سربلندی اور کامیابی عطا کرے گا اور کتنی قوموں کو اس کتاب اللہ پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ذلت و خواری میں مبتلا کردے گا۔

Marfat.com

(۶) حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قرآن مجید میں لفظی اور معنوی طور پر مہارت پیدا کرنے والا ان کاتبوں (فرشتوں) کے ساتھ ہوگا جو معزز اور نیکو کار ہیں اور جو شخص قرآن کریم کی تلاوت کے وقت اٹک اٹک کر (یعنی آہستہ آہستہ) پڑھتا ہے اور اس بارے میں مشقت اور دقت محسوس کرنے کے باوجود قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول رہتا ہے اس کو دوگنا ثواب ملے گا۔

(۷) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ حسد کرنا جائز نہیں مگر دو شخصوں کے اوپر۔ اول وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کا علم دیا ہو اور وہ رات اور دن کی گھڑیوں میں اس کے ساتھ قیام کرتا ہے یعنی اسے نماز اور تہجد میں بطور قرآت پڑھتا ہے اور تلاوت کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے دولت مند بنایا اور وہ اپنی دولت کو راہ خدا میں رات دن کی گھڑیوں میں خرچ کرتا رہتا ہے۔

(۸) حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس شخص کے پیٹ میں قرآن کا کچھ بھی حصہ نہیں یعنی اس کو قرآن مجید کی کوئی بھی سورت یاد نہیں وہ ایک اجڑے ہوئے اور ویران گھر کی طرح ہے۔

(۹) حضرت معاذ جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے قرآن کریم پڑھا اور اس پر عمل کیا اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا روشن تاج پہنایا جائے گا جو سورج سے بھی زیادہ چمکیلا ہوگا۔

(۱۰) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ قرآن پاک پڑھنے والے اور اس کو معمول بنا لینے والے مسلمان سے قیامت کے دن کہا جائے گا کہ پڑھ اور درجات میں بڑھتا جا۔ اور ترتیل کے ساتھ پڑھو جیسا کہ تم دنیا میں قرآن پاک کو ترتیل کے ساتھ (آہستہ آہستہ) پڑھتے تھے۔ آج ہر آیت کے ختم ہونے پر تمہارے لئے ترقی کی ایک نئی منزل ہے۔

Marfat.com

(۱۱) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبولؐ نے فرمایا کہ جس نے قرآن پاک کو پڑھا اور دل کے ساتھ اس کے حلال وحرام اور امر ونہی کا لحاظ رکھا اور زندگی بھر ایسا ہی مظاہرہ کیا۔ اللہ پاک اسے جنت میں داخل کرے گا اور اس کے خاندان کے دس افراد جو قطعی دوزخی ہو چکے ہیں سفارش قبول کر کے ان کو جنت میں داخل کریگا۔

(۱۲) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے قرآن مجید میں سے ایک حرف بھی پڑھا اس کو ایک نیکی دس گنا ملے گی۔ میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ ا ل م مل کر ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام دوسرا حرف اور میم تیسرا حرف ہے۔

(۱۳) ایک روایت کے مطابق حضرت ابوبکر صدیقؓ رات کے وقت نماز میں قرآن پاک کی آہستہ تلاوت فرماتے تھے جبکہ حضرت عمر فاروقؓ رات کو نماز پڑھتے وقت قران کریم با آواز بلند پڑھتے تھے۔ حضور مقبولؐ کے دریافت فرمانے پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ میں آہستہ اسلئے پڑھتا ہوں کہ میں جانتا ہوں کہ جس کی مناجات کر رہا ہوں وہ مجھ سے غائب نہیں اور اس کی سماعت ایسی ہے کہ اس کے لئے نزدیک یا بعید اور آہستہ یا با آواز بلند پڑھنا سب برابر ہے۔ اور حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ با آواز بلند میں اس لئے پڑھتا ہوں کہ میں سوتے ہوئے لوگوں کو جگاتا ہوں اور شیطانوں کو بھگاتا ہوں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میانہ روی زیادہ بہتر ہے۔

(۱۴) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے مجھے فرمایا کہ قرآن پاک سناؤ۔ میں نے عرض کیا کہ اے خدا کے رسولؐ آپ پر تو قرآن نازل ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں دوسروں سے قرآن کریم سننا پسند کرتا ہوں۔

(۱۵) حضرت ابوسعیدؓ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو قرآن شریف کی تلاوت کی مشغولی کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی اللہ تعالیٰ اس شخص کو سب دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا فرماتے ہیں

Marfat.com

کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو سب کلاموں پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جیسی کہ خود حق تعالیٰ کو تمام مخلوق پر۔

(۱۶) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدسؐ نے فرمایا کہ نماز میں قرآن پاک کی تلاوت بغیر نماز کی تلاوت سے افضل ہے اور پھر نماز کی تلاوت تسبیح وتکبیر سے افضل ہے اور تسبیح صدقہ سے افضل ہے اور صدقہ روزہ سے افضل ہے اور روزہ بچاؤ ہے آگ سے۔

(۱۷) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جیسا کہ لوہے کو پانی لگنے سے زنگ لگتا ہے۔ پوچھا گیا کہ حضور ان کی صفائی کی کیا صورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ موت کو اکثر یاد کرنا اور قرآن پاک کی تلاوت کرنا۔

(۱۸) حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ ہر چیز کے لئے کوئی شرافت وافتخار (فخر کی چیز) ہوا کرتا ہے جس سے وہ تفاخر (فخر) کیا کرتا ہے۔ میری امت کی رونق اور افتخار قرآن پاک ہے۔

(۱۹) حضرت ابو ذرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ نے میری درخواست پر وصیت فرمائی کہ تقویٰ کا اہتمام کرو کیونکہ یہ تمام امور کی جڑ ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اس کے ساتھ کچھ اور بھی ارشاد فرمادیں۔ تو حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تلاوت قرآن پاک کا اہتمام کرو کہ دنیا میں یہ نور ہے اور آخرت میں ذخیرہ ہے۔

(۲۰) حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور اکرم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جب کوئی قوم اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر تلاوت قرآن پاک کرتی ہے تو ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے۔ رحمت الٰہی ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ ملائکہ رحمت ان کو گھیر لیتے ہیں اور حق تعالیٰ شانہ ان کا ذکر ملائکہ کی مجلس میں کرتے ہیں۔

(۲۱) حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کی توجہ اور قرب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتے جو خود حق سبحانہ سے نکلی ہو

Marfat.com

یعنی قرآن پاک۔

(۲۲) حضرت انسؓ نے حضور اکرمؐ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ لوگوں میں سے بعض اللہ کے اہلین ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ وہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا کہ قرآن شریف پڑھنے والے اللہ کے اہل اور خواص ہیں۔

(۲۳) حضرت عبید ملیکیؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ قرآن والو! قرآن پاک سے تکیہ نہ لگاؤ اور اس کی تلاوت شب و روز ایسی کرو جیسا کہ اس کا حق ہے۔ کلام اللہ کی اشاعت کرو، اس کو اچھی آواز سے پڑھو، اس کے معانی میں تدبر کرو تا کہ تم فلاح کو پہنچو اور اس کا بدلہ طلب نہ کرو کہ (آخرت میں) اس کا بڑا اجر اور بدلہ ہے۔

(۲۴) حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدسؐ نے فرمایا کہ جو شخص ایک آیت کلام اللہ سنے اس کے لئے دو چند نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو خود تلاوت کرے اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔

(۲۵) حضرت عقبہ بن عامرؓ نے حضور اکرمؐ سے نقل کیا ہے کہ کلام اللہ کو آواز سے پڑھنے والا اعلانیہ صدقہ کرنے والے کے مشابہ اور آہستہ پڑھنے والا خفیہ صدقہ کرنے والے کی مانند ہے۔

(۲۶) حضرت جابرؓ نے حضور اقدسؐ سے نقل کیا ہے کہ قرآن پاک ایک شفیع ہے جس کی شفاعت قبول کی گئی ہو۔ ایک جھگڑالو ہے جس کا جھگڑا تسلیم کیا گیا ہو۔ جو شخص اس کو اپنے آگے رکھے اس کو جنت کی طرف کھینچتا ہے اور جو اس کو پس پشت ڈال دے اس کو جہنم میں گرادیتا ہے۔

(۲۷) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے حضور اکرمؐ سے نقل کیا ہے کہ روزہ اور قرآن شریف دونوں بندہ کیلئے شفاعت کرتے ہیں۔ روزہ عرض کرتا ہے کہ یا اللہ میں نے اس کو دن میں کھانے پینے سے روکے رکھا میری شفاعت قبول کیجئے۔ قرآن پاک کہتا ہے کہ یا اللہ میں

Marfat.com

نے رات کو اس کو سونے سے روکا میری شفاعت قبول کیجئے۔ بس دونوں کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

(۲۸) حضرت سعید بن سلیمؓ نے روایت کیا ہے کہ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کلام پاک سے بڑھ کر کوئی سفارش کرنے والا نہ ہوگا نہ کوئی نبی اور نہ کوئی فرشتہ۔

(۲۹) حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدسؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے قرآن پاک پڑھا اس نے گویا علوم نبوت کو اپنی پسلیوں کے درمیان محفوظ کر لیا اگرچہ اس کی طرف وحی نہیں بھیجی جاتی۔ اسلئے عامل قرآن پاک کے لئے مناسب نہیں کہ غصہ کرنے والوں کے ساتھ غصہ کرے یا جاہلوں کے ساتھ جہالت کرے کیونکہ اس کے پیٹ کے اندر اللہ تعالیٰ کا کلام موجود ہے۔

(۳۰) حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر اگر تم صبح کو جا کر ایک آیت کلام اللہ کی سیکھ لو تو نوافل کی سو رکعت سے افضل ہے۔ اگر قرآن پاک کا ایک باب سیکھ لے خواہ اس وقت معمول ہو یا نہ ہو تو ہزار رکعت نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔

(۳۱) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ جو شخص دس آیتوں کی تلاوت کسی رات میں کرے اسکا اس رات غافلین میں شمار نہیں ہوگا۔

(۳۲) حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیلؑ نے حضور اکرمؐ کو اطلاع دی کہ بہت سے فتنے ظاہر ہوں گے۔ حضرت محمد مصطفےٰؐ نے دریافت فرمایا کہ اس سے فلاح کی کیا صورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن پاک کی تلاوت۔

(۳۳) حضرت واثلہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مجھے تورات کے بدلے میں سبع طِوَل ملی ہیں اور زبور کے بدلے میں مئین اور انجیل کے بدلے میں مثانی اور مفصل میرے ساتھ مخصوص ہیں۔

Marfat.com

نوٹ! قرآن پاک کی پہلی سات سورتیں طوَل اگلی گیارہ سورتیں مئین، اگلی بیس سورتیں مثانی اور باقی تمام سورتیں مفصل کہلاتی ہیں۔ یہ مشہور قول ہے، لیکن بعض حضرات کو اس تقسیم سے اختلاف ہے۔

فرمان خواجہ غلام محی الدین قادریؒ

الف آپ کو سمجھ پیارے ایسی اور عبادت ناہیں
اپنی آپ کتاب پڑھو تم ایسی اور تلاوت ناہیں

جس نے اپنی کتاب کا مطالعہ کرلیا یعنی اپنی حقیقت کو پالیا اس نے مکان و زماں سے رہائی پالی اور اس کے نزدیک ماضی حال و مستقبل یکساں ہوگئے۔ عالی فطرت افراد ہر وقت اسی کتاب کی تلاوت اور قرات میں مستغرق رہتے ہیں اور ہر دم اس کتاب کو بکمال ختم کرتے ہیں۔ اول و آخر ہر شان میں اسی کتاب کے مطالعہ میں مصروف رہتے ہیں۔ یہ عالی مقصد مرشد کامل کی صحبت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔

Marfat.com

قرآن پاک کے متعلق برگزیدہ ہستیوں اور اہم شخصیات کے اقوال زریں

(۱) حضرت جنید بغدادیؒ

لوگو! ہماری کتاب قرآن مجید تمام الہامی اور غیر الہامی کتابوں کی سردار اور سب سے جامع تر کتاب ہے۔ ہماری شریعت تمام شرائع سے صاف اور مطابق فطرت انسانی ہے۔ ہمارے اہل تصوف کا طریقہ کتاب وسنت سے مستحکم کیا ہوا ہے۔ جس نے قرآن پاک نہیں پڑھا اور حدیث شریف کو یاد نہیں کیا اگر وہ ہوا میں چار زانوں بیٹھا ہو تب بھی اس کی پیروی نہ کرو۔ اس کی اقتداء ہرگز جائز نہیں جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے امر و نہی کے متعلق اس کے عمل کو نہ دیکھ لو۔

(۲) شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ

کوئی ذکر کلام اللہ سے بڑھ کر نہیں۔ اسی کی تلاوت کرنی چاہیے۔ اس کا ثمرہ تمام اطاعتوں سے بڑھ کر ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے کلام کرنا چاہے وہ کلام اللہ پڑھے۔ اسی سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمکلامی کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

(۳) حضرت قائداعظم محمد علی جناح

وہ کونسا رشتہ ہے جس میں منسلک ہونے سے تمام مسلمان جسد واحد کی طرح ہیں۔ وہ کونسی چٹان ہے جس پر ان کی ملت کی عمارت استوار ہے۔ وہ کونسا لنگر ہے جس سے اس امت کی کشتی محفوظ کر دی گئی ہے۔ وہ رشتہ، وہ چٹان اور وہ لنگر خدائے رحمن ورحیم کی کتاب قرآن مجید ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جوں جوں ہم آگے بڑھتے جائیں گے، ہم میں زیادہ سے زیادہ اتحاد پیدا ہوتا جائے گا۔ ایک خدا، ایک رسول، ایک کتاب اور ایک امت۔

Marfat.com

(۴) امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری

چوالیس سال لوگوں کو قرآن سنایا۔ پہاڑوں کو سناتا تو عجب نہ تھا کہ موم ہو جاتے۔ غاروں سے ہمکلام ہوتا تو جھوم اٹھتیں۔ جھنجھوڑتا تو چلنے لگتیں۔ سمندروں سے مخاطب ہوتا تو ہمیشہ کے لئے طوفان بلند ہو جاتے۔ درختوں کو پکارتا تو وہ دوڑنے لگتے۔ کنکریوں سے مخاطب ہوتا تو لبیک کہہ اٹھتیں۔ مرمر سے کہتا تو وہ صبا ہو جاتی۔ دھرتی کو سناتا تو اس کے سینے میں بڑے بڑے شگاف پڑ جاتے۔ جنگل لہرانے لگتے۔ صحرا سرسبز ہو جاتے۔ میں نے ان لوگوں سے خطاب کیا جن کی زمین بنجر ہو چکی ہے۔ جن کے اندر دل و دماغ کی کمی ہے۔ جن کے ضمیر عاجز آ چکے ہیں۔ جو برف کی طرح ٹھنڈے ہیں۔ جن کی بستیاں انتہائی خطرناک ہیں۔ جن میں ٹھہرنا المناک اور جن میں سے گزرنا طربناک ہے۔ اور جن کے سب سے بڑے معبود کا نام طاقت ہے۔

(۵) نواب وقار الملک

دنیا آج ایک بحرانی دور سے گزر رہی ہے۔ ذہنوں کو سکون نصیب ہے نہ دلوں کو اطمینان۔ حیات کا کوئی گوشہ بگڑے ہوئے ماحول کی دراز دستیوں سے محفوظ نہیں۔ برائی پھل پھول رہی ہے اور نیکی کا کوئی پرسان حال نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ شیطان اور اس کی ذریت کی عملداری ہے۔ فرشتے شرمسار ہو کر کہیں روپوش ہو گئے ہیں۔ اہل اسلام کے لئے تو ایک حقیقت نفس الامری ہے۔ اس پر ہمارا ایمان ہے۔ عقیدہ ہے کہ ہمارے تمام دکھوں، تمام نفسیاتی بیماریوں اور تمام ذہنی پریشانیوں کا علاج قرآن اور صرف قرآن ہے۔

(۶) سید امیر علی

قرآن نے حقوق العباد پر اتنا زور دیا ہے کہ معلوم ہوتا ہے جیسے وہ انسانوں کو انسانوں کے حقوق و معاملات کے بتانے اور جتانے ہی کے لئے نازل ہوا ہے۔ گویا قرآن پاک ایک کتاب الحقوق و فرائض ہے اور ہے بھی ایسا۔ حاکمان وقت پر ایک طرف سمع و اطاعت تو

Marfat.com

دوسری طرف سے عدل وانصاف، غریبوں کی اعانت محتاجوں کی دستگیری، غم نصیبوں اور ستم کشوں کی دلجوئی وغمگساری کی پیہم ترغیبیں قرآن میں دی گئی ہیں۔ گفتار و کردار میں ہم آہنگی، قال وحال میں مطابقت، ایفائے وعدہ، تکمیل عہد، امانت و دیانت، عفت وعصمت قرآن واخلاق کے اہم جزو ہیں۔

(۷) آسکر وائلڈ

یہ کہنا غالباً درست نہں کہ مغرب میں ہادی ونذیر نہیں بھیجے گئے۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ بڑے بڑے مذاہب کا سرچشمہ مشرق ہی رہا ہے۔ مشہور کتب وصحف آسمانی کا نزول ایشیا میں ہوا۔ اس لئے بقول ایک اہل نظر نیکی وبدی کے امتیاز میں جو سہولتیں اہل ایشیا کو حاصل ہیں اہل مغرب کو نہیں اور خیر وشر کا جو چرچا مشرق میں ہے وہ یورپ وغیرہ میں نہیں۔ با ایں ہمہ قدرت کا فیضان عام ہے کہ بہت سے دانایان مغرب بھی اس نتیجے پر پہنچے اور پہنچ رہے ہیں کہ دل کا سکون، جی کا چین اور بنی نوع انسان کی بھلائی اور بہتری خدا کے کلام، عقیدہ اور مذہب کی پیروی ہی میں ہے۔ چنانچہ دانایان مغرب کے ارشادات وفرمودات کے اقتباسات سے قرآن کی تعلیم، مذہب کی اہمیت، خدا کے وجود اور جزا وسزا کی تبلیغ ہوتی ہے۔

Marfat.com

قرآن پاک اور روحانی ارتقا کے مراحل

خدائے رحمٰن ورحیم نے انسان کو اپنی پہچان کے لئے تخلیق کیا۔ پھر تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اور رسول اس کی رہنمائی کے لئے بھیجے اور چار آسمانی کتب اور سو صحف اس کی تعلیم اور تربیت کے لئے نازل فرمائے۔ سب سے آخر میں ہمارے رسول مقبولؐ تشریف فرما ہوئے اور ان پر قرآن کریم نازل ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے کلام اللہ میں کئی جگہوں پر ان دونوں کو نور سے تعبیر کیا ہے۔ قرآن پاک کے مطابق انسان کی تخلیق کا مقصد اس کی آزمائش کرنا ہے۔ اس کا مٹی سے ڈھانچہ تیار کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس میں اپنی روح پھونک دی جس سے وہ عالم وجود میں آ گیا۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روح میرا امر ہے اور جب انسان مر جاتا ہے تو وہ اپنے کل کے ساتھ جا ملتا ہے۔ قرآن مجید میں ایک اور جگہ پر فرمان الٰہی ہے کہ اے اطمینان والی روح تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ پس اس کے ممتاز بندوں میں شامل ہو جا اور اس کی جنت میں چلی جا (سورت فجر آیت ۲۷ تا ۳۰)۔ چونکہ خدائے قدوس خود ایک نور ہے اسلئے اس کا امر بھی نور ہی ہے۔ اور انسانی روح اگر نور نہیں تو کم از کم اس کا نور سے واسطہ ضرور ہے۔ اس طرح توحید باری تعالیٰ، رسالت رسول مقبولؐ، عظمت قرآن مجید اور انسانیت کا آپس میں گہرا تعلق اور واسطہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں نے سیدھی اور ٹیڑھی راہ کا تعین کر دیا ہے۔ اگر میں چاہتا تو سب کو راہ راست پر لگا دیتا (سورت النحل آیت ۹) یعنی اللہ تعالیٰ نے سیدھی اور ٹیڑھی راہ کی نشاندھی کر دی ہے جو وہ چاہے راہ اختیار کرے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو سب کو راہ راست پر لگا دیتا لیکن اس میں جبر ہوتا اور انسان کی آزمائش کا پہلو نظر انداز ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیعت کے تحت کسی کو مجبور نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ ایک بحر بے کنار خزانہ ہیں۔ رسول مقبولؐ ایک مقدس تالے کی طرح

Marfat.com

ہیں جو اس خزانے کی حفاظت پر معمور ہیں۔ قرآن کریم ایک پاکیزہ چابی کی مانند ہے جس کے بغیر تالے تک رسائی ناممکن ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ کی پہچان اور اپنی آزمائش جیسے کٹھن مراحل طے کرنے کے لئے نہ صرف پاکیزہ چابی کی تلاش ہے بلکہ اس کے استعمال کا طریقہ بھی درکار ہے۔ اس کو ایک ایسے مردِ کامل کی ضرورت ہے جو اس کی نہ صرف قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے مدد کرے اور اس کی پوری زندگی کو قرآنی تعلیم کے مطابق ڈھالنے میں معاون ثابت ہو بلکہ اس کو قرآن پاک کا ایک مکمل اور عملی نمونہ بنا دے۔ بے شک انسان کو بے شمار مشکلات اور تکالیف کا سامنا ہے اور اس کا واحد سہارا عبادات اور دوسرے عملیات ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکواۃ، تلاوت قرآن پاک، درود شریف کا ورد، طواف خانہ کعبہ، زیارت رسول مقبولؐ بذریعہ روضہ مبارک، قیام الیل، اسم اعظم کی تسبیح و ذکر اور دعا و استغفار وغیرہ۔ روحانی ارتقا کا دارومدار اور انحصار انہی عبادات اور عملیات پر ہے۔ اگر ان عوامل کو انسانی زندگی سے خارج کر دیا جائے تو پھر انسان اور حیوان کی تمیز ناممکن ہے۔ داعیان حق کا آذیتوں اور مشکلات سے دوچار ہونا اس راہ حق کے ناگزیر مرحلوں میں سے ہے اور اس کا علاج صبر فی اللہ، استعانت باللہ، رجوع الی اللہ اور دعا و استغفار کے سوا کچھ نہیں۔ بزرگان دین اور محبان خدا کے ارشادات اور کرامات کا مطالعہ جن مراحل کی نشاں دہی کرتا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) شریعت

شریعت کی تو ابتدا ہی نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ سے ہوتی ہے اور اس کی بنیادی شرط اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، خلقیت اور الوہیت پر ایمان، انسانی بے سروسامانی، ناپائیداری، بے ثباتی اور کم ہمتی کا اقرار اور ربّ ذوالجلال کی رحمت کاملہ پر انحصار ہے۔ اس میں انسان نہ صرف خدائے رحمٰن و رحیم کی عبادات، مناجات اور دوسرے عملیات کا سہارہ لیتا ہے بلکہ بعض اوقات شکوہ، شکایت پر بھی اتر آتا ہے۔ نیکیوں کے لئے دعا اور برائیوں سے بچنے کی

Marfat.com

استدعا کرتا ہے شب وروز پاکیزہ چابی کی تلاش میں سرگرداں اور طلب وعطا کا خواستگار رہتا ہے۔ ہر کام کی ابتدا اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے اور شیطان مردود کی پناہ سے کرتا ہے۔ ہر نماز میں پہلے خدائے بزرگ وبرتر کی بڑائی کو تسلیم کرتا ہے اور پھر اس کی نصرت ومدد کا طلب گار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو معبود یکتا اور رسول کریمؐ کو اس کا آخری نبی اور محبوب ماننے کا وعدہ کرتا ہے۔ خالق ارض وسما کے حضور سجدہ ریز ہونے کی تمنا، اللہ کی کبریائی کا اظہار اور اس کی وحدانیت اور رسول اکرمؐ کی رسالت کی گواہی کو اپنا مقصد حیات سمجھتا ہے۔ دعا کے عجیب وغریب مقامات ہیں۔ یہ مقبول کی عافیت ہے۔ مغضوب پر غضب ٹھنڈا کرتی ہے۔ اہل بلا کی بلا سے نجات ہے۔ عابد کی جلا ہے۔ ناامید کی امید ہے۔ عبادت میں کمی کا مداوا ہے۔ کوئی عبادت بغیر دعا کے قبول نہیں ہوتی۔ حکم الٰہی ہے کہ تم نے جو کچھ مانگا ہم نے عطا کر دیا۔ ہماری نعمتیں اتنی ہیں کہ تم اس کا شمار نہیں کر سکتے۔ انسان ہی نادان اور ناشکرا ہے (سورت ابراہیم آیت ۳۴)

(۲) حقیقت

حقیقت کی منزل کا آغاز تسلیم ورضا سے ہوتا ہے۔ انسان ہر حال میں اپنے آپ کو راضی بارضا پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو قادر مطلق جان کر اس کے کسی کام میں دخل اندازی کرنے کو گناہ عظیم تصور کرتا ہے۔ ہر بلا، مصیبت، غمی، بیماری اور تنگدستی کو محبوب کا تحفہ سمجھ کر قبول کرتا ہے اور کسی قسم کا شکوہ وشکایت کا روادار نہیں ہوتا۔ ہر چیز کو منجانب اللہ مانتا ہے اور اس کی خوشنودی کو ہر نعمت پر فوقیت دیتا ہے۔ اپنے آپ کو پاکیزہ چابی کا تابع اور مقدس تالے کا منظور نظر پاتا ہے۔ طلب وعطا کے چکر سے نکل کر صرف عطا عطا کے گن گاتا ہے اور اپنے آپ کو محو مجاہدہ پاتا ہے۔ صبر وشکر کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ جو تکلیف صبر سے خالی، جو نعمت شکر سے خالی، جو جان عبدیت سے خالی، جو دل یاد الٰہی سے خالی وہ سب ہلاکت میں ہیں۔ حقیقتاً ایمان بڑی کٹھن گھاٹی ہے۔ یہ سرتاپا قربانی عمل اور

Marfat.com

اطاعت ہے۔صفات میں اطاعت ،ذات میں اطاعت،علم میں اطاعت ، ارادے میں اطاعت۔جب تک ہر جہت میں مُطیع نہ ہوگا تب تک مکمل انسان نہ بنے گا۔

(۳)معرفت

معرفت ایک ایسا مقام ہے جہاں دوئی کا شائبہ تک نہیں۔انسان فنا فی اللہ کی منزل طے کرنے کے بعد اپنے نفس سے کنارہ کش ہوجاتا ہے اور کل میں غرق ہوجاتا ہے۔ اس کو نہ اپنی پہچان ہوتی ہے اور نہ ناخدا کی۔وہ پاکیزہ چابی اور مقدس تالے ہی سے نہیں بلکہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہوکر حادث اور قدیم کے فرق سے مبرا ہوجاتا ہے۔وہ خودی کو چھوڑ کر خودنوازی کی منزل پر پہنچ جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی ذات کو لاکھوں پردوں میں بے پردہ پاتا ہے اور ہر وقت اور ہر حال میں محو مشاہدہ رہتا ہے۔اس کی زندگی کا دارومدار محبوب کی دید پر ہوتا ہے۔اس کا قیام اللہ کے ساتھ قعود ونطق وحرکت اور سکون سب اسی کے ساتھ۔حقیقتاً وہ قائم بالمشاہدہ ہوتا ہے۔اگر ایک لحظہ مشاہدہ حق اس سے حجاب میں آجائے تو وہ مچھلی بے آب کی طرح تڑپ تڑپ کر بے روح ہوجاتا ہے۔فرمان الٰہی ہے"یاد رکھو اللہ تعالیٰ کے اولیاؤں پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔(سورت یونس آیت ۶۲،۶۳) درحقیقت انسانیت کے تین جواہر ہیں یعنی حسن عقیدت، حسن ادب اور حسن احترام جو کہ راہ طریقت کے لئے بہت ضروری ہیں۔بیمار وہ ہے جس کا دل بیمار ہے۔نابینا وہ ہے جس کا دل نابینا ہے۔مردہ وہ ہے جس کا دل مردہ ہے۔اہل معرفت خود زندہ ہوتے ہیں۔اسلئے دوسروں کو زندگی عطا کرتے ہیں۔خود ذاکر ہوتے ہیں اس لیے دوسروں کو ذکر الٰہی اور توحید میں مبتلا کردیتے ہیں۔

چونکہ انسان کی تخلیق کا مقصد اس کی ازمائش اور اللہ تعالیٰ کی پہچان ہے آزمائش کا مرحلہ تو مقام حقیقت پر ختم ہوجاتا ہے۔جو مقرر کردہ معیار پر پورہ اترتا ہے وہ معرفت کے مقام کا حقدار ٹھہرتا ہے جہاں وہ اپنی پہچان بھول جاتا ہے اور محبوب کی پہچان اور دیدار کا

Marfat.com

مستحق قرار پاتا ہے۔ ان مراحل کی مزید تفصیلات اور تشریح کے لئے چند نامور شعرا اور بزرگ ہستیوں کے چند اشعار درج کیے جاتے ہیں۔

(۴) شریعت، حقیقت اور معرفت کے متعلق چند منتخب اشعار

(۴.۱) علامہ اقبالؒ

اے خدا شکوہ ارباب وفا بھی سن لے
خوگر حمد سے تھوڑا سا گلہ بھی سن لے
ہم سے پہلے تھا عجب تیرے جہاں کا منظر
کہیں مسجود تھے پتھر کہیں معبود شجر
خو گر پیکر محسوس تھی انسان کی نظر
مانتا پھر کوئی ان دیکھے خدا کو کیوں کر
تجھ کو معلوم ہے کہ لیتا تھا کوئی نام تیرا
قوت بازوئے مسلم نے کیا کام تیرا

....

شکر شکوے کو کیا حسن ادا سے تو نے
ہم سخن کر دیا بندوں کو خدا سے تو نے
ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے رہرو منزل ہی نہیں
تربیت عام تو ہے جوہر قابل ہی نہیں
جس سے تعمیر ہو آدم کی یہ وہ گل ہی نہیں
کوئی قابل ہو تو ہم شان کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

Marfat.com

(۴.۲)ایک صاحب طریقت

مجھے اپنا رب مان کر تو دیکھ
سب سے بے نیاز نہ کردوں تو کہنا
میرے خوف سے آنسو بہا کر تو دیکھ
معرفت کے دریا نہ بہادوں تو کہنا
وفا کی لاج نبھا کر تو دیکھ
عطا کی حد نہ کردوں تو کہنا
میرے نام کی تعظیم کر کے تو دیکھ
تکریم کی انتہا نہ کردوں تو کہنا
میری راہ میں نکل کر تو دیکھ
اسرار عیاں نہ کردوں تو کہنا
مجھے حی القیوم مان کر تو دیکھ
ابدی حیات کا آمین نہ بنادوں تو کہنا
اپنی ہستی کو فنا کر کے تو دیکھ
جام بقا سے سرفراز نہ کردوں تو کہنا
بالآخر میرا ہو کر تو دیکھ
ہر کسی کو تیرا نہ بنادوں تو کہنا

....

(۴.۳)بابا امیر علی شاہ

لاکھ پردوں میں تو ہے بے پردہ
سو نشانوں میں بے نشاں تو ہے

Marfat.com

تو ہے خلوت میں تو ہے جلوت میں
کہیں پنہاں کہیں عیاں تو ہے
نہیں تیرے سوا یہاں کوئی
میزبان تو ہے مہمان تو ہے
نہ مکاں میں نہ لامکاں میں کچھ
جلوہ فرما یہاں وہاں تو ہے

....

کیا ہے مرتبہ حق نے عطا جو حضرت انسان کو
نہیں حاصل ہوا ہرگز ملک و حوروغلمان کو
احاطہ فکر سے باہر فزوں ہے رتبہ انسان کا
ہے جلوے سے میرے محبوب کے ارض و سما روشن
نہیں جن کو بقا حاصل وہ کیا جانے ہیں ایمان کو

....

ہو انسان کو شرف اس سے زیادہ بڑھ کے کیا حاصل
کیا پیدا جو حق نے اپنی صورت پر ہے انسان کو
اوٹھایا بوجھ امانت کا کہ تھا ظالم بھی اور جاہل بھی
شرف اس واسطے حاصل ہوا ہے حضرت انسان کو

....

(۴.۴) میاں نیاز احمد قادری

خدا شناس بنے پاک باز ہو جائے

Marfat.com

خودی کو چھوڑ کے گر خود نواز ہو جائے
تو محو ہو کے فنافل وجود میں پہلے
نیاز عشق سے پھر بے نیاز ہو جائے
جو خود میں آ کے اگر خود کو کرے سجدہ
تو ہر نفس میں ادا سو نماز ہو جائے

....

(۴.۵) مہر علی شاہ گولڑہ شریف

کن فیکون تاں کل دی گل ہے اساں اگے پریت لگائی
توں میں حرف نشان نہ آہا جدوں دتی میم گواہی
اجے وی اسانوں اوہ پے دسدے بیلے بوٹے کاہی
مہر علی شاہ رَل تاہیں بیٹھے جدوں سِک دوہاں نوں آہی

....

اِس صورت نوں میں جاں اکھاں
جانان کہ جان جہاں اکھاں
سچ اکھاں تے رب دی شان اکھاں
جس شان توں شاناں سب بنیاں
ایہہ صورت ہے بے صورت تھیں
بے صورت ظاہر صورت تھیں
بے رنگ دسے اس مورت تھیں
وچ وحدت پھٹیاں جدکھڑیاں
دسے صورت راہ بے صورت دا

Marfat.com

تو یہ راہ ہے عین حقیقت دا
پر کم نہیں بے سو جھت دا
کوئی ورلیاں موتی لے تریاں
کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا
گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

....

جان پروانہ تھی اور سامنے وہ شمع جمال
روح قربان تھی اور نذر دل و جاں کا خراج
جلوہ حسن میں مسرور تھے دلشاد تھے ہم
ناگہاں چھوڑ کے وہ یار طرحدار گیا
ناگہاں دور تھے مہجو رتھے برباد تھے ہم
ظلمت غم کی سیاہ رات ہے اے مہر منیر
تیری فرقت میں بہت رویا ہے یہ تیرا فقیر

....

(۴.۶) خواجہ غلام محی الدین خاں قادری

ہستی تیری سے جب کہ نہ اک تار مور ہے
میدان عشق میں تیری تب آبرو رہے
کر صاف دل کو غیر سے اس کو وضو کہیں
پر شرط ہے پیارے یہ ہر دم وضو رہے
چاہیں نماز پڑھنی تو ہستی سے درگزر
ایسا گزر کہ ہستی کی باقی نہ بو رہے

Marfat.com

لبریز جام ہے خودی و محو ساقیا
ایسا پلا کہ باقی نہ کچھ ما و تو رہے
یہی التماس ہے شہہ جیلاں سے قادری
نہ میں رہوں نہ یار کی کچھ جستجو رہے

....

نشان و بے نشاں اندر محمدؐ ہی محمدؐ ہے
مکان و لا مکاں اندر محمدؐ ہی محمدؐ ہے
وہی وحدت میں ہے یکتا وہی کثرت میں بے ہمتا
نہاں و ہم عیاں اندر محمدؐ ہی محمدؐ ہے
وہی اسم و مسمّٰی ہے وہی ہے صورت و معنی
عیاں کون و مکاں اندر محمدؐ ہی محمدؐ ہے
وہی اعیان میں ساتر وہی اکوان میں ظاہر
مثال و جسم و جاں اندر محمدؐ ہی محمدؐ ہے
نہیں موجود کچھ پیارے سوا ذات محمدؐ کے
کہ ہستی کی دکاں اندر محمدؐ ہی محمدؐ ہے

....

الف آپ کو سمجھ پیارے ایسی اور عبادت ناہیں
اپنی آپ کتاب پڑھو تم ایسی اور تلاوت ناہیں
نفس اپنے پر حاکم ہونا ایسی اور شجاعت ناہیں
قادری حق کا راہ بتانا ایسی اور سخاوت ناہیں

....

Marfat.com

بے نشان جامع ہر شان ہے اللہ اللہ
پھر وہ الان کما کان ہے اللہ اللہ
عین اسم میں ہے عین میں ہے عین کا عین
حضرت کون میں اکوان ہے اللہ اللہ
باطن انسان کا ہے جس کو احد کہتے ہیں
حق کا ظاہر یہی انسان ہے اللہ اللہ
سمجھتا نہیں وہ کبھی غیر خدا کو موجود
جو صاحب عرفان ہے اللہ اللہ
دولت عرفان سے بہرہ نہیں جس کو حاصل
وہ تو انسان نہیں حیوان ہے اللہ اللہ
تا ابد مست رہوں ایسا رہوں سرمست
ساقیا کیا تیرا احسان ہے اللہ اللہ
نور احمدؐ ہے نہیں قادری ہر گز یارو
اپنا تو دین یہی ایمان ہے اللہ اللہ

....

ن نفی اثبات کے معنی دل وچ خوب ٹکاوَ جی
اٹھیاں بیٹھیاں جاگدیاں ستیاں دھیان اسی ول لاوَ جی
ذات اللہ موجود پچھانو اپنا آپ گواوَ جی
قادری مرشد سچے باجوں کب اس رمز کو پاوَ جی

....

Marfat.com

(۷.۴) پیر سید دستگیر محمد صادق شاہ

ہے کل پڑھایا مجھے کسی نے یہ پڑھ جو تجھ کو پڑھا رہے ہم
رقم یہ کرلے تو لوح دل پر جو بات تجھ کو لکھا رہے ہم
نہ ڈھونڈ باہر ہو اس سے ماہر کہ تجھ کو جو کچھ بتا چکے ہم
ادھر ادھر کیوں جھانکتا ہے قریب تیرے بتا رہے ہم
کیوں غور اتنی میں ہے تو حیراں یہ دیکھ کر کے نظر کو ناداں
بنایا تجھ کو ہے خلق الآدم وہ شکل تیری پہ آرہے ہیں ہم
کیا تو دیکھے گا عرش اعلیٰ پر جبکہ میں رہ رہا ہوں یہیں پر
تو دیکھ چاہے جدھر ترا دل ہیں شکل اپنی دکھا رہے ہم
بنایا تجھ کو ہے شکل احسن اور روح اپنی ہے پھونکی اس میں
کہ ہو کے منصف تو خود بتادے کہاں گئے ہیں کجا رہے ہم
شریک اپنا نہیں ہے پیدا تو جس پہ چاہے ہو دیکھ شیدا
تھا میں تو جیسا ہوں اب بھی ویسا ہیں بنکے بندے خود آرہے ہم
یہ مان لے گا جو بات میری تو ہوگی اس میں نجات سب کی
کہ بس تو اس پر اکتفا کر کہ سخن صادق سنا رہے ہم

کس لیے وہم دوئی میں ہورہے حیران تم
عالم مخلوق میں سردار ہو خاقان تم
قل ھواللہ احد تحریر ہے قرآن میں
کنت کنزا مخفی کاکررہے اعلان تم
بطن تیرا احدیت وحدت کہو یا وحدیت
روح مثال جسم ظاہر حضرت انسان تم

Marfat.com

نحن اقرب ہیں تیرے تو دیکھ یہ فرمان حق
ظن دوری میں کہو کس واسطے نالاں تم
ھوانا کا گر کرو دعویٰ تو تم کو ہے بجا
پہن کر تاج خلافت خلق میں ذی شان تم
کان ھذا سمجھ لے کیا ہے اس سے مدعا
دیکھ لو سن لو سمجھ لو مت رہو نادان تم
صادق سمجھ لو یہ سخن سب چھوڑ دو رنج و محن
ہے غیر ذاتی جب عدم پھر کون ہو عیاں تم

میں اک یار کا طالب دیدار ہوا ہوں
دنیا و دین کی کار سے بیزار ہوا ہوں
دیکھا چھپا جو یار کو ہستی کے باغ میں
تب ہی سے میں قید عالم بندار ہوا ہوں
پایا جو اپنے یار سے الان کما کان
میں بھی اضافت چھوڑ کر ایثار ہوا ہوں
بیٹھا ہوں اب میں ناز سے پہلوئے یار میں
ساغر لے دست یار سے سرشار ہوا ہوں
ہے ناقص و ناکارہ و ناکام تھا و لے
مشہور صادق ہو کے جوہر دار ہوا ہوں

Marfat.com

شریعت اور حقیقت کا اتحاد

شریعت اور حقیقت کا فرق ایک بہت ہی دقیق اور مشکل مسئلہ ہی نہیں بلکہ ایک حساس معاملہ ہے۔ بعض کے نزدیک دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ شریعت خود حقیقت ہے اور حقیقت شریعت ہے۔ اس لئے ان میں اتحاد ضروری ہے۔ بعض کے نزدیک دونوں ایک دوسری کی ضد ہیں اور ہر ایک دوسری کے بغیر قائم ہو سکتی ہے۔ جب حقیقت کا حال کھل گیا تو شریعت جاتی رہی۔ بعض کے نزدیک شریعت ابتدا ہے اور حقیقت انتہا ہے۔ اسی طرح ایک حادث ہے تو دوسری قدیم ہے۔ ایک کا تعلق ظاہر سے ہے تو دوسری کا باطن سے۔ اکثر محبان خدا کے نزدیک صرف ظاہر بغیر امتزاج (شرکت) باطن کے نفاق ہے اور باطن بغیر امتزاج ظاہر زندقہ ہے۔ شریعت بلا حقیقت بغض اور حقیقت بلا شریعت ہوس ہے۔ صرف ایک کا وجود طالب کیلئے مضر اور نقصان دہ ہے۔ جس طرح علم شریعت کے تین ارکان ہیں یعنی قرآن شریف، سنت رسولؐ اور اجماع امت جو ان تینوں سے گیا گزرا وہ مردود اور ملعون ہے۔ اسی طرح علم حقیقت کے بھی تین ارکان ہیں۔

(الف) علم ذات، توحید، نفی تشبیہ خداوندی۔

(ب) علم صفات و احکام خداوندی۔

(ت) علم افعال و حکمت افعال خداوندی۔

جو ان میں سے کسی ایک رکن سے بھی نا آشنا ہے اس کا دعویٰ فقیری، توکل اللہ اور رضا و تسلیم حکم الٰہی ناقص ہی نہیں بلکہ ڈھونگ ہے۔ اسی طرح انسانوں کے بھی مندرجہ ذیل چار درجے ہیں۔

(الف) مسلم: جو اسلام کے ظواہر کا پابند ہو۔

(ب) مومن: جس کے قلب میں ایمان داخل ہو جائے۔

Marfat.com

(ت) محب: جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کیلئے محبت ہو۔

(ث) محبوب: جسے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہو جائے۔

میں اس مسئلے پر زیادہ الجھنا نہیں چاہتا اور چند ایک مردان خدا اور صاحب عرفان جن کے تصوف واصول، فروع ومعاملات اور عبادات تمام تر شک وشبہ سے مبرا ہیں کے ارشادات درج کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ مجھے امید واثق ہے کہ ان کے مطالعہ سے ہر چیز روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے ہدایت یافتہ بندوں کے لئے راہ مستقیم ثابت ہوگی۔

حضرت سہل بن عبداللہ تستریؒ

کوئی صوفی ایسا نہیں جو شریعت وطریقت میں فرق کرتا ہو۔ شریعت بغیر حقیقت مکمل نہیں اور حقیقت بغیر شریعت کے حقیقت نہیں ہو سکتی۔ جیسے لا الہ الا اللہ حقیقت ہے اور محمدؐ رسول اللہ شریعت ہے۔ اگر کوئی چاہے کہ ایمان صحیح رکھ کر ایک کو دوسرے سے جدا کر دے تو ہرگز نہیں کر سکتا اور اس کی یہ خواہش باطل ہوگی۔ درحقیقت شرع بھی اسی طرح فرع ہے جس طرح معرفت۔

حضرت ابو عبداللہ محمد بن علی ترمذیؒ

جو علم شریعت اور اوصاف بندگی سے جاہل ہے وہ مناعت ربوبیت سے سخت ترین جاہل ہے۔ جو ظاہر میں نفس کو نہیں پہچانتا وہ حق تعالیٰ کے عرفان کا راستہ ہرگز نہیں جان سکتا۔ جو آفات صفات بشریت نہیں دیکھ سکتا وہ لطائف صفات حق ہرگز نہیں جان سکتا۔ اسلئے کہ ظاہر کا تعلق باطن سے اور باطن کا ظاہر سے ہے یعنی دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم ہیں۔ خدا کی صفتوں کی معرفت عبودیت کے ارکان کی صحت پر موقوف ہے جس کے بغیر معرفت حاصل نہیں ہو سکتی۔

Marfat.com

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ

شریعت نام ہے اس کا جس پر نسخ وتبدل روانہ ہو جیسے احکام واوامر۔ تو شریعت فعل بندہ کا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی محافظت کرے۔ تو معلوم ہوا کہ شریعت کا قیام بلا وجود حقیقت محال ہے اور بلا شریعت وجود حقیقت بھی محال ہے۔ جیسے ایک شخص زندہ جان سے ہوتا ہے۔ جب جان جاتی ہے تو وہ شخص مردہ بن جاتا ہے۔ اسی طرح شریعت بلا حقیقت ریا کاری ہے اور حقیقت بلا شریعت نفاق ہے۔ یا یوں سمجھ لو کہ مجاہدہ شریعت ہے اور ہدایت حقیقت ہے۔ شریعت بندے کو احکام ظاہری کا پابند رکھتی ہے اور حقیقت احوال باطنی میں بندہ پر قائم ہے۔ تو گویا شریعت مکاسب سے ہے اور حقیقت مذاہب سے ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ

حقیقت دراصل شریعت کا مغز ہے جو درویشوں کی صحبت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ حقیقت شریعت کے خلاف ہے یہ جاہلوں کا قول ہے بلکہ ایسا سوچنا بھی کفر ہے۔ دل جب علاقہ دنیوی اور اللہ تعالیٰ کے سوا جتنے رسمی تعلقات ہیں سب سے پاک ہو جاتا ہے اور نفس کی برائیاں دور ہو کر نفس مطمئن ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں خلوص پیدا ہو جاتا ہے تو یہی شریعت اس کے حق میں مغز ہو جاتی ہے۔ اب اس شخص کی نماز خدا کے نزدیک اور ہی تعلق پیدا کر دیتی ہے یعنی اس کی دو رکعت دوسروں کی لاکھ رکعت سے بہتر ہو جاتی ہیں جیسا کہ رسول کریمؐ کا فرمان ہے کہ اے لوگو تم سب احد کے پہاڑ کے برابر سونا چاندی بھی خرچ کرو گے تو بھی اس ایک سیر یا آدھ سیر جو کے برابر نہ ہو گا جو کہ صحابہ کرام نے راہ خدا میں دیا ہے۔ یہ مراتب ان کی قوت ایمان اور اخلاص کے سبب سے تھے۔ اور یہ کہ پیغمبر اسلامؐ کے باطنی نور کو درویشوں کے سینہ میں تلاش کرنا چاہئے اور اسی نور سے اپنے سینے کو منور کرنا چاہئے تاکہ ہر نیک وبد صحیح فراست سے معلوم ہو جائے۔ ایک اور حدیث میں

Marfat.com

ہے کہ ڈر و مومن کی عقل وفراست سے کیونکہ مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

بغیر علم دین وتعلیم شارع ایسے راستے کا معلوم کر لینا کہ جس سے اپنے خالق کی رضا حاصل کی جائے یا وطن اصلی تک پہنچا جائے ناممکن ہے۔ بغیر علم کے انسان گویا مردہ ہوتا ہے۔ حقیقتاً جہل میں موت سے پہلے موت ہے اور جہلا کے اجسام قبروں سے قبل قبر میں ہیں۔ اگر کوئی انسان علم سے زندہ نہ ہو تو وہ مردہ ہوتا ہے اور قیامت کے اٹھنے تک اس کے لئے کوئی زندگی نہیں۔ حضرت یونس ابن میسرہؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا خیر عادت ہے اور شر جہالت اور جو شر کو خیر سے بدل ڈالے اسے فقاہت فی الدین حاصل ہو جاتی ہے۔ میری امت کے خیار علماء ہیں اور علماء کے خیار فقہا ہیں۔ یعنی بہترین امت علما کرام ہیں اور ان سے بہتر اور برگزیدہ اہل فقاہت وفقہائے کرام ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک فقاہت فی الدین سے افضل کوئی چیز نہیں۔ ایک فقیہ، شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ سخت ہے۔ ہر چیز کا ایک ستون ہے اور دین کا ستون فقہ ہے۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء کے لئے علما پر دو درجے اور علما کے لئے شہدا پر ایک درجہ ہے۔

صوفی کی ذات، ذات حق کا مظہر اور اس کے صفات، صفات الٰہیہ کے مظہر ہوتے ہیں مگر شریعت کے مطابق نہ حصول خیر کسی کے ہاتھ میں ہے اور نہ دفع ضرر کسی کے اختیار میں ہے۔ جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

Marfat.com

باب دوئم

عبادات کا مفہوم

جیسا کہ پہلے باب میں بیان کیا گیا ہے انسانی تخلیق کے دو اہم مقاصد ہیں یعنی ربّ ذوالجلال کی پہچان اور انسان کی اپنی آزمائش۔ انسان اپنی گوناں گوں مصروفیات اور مشکلات کے باوجود ان مقاصد کو کبھی نہیں بھولتا اور ان کی تکمیل کے لئے عبادات کو اپنا واحد سہارا سمجھتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رحمت کا مستحق ہو سکے اور اس کی نصرت و اعانت حاصل کر سکے۔ عبادات اور عملیات کا تعلق بہت سے آراکین سے ہے ان میں سر فہرست نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد، درود شریف کا ورد، تلاوت قرآن پاک، ذکر الٰہی، قیام الیل، اسم اعظم کی تسبیح و ذکر وغیرہ ہیں جن کا مختصر اًتعارف درج ذیل ہے۔

(ا) نماز

نماز وہ عمل ہے جو پاکیزگی و طہارت اور پابندی اوقات کے ساتھ ساتھ اجتماع قومی کے فوائد سیکھاتا، اخوت و مروت کو مستحکم کرتا، علم و عمل سیکھنے اور سیکھانے کے مواقع مہیا کرتا ہے۔ اپنے رب کریم اور خالق و مالک کی تعظیم و تکریم کا طریقہ سیکھاتا ہے، یہ قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلا اور نمایاں عمل ہی نہیں بلکہ دین کی بنیاد اور ستون ہے۔ مومنین کی معراج اور اللہ تعالیٰ سے رابطے کا ذریعہ ہے۔ یہ وہ پہلا فریضہ ہے جو نبی کریمؐ پر فرض کیا گیا اور شب معراج میں امت مسلمہ کو بطور تحفہ عنایت کیا گیا۔ قرآن پاک میں سب سے زیادہ تاکید نماز کی ہی کی گئی ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کا وہ ادب ہے جو بندے کو دائمی طور پر اطاعت الٰہی میں مشغول رہنے کا قرینہ سیکھاتا ہے۔ نماز کی مکمل تفصیلات باب سوئم میں دی گئیں ہیں۔

Marfat.com

(۲) روزہ

روزہ وہ عمل ہے جو تقویٰ، نفس کشی، جفاکشی اور وفا شعاری کی تعلیم دیتا ہے۔ نادیدہ خدا کو حاضر و ناظر سمجھنا، خواہشات کو خالق و مالک کی رضا و خوشنودی پر قربان کر دینا، اپنی عزیز اور محبوب اشیاء کو حکم الٰہی کے سامنے چھوڑ دینا شکم کی بے پناہ غلامی سے آزادی اور روح کی غلامی اختیار کرنا روزے کے چند ایک اہم مقاصد ہیں۔ روزہ وہ واحد عمل ہے جس کا اجر اللہ تعالیٰ نے خود دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے کیونکہ روزے کی حقیقت کا علم انسان اور اس کے خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ قرآن پاک میں اللہ تبارک تعالیٰ کا فرمان ہے کہ روزے تم لوگوں پر اس لئے فرض کئے گئے ہیں تاکہ تم پرہیز گار بنو۔ یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ اگر سمجھو تو روزے رکھنا ہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ روزہ اور رمضان شریف کی اہمیت اور قدر و قیمت کو اجاگر کرنے کے لئے احادیث پاک کے حوالجات بہت ضروری ہیں اس لئے چند ایک احادیث درج کی جاتی ہیں۔

(۲.۱) حضرت سلمان فارسیؓ کا بیان ہے کہ نبی کریمؐ نے شعبان کی آخری تاریخ میں ہم لوگوں کو وعظ فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک ایسا مہینہ آرہا ہے جو بہت بڑا اور مبارک مہینہ ہے۔ اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اس واعظ میں روزے اور رمضان شریف کے متعلق جو ارشاد گرامی تھے وہ اس طرح ہیں۔

(الف) اللہ تعالیٰ نے رمضان شریف کے روزوں کو فرض فرمایا ہے اور اس کے رات کے قیام کو ثواب کی چیز بتایا ہے۔

(ب) یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غمخواری کرنے کا ہے اور اس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔

(ت) جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اس کے لئے وہ گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی پانے کا سبب ہوگا اور روزہ دار کے ثواب کی مانند اس کو ثواب ہوگا۔ مگر

Marfat.com

اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔

(ث) یہ ایک ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے، درمیانی حصہ مغفرت اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے۔

(ج) جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے حق تعالیٰ (قیامت کے دن) رسول خداؐ کے حوض سے اس کو ایسا پانی پلائیں گے جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک اسے پیاس نہیں لگے گی۔

(۲.۲) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ میری امت کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ چیزیں خصوصی طور پر دی گئی ہیں جو پہلی امتوں کو نہیں ملیں۔

(الف) ان کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(ب) ان کے لئے دریا کی مچھلیاں تک دعا کرتی ہیں اور افطار کے وقت تک کرتی رہتی ہیں۔

(ت) جنت ہر روز ان کے لئے آراستہ کی جاتی ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ میرے نیک بندے مشقتیں اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آ دیں۔

(ث) اس میں سرکش شیاطین قید کر دئے جاتے ہیں کہ وہ رمضان میں ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے جن کی طرف غیر رمضان میں پہنچ سکتے ہیں۔

(ج) رمضان شریف کی آخری رات میں روزہ داروں کے لئے مغفرت کی جاتی ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ شب مغفرت شب قدر ہے۔ فرمایا نہیں بلکہ دستور یہ ہے کہ مزدور کو کام ختم ہونے کے وقت مزدوری دے دی جاتی ہے۔

(۲.۳) حضرت کعب بن عجرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور اکرمؐ نے منبر کے پہلے درجے پر قدم مبارک رکھا اور فرمایا آمین۔ پھر دوسرے درجے پر قدم مبارک رکھا اور فرمایا آمین۔ اسی طرح تیسرے درجے پر فرمایا آمین۔ جب آپ خطبہ سے فارغ ہوئے تو

Marfat.com

ہمارے عرض کرنے پر فرمایا کہ میرے سامنے جبرائیلؑ حاضر ہوئے اور پہلے درجے پر قدم مبارک رکھنے پر اس نے کہا کہ ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان مبارک کا مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی تو میں نے کہا آمین۔ دوسرے درجے پر اس نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر ہوا اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین، تیسرے درجے پر اس نے کہا کہ وہ شخص بھی ہلاک ہو جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پاویں اور وہ جنت میں دخل نہ کرائیں میں نے کہا آمین۔

(۲.۴) حضرت عبادہ بن صامتؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور اکرمؐ نے رمضان مبارک کے قریب فرمایا کہ رمضان کا مہینہ آ گیا ہے جو بڑی برکت والا ہے۔ حق تعالیٰ جل شانہ اس میں تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنی رحمت خاصہ نازل فرماتے ہیں۔ تمہارے تنافس (حرص میں کام کرنے) کو دیکھتے ہیں اور ملائکہ سے فخر سے کہتے ہیں کہ اللہ کو اپنی نیکی دکھلاؤ۔ بدنصیب ہے وہ شخص جو اس مہینہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہ جائے۔

(۲.۵) حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ رمضان مبارک کے ہر شب و روز میں اللہ کے یہاں سے قیدی چھوڑے جاتے ہیں اور ہر مسلمان کے لئے شب روز میں ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

(۲.۶) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی۔ ایک رزہ دار کی افطار کے وقت، دوسرے عادل بادشاہ کی، تیسرے مظلوم کی جس کو حق تعالیٰ جل شانہ بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور آسمان کے دروازے اس کے لئے کھول دیتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ میں تیری ضرور مدد کروں گا گو کچھ دیر ہو جائے۔

(۲.۷) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ خود اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔

Marfat.com

(۲.۸) حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کو روزہ کے ثمرات میں بھوکا رہنے کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں کہ رات کے جاگنے کے سوا انکو کچھ بھی نہ ملا۔

(۲.۹) حضرت ابو عبیدہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ روزہ آدمی کے لئے ڈھال ہے جب تک اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔

(۲.۱۰) حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بلا کسی شرعی عذر کے رمضان شریف کا ایک روزہ چھوڑ دے اور پھر باقی مہینوں میں بے شک تمام عمر روزے رکھے اس کا بدل نہیں ہو سکتا۔

(۲.۱۱) رسول خدا نے فرمایا۔۔۔:۔

(الف) اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ رمضان کیا چیز ہے تو میری امت یہ تمنا کرے کہ سارا سال رمضان ہی رہے۔

(ب) رمضان مبارک کے روزے اور ہر مہینے تین روزے رکھنا دل کے کھوٹ اور وساوس کو دور کرتا ہے۔

(ت) روزہ حق تعالیٰ کی محبوب ترین عبادتوں میں سے ہے اسی وجہ سے ارشاد ربانی ہے کہ ہر نیک عمل کا بدلہ ملائکہ دیتے ہیں مگر روزہ کا بدلہ میں خود دیتا ہوں۔

(ث) رمضان مبارک میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والا شخص بخشا بخشایا ہے اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا نامراد نہیں رہتا۔

(ج) سحری کھا کر روزہ پر قوت حاصل کرو اور دوپہر کو سو کر آخر شب کے اٹھنے پر مدد چاہا کرو۔

(د) مسلمانوں اور اہل کتاب کے روزہ میں سحری کھانے کا فرق ہے کیونکہ وہ سحری نہیں کھاتے۔

Marfat.com

(ذ) روزہ حفاظت ہے اللہ کے عذاب سے اور جہنم کی آگ سے۔

(ر) اسلام کی بنیاد تین چیزوں پر ہے کلمہ شہادت، نماز اور روزہ، جو شخص ان میں سے کوئی ایک بھی چھوڑ دے وہ کافر ہے۔

(ز) ساری عبادتوں کا دروازہ روزہ ہے۔

(س) اللہ تعالیٰ رمضان میں عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ اپنی اپنی عبادت چھوڑ دو اور روزہ داروں کی دعا پر آمین کہا کرو۔

(۲.۱۲) حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ رمضان کی ہر رات میں ایک منادی پکارتا ہے کہ اے خیر کی تلاش کرنے والے متوجہ ہو اور آگے بڑھ۔ اے برائی کے طلبگار بس کر اور آنکھیں کھول۔ اس کے بعد وہ کہتا ہے کہ کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ اس کی مغفرت کی جائے۔ کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے۔ کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے۔ کوئی مانگنے والا ہے کہ اس کا سوال پورا کیا جائے۔

(۲.۱۳) حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ روزہ اور قرآن شریف دونوں بندہ کے لئے شفاعت کرتے ہیں۔ روزہ عرض کرتا ہے کہ میں نے اس کو دن میں کھانے پینے سے روکے رکھا میری شفاعت قبول کیجئے۔ قرآن پاک استدعا کرتا ہے کہ میں نے اس کو رات کو سونے سے روکا میری شفاعت قبول کیجئے۔ پس دونوں کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

(۳) زکوٰۃ

زکوٰۃ ایک ایسا عمل ہے جس کی قرآن پاک میں نماز کے بعد سب سے زیادہ تلقین کی گئی ہے بلکہ اکثر جگہوں پر زکوٰۃ کو نماز کے برابر اہمیت دی گئی ہے۔ زکوٰۃ ہر صاحب حیثیت اور مالدار مسلم پر فرض ہے۔ جس طرح کپڑے کو نجاست اور گندگی سے پاک کرنے

Marfat.com

کے لئے اس کو صاف اور مصفا پانی سے دھونا ضروری ہے اسی طرح اپنے مال کو حلال کرنے کے لئے اس سے زکوٰۃ نکالنے اور مستحق لوگوں تک پہنچانے کی پابندی ہے۔ صاحب زکوٰۃ ایک ایسا نیک دل رحیم و فیوض انسان بن جاتا ہے جس کے مال میں ہر ایک غریب و مفلس اور نادار و یتیم کا بھی تھوڑا بہت اندوختہ جمع ہوتا ہے۔ زکوٰۃ ایک اسلامی عمل ہے جو قوم کے کسی فرد کو تنگ دست یا دیوالیہ نہیں ہونے دیتا۔ رسول اللہ کا ارشاد ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں (کافروں) سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا قول ہے کہ جس نے زکوٰۃ نہیں دی اس کی نماز بھی نہیں۔ مزید تفصیلات قرآن پاک کی روشنی میں آگے آئیں گی۔

(۴) حج

حج کل عالم اسلام کو مرکز واحد پر جمع کرنے والا، اختلاف ملک و زبان کو دور کر کے سب کو ایک جگہ اتفاق و اتحاد سے مربوط و منسلک کرنے والا اور سب کو ایک ہی لباس اور ایک ہی لڑی میں پرونے والا فریضہ ہے۔ حج بہت بڑا اجتماع، بہت بڑا بیت العلوم، اخوت و مروت کا مظہر عظیم، بہت بڑے تاریخی واقعات کی یادگار، وجد آفرین منظر، کیف آور سماں، اثر انگیز مرقع، خدا کی دعوت پر لبیک کہنے کی تلقین کرنے والا، عظیم الشان قربانی کی روح کو تازہ کرنے والا ہے۔ حج اگرچہ نو ہجری کو فرض ہوا لیکن اس کی اہمیت دوسرے ارکان دین سے کسی طرح بھی کم نہیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے مقرر کیا گیا وہ خانہ کعبہ ہے اور یہ ان کے لئے بابرکت اور موجب ہدایت ہے۔ جو شخص اس گھر میں داخل ہوا اس نے امن پالیا۔ لوگوں پر خدا کا حق ہے کہ جو اس گھر تک جانے کا مقدور رکھے وہ اس کا حج کرے اور جو اس حکم کی تعمیل نہیں کریگا تو خدا بھی اہل عالم سے بے نیاز ہے۔ اسی طرح صفا و مروہ خدا کی نشانیوں میں سے ہیں۔ تو جو شخص

Marfat.com

خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے کیونکہ طواف ایک قسم کا نیک عمل ہے۔ جو کوئی نیک کام کرے تو خدا قدر شناس اور دانا ہے اور اجر دینے پر قادر ہے۔

طواف زیارت کی طرح وقوف عرفات بھی حج کا ایک بہت ہی اہم رکن ہے جس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔ دراصل حج وقوف عرفات کا ہی نام ہے۔ اگر بدقسمتی سے کسی حاجی کا یہ رکن ترک ہو گیا تو اس کا نہ کوئی دم ہے اور نہ کوئی قضا۔ وقوف عرفات کا مطلب ہے عرفات کے میدان میں قیام۔ بعض مصدقہ روایات کے مطابق یہی وہ میدان مبارک ہے جو روز قیامت حشر کا میدان قرار پائے گا۔ اسی میدان میں انسانوں کے اعمال کا حساب و کتاب ہو گا اور یہیں ربّ العزت کی میزان نصب ہو گی۔

حج بیت اللہ شریف انتہائی اعلیٰ و افضل عبادات میں سے ایک ہے اور یہ ان اغنیاء پر فرض ہے جو بیت اللہ تک پہنچنے کے اسباب و وسائل رکھتے ہوں۔ نیز جنہیں زادِ سفر اور زادِ عمل دونوں حاصل ہوں۔ حج بیت اللہ کی عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر ترک گھر ہے، ترک وطن ہے، ترک علائق ہے، خرچ ہے، سفر ہے، مشقت ہے، جدوجہد ہے اور وقت کی قربانی ہے اس لئے یہ عبادت جہاد فی سبیل اللہ کا درجہ وفضیلت رکھتی ہے۔ اس کی فرضیت وفضیلت قرآن وحدیث کے ارشادات سے بخوبی عیاں ہوتی ہے۔ فرمان الٰہی کا تذکرہ ''قرآن پاک کی روشنی میں عبادات کی اہمیت'' کے عنوان میں ہو گا۔ البتہ چند ایک احادیث یہاں درج کی جاتی ہیں۔

(۴.۱) مسلم شریف کے مطابق رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم حج کرو۔

(۴.۲) بیہقی شریف میں آیا ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر سے حج بیت اللہ کا آرادہ کر کے نکلا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم رکھنے اور اٹھانے پر ایک ایک غلام آزاد

Marfat.com

کرنے کا ثواب لکھتا ہے۔ جب وہ غسل کرتا ہے اور احرام باندھنے کا ارادہ کرتا ہے تو گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہے۔ جب لبیک کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے تجھے اپنی مغفرت سے بخش دیا۔ جب مسجد الحرام میں داخل ہوتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے اللہ کے دوست اس عمل کو کیا کر۔ جب طواف شروع کرتا ہے تو ہر طواف کے عوض ستر برس کی عبادت اس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہے۔ جب حجر اسود کو بوسہ دیتا ہے تو گویا اس نے باب جنت کو بوسہ دیا۔ جب وہ صفا و مروہ کے درمیان دوڑتا ہے تو اس کے لئے ستر ہزار فرشتے نیکیاں لکھتے ہیں۔ جب عرفات کے میدان میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے اور اس کی برائیاں نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔

(۴.۳) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرفہ کے دن رسول اللہ کے ساتھ وقوف کر رہا تھا کہ وہ اپنی سواری سے گر پڑا اور اس کے پاؤں تلے کچلا گیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اس کو بیری کے پانی سے غسل دو، اسے اس کے اپنے کپڑوں کا کفن پہناؤ لیکن نہ اس کا سر ڈھانپو اور نہ اس کو خوشبو لگاؤ۔ یہ قیامت کے دن اٹھایا جائے گا تو تلبیہ یعنی حاضر ہوں میرے رب حاضر ہوں، کہتا ہوا اٹھے گا۔

(۴.۴) مشکوٰۃ شریف کے مطابق اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ جو حج کی استطاعت رکھنے کے باوجود حج نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔

حج بیت اللہ کی ادائیگی کا مختصراً طریقہ اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کی راہ میں قدم اٹھائے۔ اس کی راہ میں گھر سے نکلے، اس کی راہ میں چلے، اس پر بھروسہ رکھے اور اس سے محبت کرے۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر احرام باندھے، خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگائے، صفا و مروہ کے درمیان سات چکر مکمل کر کے بال کٹوائے اور احرام

Marfat.com

اتار دے۔ پھر حج کے دنوں میں احرام باندھے، منیٰ کی طرف جائے اور قیام کرے، پھر اٹھے، عرفات جائے، وقوف کرے اور عرفات سے مزدلفہ جائے اور رات گزارے۔ پھر منیٰ واپس آئے، بڑے شیطان کو کنکریاں مارے، قربانی کرے، بال کٹوائے اور احرام اتارے۔ پھر مسجد الحرام میں جائے اور طواف زیارت کرے۔ پھر منیٰ جائے اور دو دن تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارے اور واپس مکہ شریف آئے۔ وطن واپسی سے پہلے پھر خانہ کعبہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے۔ حج سے پہلے یا بعد میں مدینہ منور میں زیارت روضہ رسول ﷺ کرے۔ اس ساری عبادت کے اندر جو افضل ترین کام ہیں وہ درج ذیل ہیں۔ کوشش کرنا، محبت کرنا، محنت کرنا، سفر کرنا، قربانی کرنا، اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونا ایک ایک نشان سے دیوانہ وار محبت کرنا، فرائض کی ادائیگی میں بھوک و پیاس کی پرواہ نہ کرنا، تھکن محسوس نہ کرنا اور ہر رکن کی ادائیگی محبت اور فرض شناسی سے کرنا۔

(۵) درود شریف اور اسم اعظم کا ورد، ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن پاک

یہ ایسی عبادات ہیں جن کے لئے نہ ہی کوئی وقت کی قید ہے اور نہ ہی جگہ کی۔ انسان جب چاہے جہاں چاہے اور جس قدر چاہے اور جس حالت میں چاہے یعنی بیٹھے، کھڑے، لیٹے یہ عبادات کر سکتا ہے۔ ان کے لئے کسی رکوع سجود، قعود کی پابندی نہیں۔ حقیقتاً یہی وہ عبادات ہیں جن کے لئے قرآن پاک میں نصف رات یا اس سے کچھ کم یا اس سے کچھ زیادہ کا تذکرہ آیا ہے۔ کیونکہ رات کا وقت عبادات کے لئے افضل ترین ہے۔ انسان رات کے وقت خضوع و خشوع اور مکمل سکون اور توجہ سے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے مجاہدے اور مشاہدے کے لئے وقف کر سکتا ہے۔ اہل طریقت کے نزدیک ان عبادات کے بغیر قرب الٰہی اور اطمینان قلب کا میسر آنا محال ہے اور انسانی تخلیق کا مقصد نامکمل ہے۔ ان عبادات کی تفصیلات اس باب کے آخری حصے میں اور باب سوئم میں درج کی گئی ہیں۔

Marfat.com

قرآن پاک کی روشنی میں عبادات کی اہمیت

(۱) سورت الفاتحہ آیت ۵ اور ۶

(اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ تو ہمیں سیدھی راہ دکھا۔

(۲) سورت البقرہ

(۲.۱) آیت ۲ تا ۳

اس کتاب قرآن مجید میں کوئی شک نہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور خداوند قدوس سے ڈرنے والوں کے لئے رہنما ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، ادب کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور جو کچھ خدا نے ان کو عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

(۲.۲) آیت ۲۱

لوگوں اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم اس کے عذاب سے بچو۔

(۲.۳) آیت ۴۲ تا ۴۶

لوگو! حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ، سچی بات کو جان بوجھ کر نہ چھپاؤ، نماز پڑھا کرو، زکوٰۃ دیا کرو اور خدا کے آگے جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو۔ رنج اور تکلیف میں صبر اور نماز سے مدد لیا کرو۔ بے شک نماز گراں ہے مگر ان لوگوں پر نہیں جو عجز کرنے والے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

Marfat.com

(۲.۴) آیت ۱۱۰

نماز ادا کرتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔ جو بھلائی اپنے لئے آگے بھیج رکھو گے اس کو خدا کے ہاں پالو گے۔ کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

(۲.۵) آیت ۱۲۵

ہم نے خانہ کعبہ لوگوں کے جمع ہونے اور امن پانے کی جگہ مقرر کیا اور حکم دیا کہ جس مقام پر ابراہیمؑ کھڑے ہوئے تھے اس کو نماز کی جگہ بنالو۔ ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ کو کہا کہ طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں، رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے ہمارے گھر کو پاک صاف رکھا کرو۔

(۲.۶) آیت ۱۳۸ تا ۱۳۹

کہدو کہ ہم نے خدا کا رنگ اختیار کرلیا ہے اور خدا سے بہتر رنگ کس کا ہو سکتا ہے۔ ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔ ان سے کہو کیا تم خدا کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو حالانکہ وہی ہمارا اور تمہارا پروردگار ہے۔ ہم کو ہمارے اعمال کا بدلہ ملے گا اور تم کو تمہارے اعمال کا۔ ہم تو خاص اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

(۲.۷) آیت ۱۴۴

اے محمدؐ ہم تمہارا آسمان کی طرف بار بار منہ کرنا، دیکھ رہے ہیں۔ سو ہم تم کو اسی قبلے کی طرف جس کو تم پسند کرتے ہو منہ کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ تم اپنا منہ مسجد حرام (خانہ کعبہ) کی طرف پھیر لو۔ تم لوگ جہاں ہوا کرو نماز پڑھنے کے وقت اسی مسجد کی طرف منہ کر لیا کرو اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ نیا قبلہ ان کے پروردگار کی طرف سے حق ہے۔ جو کام یہ لوگ کرتے ہیں خدا ان سے بے خبر نہیں۔

Marfat.com

(۲.۸) آیت ۱۴۷ تا ۱۵۰

اے پیغمبر یہ نیا قبلہ تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے۔ تو تم ہرگز شک کرنے والوں میں نہ ہونا۔ ہر ایک فرقے کے لئے ایک سمت مقرر ہے جدھر وہ عبادت کے وقت منہ کیا کرتے ہیں۔ تو تم نیکیوں میں سبقت حاصل کرو۔ تم جہاں ہو گے خدا تم سب کو جمع کرے گا۔ بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے اور تم جہاں سے نکلو نماز میں اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرلیا کرو۔ بے شک وہ تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے۔ تم لوگ جو کچھ کرتے ہو خدا اس سے بے خبر نہیں۔ تم جہاں سے نکلو مسجد محترم کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرو۔ مسلمانوں تم جہاں ہوا کرو اسی مسجد کی طرف رخ کیا کرو۔ یہ تاکید اس لئے کی گئی ہے کہ لوگ تم کو کسی طرح کا الزام نہ دے سکیں۔ مگر ان میں سے جو ظالم ہیں وہ الزام دیں تو دیں۔ سو ان سے مت ڈرنا اور مجھی سے ڈرتے رہنا۔ اور یہ بھی مقصود ہے کہ میں تم کو اپنی تمام نعمتیں بخشوں اور یہ بھی کہ تم راہ راست پر چلو۔

(۲.۹) آیت ۱۵۲ تا ۱۵۳

تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد کیا کرونگا۔ میرا احسان مانتے رہنا اور ناشکری نہ کرنا۔ اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد لیا کرو۔ بے شک خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(۲.۱۰) آیت ۱۵۸

بے شک کوہ صفا اور مروہ خدا کی نشانیوں میں سے ہیں۔ تو جو شخص خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے کیونکہ طواف ایک قسم کا نیک کام ہے اور جو کوئی نیک کام کرے تو خدا قدر شناس اور دانا ہے۔

Marfat.com

(۲.۱۱) آیت ۱۷۷

نیکی یہ نہیں کہ تم مشرق و مغرب کو قبلہ سمجھ کر ان کی طرف منہ کرلو بلکہ نیکی یہ ہے کہ خدا پر، فرشتوں پر، خدا کی کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور مال باوجود عزیز رکھنے کے رشتے داروں، یتیموں محتاجوں، مسافروں، مانگنے والوں اور گردنوں کے چھڑانے میں خرچ کرو، نماز پڑھو، زکوٰۃ دو اور جب عہد کرو تو اس کو پورا کرو۔ سختی اور تکلیف میں اور معرکہ کار زار کے وقت ثابت قدم رہو۔ یہی لوگ ہیں جو ایمان میں سچے ہیں اور خدا سے ڈرنے والے ہیں۔

(۲.۱۲) آیت ۱۸۳ تا ۱۸۵

مومنو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بنو۔ روزوں کے ایام گنتی کے چند دن ہیں۔ تو جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں روزوں کا شمار پورا کرے۔ جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھیں لیکن نہیں وہ روزے کے بدلے محتاج کو کھانا کھلا دیں۔ جو کوئی شوق سے نیکی کرے تو اس کے حق میں زیادہ اچھا ہے اور اگر سمجھو تو روزہ رکھنا ہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ روزوں کا مہینہ رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن اول اول نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور جس میں ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور جو حق و باطل کو الگ الگ کرنے والا ہے۔ جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو اس کو چاہئے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے۔ اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں رکھ کر ان کا شمار پورا کرلے۔ خدا تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے نہ کہ سختی۔ یہ آسانی کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ تم روزوں کا شمار پورہ کرلو اور اس احسان کے بدلے کہ خدا نے تم کو ہدایت بخشی ہے تم اس کو بزرگی سے یاد کرو اور اس کا شکر کرو۔

Marfat.com

(۲.۱۴) آیت ۲۳۸ تا ۲۳۹

مسلمانو! سب نمازیں خصوصاً بیچ کی نماز پورے احترام کے ساتھ ادا کرتے رہو۔ خدا کے آگے ادب سے کھڑے رہا کرو۔ اگر تم خوف کی حالت میں ہو تو پیادے یا سوار جس حال میں ہو نماز پڑھ لو۔ پھر جب امن وامان ہو جائے تو جس طریقے سے خدا نے تم کو سکھایا ہے جو تم پہلے نہیں جانتے تھے خدا کو یاد کرو۔

(۳) سورت آل عمران آیت ۹۶ تا ۹۷

پہلا گھر جو لوگوں کے عبادت کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا وہی ہے جو مکہ میں ہے جو بابرکت اور جہان والوں کے لئے موجب ہدایت ہے۔ اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں جن میں سے ایک ابراہیمؑ کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے۔ جو شخص اس مبارک گھر میں داخل ہوا اس نے امن پالیا۔ لوگوں پر خدا کا حق ہے کہ جو اس گھر تک جانے کا مقدور رکھے وہ اس کا حج کرے اور جو اس حکم کی تعمیل نہ کریگا تو خدا بھی اہل عالم سے بے نیاز ہے۔

(۴) سورت النسا

(۴.۱) آیت ۱۰۱ تا ۱۰۳

جب تم سفر کو جاؤ تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ نماز کو کم کر کے پڑھو بشرطیکہ تم کو خوف ہو کہ کافر لوگ تم کو ایذا دیں گے۔ بے شک کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ اے پیغمبر جب تم مجاہدین کے لشکر میں ہوں اور ان کو نماز پڑھانے لگو تو ان کی ایک جماعت تمہارے ساتھ مسلح ہو کر کھڑی رہے۔ جب وہ سجدہ کر چکیں تو پرے ہو جائیں پھر دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی ان کی جگہ آئے اور ہوشیار اور مسلح ہو کر تمہارے ساتھ نماز ادا کرے۔ پھر جب تم نماز تمام کر چکو تو کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہر حالت میں خدا کو یاد کرو۔ پھر جب خوف جاتا رہے تو اس طرح نماز پڑھو جس طرح امن کی حالت میں پڑھتے ہو۔ بے شک نماز کا

Marfat.com

مومنوں پر اوقات مقرر میں ادا کرنا فرض ہے۔

(۴.۲) آیت ۱۶۲

جو لوگ علم میں پکے ہیں اور جو مومن ہیں اور وہ جو اس کتاب پر جو تم پر (اے محمدؐ) نازل ہوئی اور جو کتابیں تم سے پہلے نازل ہوئیں سب پر ایمان رکھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور خدا اور روز آخرت کو مانتے ہیں ان کو ہم عنقریب اجر عظیم دیں گے۔

(۵) سورت المائدہ آیت ۵۵ تا ۵۶

تمہارے دوست تو خدا اور اس کے پیغمبر اور مومن لوگ ہی ہیں جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور خدا کے آگے جھکتے ہیں۔ جو شخص خدا اور اس کے پیغمبر اور مومنوں سے دوستی کریگا تو وہ خدا کی جماعت میں داخل ہوگا اور خدا کی جماعت ہی غلبہ پانے والی ہے۔

(۶) سورت الانعام

(۶.۱) آیت ۷۱ تا ۷۳

اے پیغمبر کہدو کہ رستہ تو وہی ہے جو خدا نے بتایا ہے۔ ہمیں تو یہ حکم ملا ہے کہ ہم خدائے رب العالمین کے فرمانبردار بنے۔ یہ بھی کہ نماز پڑھتے رہیں اور اس سے ڈرتے رہیں۔ وہی تو ہے جس کے پاس تم جمع کئے جاؤ گے اور وہی تو ہے جسنے آسمانوں اور زمین کو تدبیر سے پیدا کیا ہے۔ جس دن وہ فرمائے گا کہ ہوجا تو حشر برپا ہو جائے گا۔

(۶.۲) آیت ۱۶۲ تا ۱۶۴

کہدو کہ میرے پروردگار نے سیدھا رستہ دکھا دیا ہے یعنی دین صحیح اور مذہب ابراہیمؑ کا جو ایک خدا کی طرف کے تھے اور مشرکوں میں نہ تھے۔ یہ بھی کہدو کہ میری نماز، میری عبادت، میرا جینا اور مرنا سب خدائے رب العالمین ہی کے لئے ہے جس کا کوئی

Marfat.com

شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اول فرمانبردار ہوں۔

(۷) سورت التوبہ آیت ۷۱

مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں کہ اچھے کام کرنے کو کہتے اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں۔ نماز پڑھتے، زکوٰۃ دیتے اور خدا اور اس کے پیغمبر کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر خدا رحم فرمائے گا۔ بے شک وہ غالب حکمت والا ہے۔

(۸) سورت یونس آیت ۸۴ تا ۸۷

حضرت موسےؑ نے کہا کہ اے میری قوم اگر تم خدا پر ایمان لائے ہو اور دل سے فرمانبردار ہو تو اسی پر بھروسہ رکھو۔ تو وہ بولے کہ ہم خدا ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو ظالم لوگوں کے ہاتھ سے آزمائش میں نہ ڈال اور اپنی رحمت سے قوم کفار سے نجات بخش۔ ہم نے موسےؑ اور اس کے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ اپنے لوگوں کے لئے مصر میں گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو قبلہ یعنی مسجدیں ٹھہراؤ اور نماز پڑھو اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو۔

(۹) سورت ہود

(۹.۱) آیت ۱۱۴ تا ۱۱۵

دن کے دونوں سروں یعنی صبح و شام کے اوقات میں اور رات کی چند پہلی ساعات میں نماز پڑھا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے لئے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔ صبر کئے رہو کہ خدا نیکوں کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

Marfat.com

(۹.۲) آیت ۱۲۱ تا ۱۲۳

اے پیغمبر! جو لوگ ایمان نہیں لائے ان سے کہدو کہ تم اپنی جگہ عمل کیئے جاؤ اور ہم اپنی جگہ عمل کیئے جاتے ہیں۔ نتیجے کا انتظار تم بھی کرو اور ہم بھی کرتے ہیں۔ آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزوں کا علم خدا ہی کو ہے اور تمام امور کا رجوع اسی کی طرف ہے۔ تو اسی کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو۔ جو کچھ تم کر رہے ہو تمہارا پروردگار اس سے بے خبر نہیں۔

(۱۰) سورت ابراہیم

(۱۰.۱) آیت ۳۱

اے پیغمبر! میرے مومن بندوں سے کہدو کہ نماز پڑھا کریں اس دن کے آنے سے پیشتر جس میں نہ اعمال کا سودا ہوگا اور نہ دوستی کام آئے گی اور ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے درپردہ اور ظاہر خرچ کرتے رہیں۔

(۱۰.۲) آیت ۳۷

اے پروردگار میں نے اپنی اولاد میدان مکہ میں جہاں کھیتی نہیں۔ تیرے عزت اور ادب والے گھر کے پاس لا بسائی ہے تا کہ نماز پڑھیں۔ اے پروردگار تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ یہ ان کی طرف جھکے رہیں۔ ان کو میووں سے روزی بھی دے تا کہ تیرا شکر کریں۔

(۱۰.۳) آیت ۴۰ تا ۴۱

اے پروردگار مجھ کو ایسی توفیق دے کہ نماز پڑھتا رہوں اور میری اولاد کو بھی یہ توفیق بخش۔ اے پروردگار میری دعا قبول فرما اور حساب کتاب کے دن مجھ کو میرے ماں باپ کو اور مومنوں کو مغفرت عطا فرما۔

Marfat.com

(11) سورت طٰحٰہ آیت ۱۳۰ تا ۱۳۲

اے پیغمبر جو کچھ یہ بکواس کرتے ہیں اس پر صبر کرو۔ سورج کے نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے پروردگار کی تسبیح اور تحمید کیا کرو اور رات کی ساعات اولین میں بھی اسکی تسبیح کیا کرو اور دن کی اطراف یعنی دوپہر کے قریب ظہر کے وقت بھی تا کہ تم خوش ہو جاؤ۔ اپنے گھر والوں کو بھی نماز کا حکم کرو اور اس پر قائم رہو۔ ہم تم سے روزی کے خواستگار نہیں بلکہ تمہیں روزی دیتے ہیں۔ نیک انجام اہل تقویٰ کا ہے۔

(۱۲) سورت الانبیاء آیت ۷۲ تا ۷۳

ہم نے ابراہیمؑ کو اسحاقؑ عطا کئے پھر یعقوبؑ دیئے اور سب کو نیکوکار اور پیشوا بنایا کیونکہ وہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے۔ ان کو نیک کام کرنے، نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ وہ ہماری ہی عبادت کیا کرتے تھے۔

(۱۳) سورت الحج

(۱۳.۱) آیت ۲۶ تا ۲۹

ہم نے ابراہیمؑ کے لئے خانہ کعبہ کو مقام مقرر کیا اور حکم دیا کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیجیو اور طواف کرنے والوں، قیام کرنے والوں، رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے میرے گھر کو صاف ستھرا رکھا کرو۔ لوگوں میں حج کے لئے ندا کر دو کہ وہ پیدل اور دبلے دبلے اونٹوں پر سوار ہو کر چلے آئیں۔ پھر لوگ اپنا میل کچیل دور کریں۔ نذریں پوری کریں اور خانہ قدیم یعنی بیت اللہ کا طواف کریں۔

(۱۳.۲) آیت ۳۴ تا ۳۵

خدا نے ہر ایک امت کے لئے قربانی کا طریقہ مقرر کر دیا ہے تا کہ جو مویشی (چوپائے) خدا نے ان کو دیئے ہیں ان کے ذبح کرنے کے وقت ان پر خدا کا نام لیں۔ تمہارا

Marfat.com

معبود ایک ہی ہے تو اسی کے فرمانبردار ہو جاؤ اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔ جب ان پر مصیبت پڑتی ہے تو صبر کرتے ہیں اور نماز ادب سے پڑھتے ہیں اور جو مال خدا نے ان کو دیا ہے اس میں سے نیک کاموں کے لئے خرچ کرتے ہیں۔

(۱۳.۳) آیت ۳۹ تا ۴۱

جن مسلمانوں سے خواہ مخواہ لڑائی کی جاتی ہے ان کو اجازت ہے کہ وہ بھی لڑیں کیونکہ ان پر ظلم ہو رہا ہے۔ خدا ان کی مدد کرے گا وہ یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے ناحق نکال دئے گئے۔ انہوں نے کچھ قصور نہیں کیا ہاں یہ کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار خدا ہے۔ اگر خدا لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا تو راہبوں کے صومعے، عیسائیوں کے گرجے۔ یہودیوں کے عبادت خانے اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں خدا کا بہت سا ذکر کیا جاتا ہے گرائی جا چکی ہوتیں۔ جو شخص خدا کی مدد کرتا ہے خدا اس کی ضرور مدد کرتا ہے۔ بے شک خدا تو دانا اور غالب ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو ملک میں دسترس دیں تو نماز پڑھیں، زکوٰۃ ادا کریں، نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں کیونکہ سب کاموں کا انجام خدا ہی کے اختیار میں ہے۔

(۱۳.۴) آیت ۷۷ تا ۷۸

مومنو! رکوع کرتے، سجدہ کرتے اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہو۔ نیک کام کرو تا کہ فلاح پاؤ۔ خدا کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔ اس نے تم کو برگزیدہ کیا ہے اور تم پر دین کی کسی بات میں تنگی نہیں کی۔ تمہارے لئے تمہارے باپ ابراہیم کا دین پسند کیا ہے۔ اسی نے پہلے یعنی پہلی کتابوں میں تمہارا نام مسلمان رکھا تھا اور اس کتاب (قرآن پاک) میں بھی وہی نام رکھا ہے۔ تو جہاد کرو تا کہ پیغمبر تمہارے بارے میں شاہد ہوں اور تم لوگوں کے مقابلے میں شاہد ہو نماز پڑھو، زکوٰۃ دو اور خدا کے دین کی رسی کو

Marfat.com

پکڑے رہو۔ وہی تمہارا دوست ہے اور خوب دوست اور خوب مددگار ہے۔

(۱۴) سورت المومنون آیت ۱ تا ۴ اور ۸ تا ۱۱

بے شک ایمان والے رستگار ہونگے جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں۔ بیہودہ باتوں سے منہ موڑے رکھتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اپنی امانتوں اور اقراروں کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔ یہی لوگ میراث حاصل کرنے والے ہیں یعنی جو بہشت کی میراث حاصل کریں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۱۵) سورت النور آیت ۵۶ تا ۵۷

مومنو! نماز پڑھتے رہو، زکوٰۃ دیتے رہو اور پیغمبر خدا کے فرمان پر چلتے رہو تا کہ تم پر رحمت کی جائے۔ ایسا خیال مت کرنا کہ کافر لوگ تم کو زمین میں مغلوب کر دیں گے۔ یہ جا ہی کہاں سکتے ہیں۔ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

(۱۶) سورت الشعرا آیت ۲۱۷ تا ۲۲۰

(اے پیغمبر) خدائے غالب اور مہربان پر بھروسہ رکھو جو تم کو جب تم تہجد کے وقت اٹھتے ہو اور نمازیوں میں پھرتے ہو، دیکھتا ہے۔ بے شک وہ سننے اور جاننے والا ہے۔

(۱۷) سورت النمل آیت ۱ تا ۳

یہ (قرآن پاک) روشن کتاب کی آیتیں ہیں جو مومنوں کے لئے ہدایت اور بشارت ہے جو نماز پڑھتے، زکوٰۃ دیتے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

(۱۸) سورت العنکبوت

(۱۸.۱) آیت ۴۵

اے محمدؐ یہ کتاب جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اس کو پڑھا کرو اور نماز کے پابند رہو۔ کچھ شک نہیں کہ نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔ خدا کا ذکر بڑا اچھا کام

Marfat.com

ہے۔ جو کچھ تم کرتے ہو خدا اسے جانتا ہے۔

(۱۸.۲) آیت ۵۶ تا ۵۷

اے میرے بندو! جو ایمان لائے ہو، میری زمین بڑی فراخ ہے تو میری ہی عبادت کرو۔ ہر متنفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ پھر تم ہماری ہی طرف لوٹ کر آ ؤ گے۔

(۱۹) سورت الروم

(۱۹.۱) آیت ۱۵ تا ۱۸

جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے وہ بہشت کے باغ میں خوشحال ہو نگے اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کے آنے کو جھٹلایا وہ عذاب میں ڈالے جائیں گے۔ تو تم شام اور صبح کے وقت خدا کی تسبیح کرو۔ آسمانوں اور زمین میں اسی کی تعریف ہے۔ تیسرے پہر بھی اور جب دوپہر ہو اس وقت بھی نماز پڑھا کرو۔

(۱۹.۲) آیت ۳۱ تا ۳۲

مومنو! خدا کی طرف رجوع کئے رہو۔ اس سے ڈرتے رہو۔ نماز پڑھتے رہو۔ مشرکوں میں نہ ہونا اور نہ ان لوگوں میں ہونا جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود فرقے فرقے ہو گئے۔ سب فرقے اسی سے خوش ہیں جو ان کے پاس ہے۔

(۲۰) سورت لقمان آیت ۱ تا ۵

یہ حکمت کی بھری ہوئی کتاب کی آیتیں ہیں۔ نیکو کاروں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے جو نماز کی پابندی کرتے، زکوٰۃ دیتے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی نجات پانے والے ہیں۔

Marfat.com

(۲۱) سورت فاطر

(۲۱.۱) آیت ۱۸ تا ۲۳

اے پیغمبر تم ان ہی لوگوں کو نصیحت کر سکتے ہو جو بن دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور نماز احترام سے پڑھتے ہیں۔ جو شخص پاک ہوتا ہے وہ اپنے ہی لئے پاک ہوتا ہے۔ سب کو آخر خدا ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اندھا اور آنکھ والا برابر نہیں۔ نہ اندھیرا اور روشنی، نہ سایہ اور دھوپ اور نہ زندہ اور مردہ برابر ہو سکتے ہیں۔ خدا جس کو چاہتا ہے سنا دیتا ہے اور تم ان کو جو قبروں میں مدفون ہیں سنا نہیں سکتے۔ تم تو صرف ہدایت کرنے والے ہو۔

(۲۱.۲) آیت ۲۹ تا ۳۰

جو لوگ خدا کی کتاب پڑھتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں وہ اس تجارت کے فائدے کے امیدوار ہیں جو کبھی تباہ نہ ہوگی کیونکہ خدا ان کو پورا پورا بدلہ دیگا اور اپنے فضل سے کچھ زیادہ بھی دیگا۔ وہ تو بخشنے والا اور قدردان ہے۔

(۲۲) سورت الزمر

(۲۲.۱) آیت ۲ تا ۳

اے پیغمبر خدا نے یہ کتاب تمہاری طرف سچائی کے ساتھ نازل کی ہے تو تم خدا کی عبادت کرو شرک سے خالص کر کے۔ دیکھو خالص عبادت خدا ہی کے لئے زیبا ہے۔ جن لوگوں نے اس کے سوا اور دوست بنائے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کو اس لئے پوجتے ہیں کہ ہم کو خدا کا مقرب بنا دیں۔ تو جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں خدا ان میں انکا فیصلہ کر دے گا۔ بے شک خدا اس شخص کو جو جھوٹا ناشکرا ہے ہدایت نہیں دیتا۔

Marfat.com

(۲۲.۲) آیت ۹ تا ۱۱

بھلا مشرک اچھا ہے یا وہ جو رات کے وقت زمین پر پیشانی رکھ کر اور کھڑے ہو کر عبادت کرتا ہے، آخرت سے ڈرتا اور اپنے پروردگار کی رحمت کی امید رکھتا ہے۔ کہہ و بھلا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو نہیں رکھتے دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔ نصیحت تو وہی پکڑتے ہیں جو عقلمند ہیں۔ کہہ دو کہ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو تو اپنے پروردگار سے ڈرو۔ جنہوں نے اس دنیا میں نیکی کی ان کے لئے بھلائی ہے اور خدا کی زمین کشادہ ہے۔ جو صبر کرنے والے ہیں ان کو بے شمار ثواب ملے گا۔ کہہ دو کہ مجھ کو حکم ہوا ہے کہ خدا کی عبادت خالص کر کے اس کی بندگی کروں۔

(۲۳) سورت المومن آیت ۵۵ تا ۵۶

تو صبر کرو بے شک خدا کا وعدہ سچا ہے۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور صبح و شام اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہو۔ جو لوگ بغیر کسی دلیل کے جو ان کے پاس نہ آئی ہو خدا کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں ان کے دلوں میں اور کچھ نہیں ارادہ عظمت ہے اور وہ اس کو پہنچنے والے نہیں۔ تو خدا کی پناہ مانگو۔ بے شک وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

(۲۴) سورت الذریات آیت ۱۵ تا ۱۹

بے شک پرہیزگار بہشتوں اور چشموں میں عیش کر رہے ہونگے اور جو جو نعمتیں انکا پروردگار انہیں دیتا ہوگا ان کو لے رہے ہونگے۔ بے شک وہ اس سے پہلے نیکیاں کرتے تھے۔ رات کے تھوڑے سے حصے میں سوتے تھے اور اوقات سحر میں بخشش مانگا کرتے تھے اور ان کے مال میں مانگنے اور نہ مانگنے والے دونوں کا حق ہوتا ہے۔

(۲۵) سورت ق آیت ۳۹ تا ۴۰

تو جو کچھ یہ کفار بکتے ہیں اس پر صبر کرو۔ آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے اور

Marfat.com

اس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہو۔ رات کے بعض اوقات میں بھی اور نماز کے بعد بھی اس کے نام کی تنزیہ کیا کرو۔

(۲۶) سورت واقعہ آیت ۷۴ تا ۸۲

تو تم اپنے پروردگار کے نام کی تسبیح کرو۔ ہمیں تاروں کی منزلوں کی قسم اور اگر تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے کہ یہ بڑے رتبے کا قرآن ہے جو کتاب محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ اس کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں۔ یہ پروردگار عالم کی طرف سے اتارا گیا ہے۔ کیا تم اس کلام سے انکار کرتے ہو اور اپنا وظیفہ یہ بناتے ہو کہ اس کو جھٹلاتے ہو۔

(۲۷) سورت مجادلہ آیت ۱۲ تا ۱۳

مومنو! جب تم پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہو تو کچھ کہنے سے پہلے مساکین کو کچھ خیرات دے دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہت بہتر اور پاکیزگی کی بات ہے۔ اگر خیرات تم کو میسر نہ ہو تو خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ کیا تم اس سے کہ پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہنے سے پہلے خیرات دیا کرو، ڈر گئے۔ پھر جب تم نے ایسا نہ کیا اور خدا نے تمہیں معاف کر دیا تو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو اور خدا اور اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری کرتے رہو۔ جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے۔

(۲۸) سورت جمعہ آیت ۹ تا ۱۰

مومنو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو خدا کی یاد یعنی نماز کے لئے جلدی کرو اور خرید و فروخت ترک کر دو۔ اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور خدا کا فضل تلاش کرو اور خدا کو بہت بہت یاد کرتے رہو تاکہ نجات پاؤ۔

(۲۹) سورت جن آیت ۱۶ تا ۲۰

Marfat.com

اے پیغمبر یہ بھی ان سے کہدو کہ اگر یہ لوگ سیدھے رستے پر رہتے تو ہم ان کے پینے کو بہت سا پانی دیتے اور اس سے ان کی ازمائش کرتے۔ جو شخص اپنے پروردگار کی یاد سے منہ پھیرے گا وہ اس کو سخت عذاب میں داخل کریگا۔ یہ مسجدیں خدا کی ہیں تو خدا کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو۔ جب خدا کے رسول محمد مصطفٰے اس کی عبادت کو کھڑے ہوتے تو کافران کے گرد ہجوم کر لیتے۔ کہدو کہ میں تو اپنے پروردگار ہی کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں بناتا۔

(۳۰) سورت مزمل

(۳۰.۱) آیت ا تا ۵ اور ۸

اے محمدؐ جو کپڑے میں لپٹ رہے ہو رات کو قیام کیا کرو مگر تھوڑی سی رات یعنی نصف رات یا اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ اور قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔ ہم عنقریب تم پر ایک بھاری فرمان نازل کریں گے۔ اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو اور ہر طرف سے بے تعلق ہو کر اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

(۳۰.۲) آیت ۲۰

اے محمدؐ تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھ کے لوگ کبھی دو تہائی رات کے قریب اور کبھی آدھی رات اور کبھی تہائی رات قیام کرتے ہیں۔ خدا تو رات اور دن کا اندازہ رکھتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ تم اس کو نباہ نہ سکو گے تو اس نے تم پر مہربانی کی۔ پس جتنا آسانی سے ہو سکے اتنا قرآن پڑھ لیا کرو۔ وہ جانتا ہے کہ تم میں بعض بیمار بھی ہوتے ہیں اور بعض خدا کے فضل یعنی معاش کی تلاش میں ملک میں سفر کرتے ہیں اور بعض خدا کی راہ میں لڑتے ہیں تو جتنا آسانی سے ہو سکے اتنا پڑھ لیا کرو۔ نماز پڑھتے رہو، زکوٰۃ دیتے رہو۔ خدا کو نیک اور خلوص نیت سے قرض دیتے رہو۔ جو عمل نیک تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اس کو خدا کے ہاں بہتر اور صلے میں بزرگ تر پاؤ گے۔ خدا سے بخشش مانگتے رہو۔ بے شک خدا

Marfat.com

بخشنے والا مہربان ہے۔

(۳۱) سورت مریم

(۳۱.۱) آیت ۳۱

میں (عیسےؑ بچپن میں) جہاں ہوں اور جس حال میں ہوں مجھے (اللہ تعالیٰ نے) صاحب برکت کیا ہے اور جب تک زندہ ہوں مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا ارشاد ہوا ہے۔

(۳۱.۲) آیت ۵۴ تا ۶۰

کتاب میں اسمٰعیلؑ کا بھی ذکر کرو۔ وہ وعدے کے سچے اور ہمارے بھیجے ہوئے نبی تھے۔ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے۔ اپنے پروردگار کے ہاں پسندیدہ اور برگزیدہ تھے۔ کتاب میں ادریسؑ کا بھی ذکر کرو وہ بھی نہایت سچے نبی تھے اور ہم نے ان کو اونچی جگہ اٹھا لیا تھا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے اپنے پیغمبروں میں سے فضل کیا یعنی اولاد آدم میں سے اور ان لوگوں میں سے جن کو ہم نے نوحؑ کے ساتھ کشتی میں سوار کیا اور ابراہیمؑ اور یعقوبؑ کی اولاد میں سے اور ان لوگوں میں سے جن کو ہم نے ہدایت دی اور برگزیدہ کیا۔ جب ان کے سامنے ہماری آئتیں پڑھی جاتی تھیں تو سجدے میں گر پڑتے اور روتے رہتے تھے۔ پھر ان کے بعد چند ناخلف ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو چھوڑ دیا گویا اسے کھو دیا اور خواہشات نفسانی کے پیچھے لگ گئے۔ سوعنقریب ان کو گمراہی کی سزا ملے گی۔ ہاں جس نے توبہ کی، ایمان لایا اور عمل نیک کئے تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہونگے اور ان کا ذرہ نقصان نہ کیا جائے گا۔

(۳۲) سورت الکہف آیت ۲۷ تا ۲۸

اپنے پروردگار کی کتاب کو جو تمہارے پاس بھیجی گئی ہے پڑھتے رہا کرو۔ اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور اس کے سوا تم کہیں پناہ بھی نہ پاؤ گے۔ جو لوگ صبح شام اپنے

Marfat.com

پروردگار کو پکارتے ہیں اور اس کی خوشنودی کے طالب ہیں ان کے ساتھ صبر کرتے رہو۔ تمہاری نگاہیں ان کو چھوڑ کر اور طرف نہ دوڑیں کہ تم آرائش زندگانی دنیا کے خواستگار ہو جاؤ۔ جس شخص کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا کام حد سے بڑھ گیا ہے اس کا کہا نہ ماننا۔

(۳۳) سورت بنی اسرائیل

(۳۳.۱) آیت ۷۸ تا ۷۹

اے محمدؐ سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں اور صبح کو قرآن پڑھا کرو کیونکہ صبح کے وقت قرآن پڑھنا موجب حضور ملائکہ ہے اور بعض حصہ شب میں بیدار ہوا کرو اور تہجد کی نماز پڑھا کرو۔ یہ شب خیزی تمہارے لئے سبب زیادت ہے۔ قریب ہے کہ خدا تم کو مقام محمود میں داخل کرے۔

(۳۳.۲) آیت ۱۱۰

کہدو کہ تم خدا کو اللہ کے نام سے پکارو یا رحمٰن کے نام سے، جس نام سے پکارو اس کے سب نام اچھے ہیں۔ نماز نہ بلند آواز سے پڑھو اور نہ آہستہ بلکہ اس کے بیچ کا رستہ اختیار کرو۔

(۳۴) سورت الحجرات آیت ۸۶ تا ۸۷ اور ۹۸ تا ۹۹

کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار سب کچھ پیدا کرنے والا اور جاننے والا ہے۔ اس نے تم کو سات آیتیں جو نماز میں دہرا کر پڑھی جاتی ہیں یعنی سورت فاتحہ اور عظمت والا قرآن عطا فرمایا ہے۔ تو تم اپنے پروردگار کی تسبیح کہتے اور اس کی خوبیاں بیان کرتے رہو۔ سجدہ کرنے والوں میں داخل رہو اور اس کی عبادت کئے جاؤ یہاں تک کہ تمہاری موت کا وقت آ جائے۔

Marfat.com

(۳۵) سورت طور آیت ۴۸ تا ۴۹

(اے پیغمبر) تم اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کئے رہو۔ تم تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہو۔ جب اٹھا کرو تو اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کیا کرو۔ رات کے بعض اوقات میں بھی اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی اس کی تنزیہ کیا کرو۔

(۳۶) سورت دہر آیت ۲۳ تا ۲۶

اے محمدؐ ہم نے تم پر قرآن آہستہ آہستہ نازل کیا ہے۔ تم اپنے پروردگار کے حکم کے مطابق صبر کئے رہو اور ان لوگوں میں سے کسی بدعمل اور ناشکرے کا کہا نہ مانو۔ صبح و شام اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو اور رات کو بہت رات تک اس کے آگے سجدے کرو اور اس کی پاکی بیان کرتے رہو۔

(۳۷) سورت بینہ آیت ۴ تا ۵

اہل کتاب واضح دلیل آنے کے بعد کچھ بدلے ہیں۔ ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص کے ساتھ خدا کی عبادت کریں اور ایک سو ہو کر نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں۔ یہی سچا دین ہے۔

(۳۸) سورت ماعون

بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے۔ یہ وہی بدبخت ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔ فقیر کو کھانا کھلانے کے لئے لوگوں کو ترغیب نہیں دیتا۔ ایسے نمازیوں کے لئے خرابی ہے جو نماز کی طرف سے غافل رہتے ہیں، ریاکاری کرتے ہیں اور برتنے کی چیزیں نہیں دیتے۔

(۳۹) سورت کوثر

اے محمدؐ ہم نے تم کو کوثر عطا کیا ہے۔ تو اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھا کرو اور قربانی کیا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ تمہارا دشمن ہی بے اولاد رہے گا اور برباد ہوگا۔

(۴۰) سورت الاعراف آیت ۵۵ تا ۵۶

Marfat.com

لوگو! اپنے پروردگار سے عاجزی سے اور چپکے چپکے دعائیں مانگا کرو۔ وہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ ملک میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرنا اور خدا سے خوف کرتے ہوئے اور امید رکھ کر دعائیں مانگتے رہنا۔ کچھ شک نہیں کہ خدا کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہے۔

عبادات کے متعلق حضرت محمد مصطفیٰؐ کے ارشادات اور فرمودات

(۱) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میرے خلیل حضرت محمد مصطفیٰؐ نے فرمایا کہ تم ہر مہینہ میں تین روزے رکھا کرو دو رکعت نماز اشراق پڑھا کرو اور سونے سے پہلے نماز وتر ادا کیا کرو۔

(۲) حضرت عبادہ ابن صامتؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جاؤ یا جلا دیئے جاؤ یا صلیب پر لٹکا دیئے جاؤ یاد رکھو جان بوجھ کر نماز کبھی نہ چھوڑنا۔ جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑ دیتا ہے وہ دین اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ گناہوں میں مبتلا نہ ہونا کیونکہ گناہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتا ہے۔

(۳) حضرت امیمہؓ روایت کرتی ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے ایک شخص کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ جان بوجھ کر نماز مت چھوڑنا اور جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی تو اس سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہؐ بری الذمہ ہیں۔

(۴) حضرت ام انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کو وصیت فرمائی کہ گناہوں سے ہجرت کرو (جدا ہو جاؤ) کیونکہ یہ افضل جہاد ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اس کے ذکر سے بہتر کوئی چیز پسند نہیں۔۔۔۔:۔

Marfat.com

(۵) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے ایک شخص کو وصیت کی کہ تم لوگوں کے مال سے اپنے آپ کو مایوس اور مستغنی بنالو۔ مال کے لالچ سے بچو اس لئے کہ یہ سب سے بڑی محتاجی ہے۔ نماز اس طرح پڑھو کہ گویا دنیا سے تم جارہے ہو اور ایسا کام مت کرو جس کے بعد تمہیں معزرت کرنی پڑے۔

(۶) حضرت معاذ ابن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اے معاذ ابن جبل مجھے تجھ سے محبت ہے۔ میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا ضرور پڑھا کرو ''اے اللہ میری مدد فرما اور مجھے توفیق عطا فرما اپنے ذکر کی، اپنے شکر کی اور اپنی اچھی عبادت کی''

(۷) حضرت ابوایوب انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے ایک شخص کو نصیحت کی کہ جب تو نماز پڑھے تو اس شخص کی طرح پڑھ جو خدا کے سوا سب کچھ چھوڑ دینے والا ہے۔ کوئی بات زبان سے ایسی نہ نکال جس پر کل کو تجھے عذر خواہی کرنی پڑے اور جو چیز لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اس سے ناامید ہو جانے کا پختہ ارادہ کرلے۔

(۸) حضرت ابوسعیدؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول خداؐ نے ایک شخص کو وصیت کی کہ تقویٰ کو اپنے اوپر لازم کرلو اس لئے کہ وہ ہر چیز کا خزانہ ہے۔ جہاد کو لازم کرلو اسلئے کہ وہ مسلمانوں کی رہبانیت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی کتاب کی تلاوت پابندی سے کرتے رہو۔ اس لئے کہ وہ تمہارے لئے زمین میں نور اور آسمان پر شہرت کا سبب ہوگا۔ اپنی زبان کو بھلی بات کے سوا ہر چیز سے روکے رکھو۔ اگر تم نے ان باتوں کی پابندی کرلی تو تم شیطان پر غلبہ حاصل کرلو گے۔

(۹) رسول خداؐ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا لوگو! خبردار! اپنے رب کی عبادت پانچ وقت ادا کرتے رہنا۔ مہینے بھر کے روزے رکھتے رہنا۔ اپنے مالوں کی زکوٰۃ خوشدلی سے ادا کرتے رہنا۔ اپنے خدا کے گھر کا حج کرتے رہنا اور اپنے اہل امر کی اطاعت کرنا۔ اس

Marfat.com

طرح تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(۱۰) حضرت ابی زرؓ سے روایت ہے کہ رسول پاکؐ نے انہیں وصیت کی کہ زیارت قبور کر کہ اس سے تجھے آخرت کی یاد تازہ ہوگی۔ میت کو غسل دے کیونکہ اجڑے ہوئے جسد کو ہلانے جلانے میں بڑی نصیحت پنہاں ہے۔ نماز جنازہ پڑھا کر شاید کہ یہ تمہیں غمناک کر دے کیونکہ غمگین انسان اللہ کے سایہ میں ہوتا ہے اور ہر چیز کا مستحق ہوتا ہے۔

(۱۱) حضرت اعز بن یسار مزنیؓ کا کہنا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ لوگو! اللہ سے توبہ واستغفار کرو میں بھی دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں۔

(۱۲) حضرت ابو سلمہ حضرت معاذؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اللہ کا ذکر ہر پتھر اور ہر درخت کے قریب یعنی ہر جگہ ہر وقت کرو۔ اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو۔ اگر تم سے کوئی برائی ہو جائے تو اس کے مقابلے میں فوراً نیکی کرو تا کہ اس کا اثر زائل ہو جائے۔

(۱۳) حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کے ملنے کو پسند کرتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔

(۱۴) حضرت بیہقیؒ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کیا ہے کہ حضورؐ کے آخری لمحہ حیات میں زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے ''نماز کا اور ان لوگوں کے حقوق کا بڑا خیال رکھنا جو کہ تمہارے قبضہ میں ہیں''

(۱۵) حضرت امام ترمذیؒ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ مسلمان اور کفر و شرک کے درمیان بس نماز چھوڑنے کا فرق ہے تو جس نے نماز چھوڑی اس نے کفر کیا۔

(۱۶) ایک حدیث کے مطابق رسول مقبولؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز

Marfat.com

پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب کی مناجات کرتا ہے۔ ساتھ ہی نماز بندے کی اپنے رب سے محبت کی ایک علامت ہے اور اس کی نعمتوں کی شکر گزاری ہے۔

(۱۷) ایک بڑی مشہور حدیث ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کے گھر کے قریب نہر ہو جس میں وہ ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کوئی میل باقی رہے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ کچھ بھی میل باقی نہیں رہے گا۔ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہی پانچوں نمازوں کی مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔

(۱۸) حضرت امام احمد نسائیؒ اور ابن ماجہؒ نے روایت کیا ہے کہ دنیا سے رخصت ہوتے وقت آپکی آخری وصیت تھی کہ نماز کے سلسلے میں اور غلاموں کے متعلق اللہ سے ڈریں۔

(۱۹) حضورؐ کا فرمان ہے کہ حضور قلب کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۲۰) اللہ کے رسولؐ کا ارشاد ہے کہ انبیاء اور اولیاء اپنی قبروں میں ایسے نماز پڑھتے ہیں جیسے وہ اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۲۱) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر ہے۔ اول اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد مصطفیٰؐ اس کے رسول ہیں، اس کے بعد نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان شریف کے روزے رکھنا۔

(۲۲) حضرت حذیفہؓ کا ارشاد ہے کہ رسول خداؐ کو جب کوئی سخت امر پیش آتا تو آپ فوراً نماز کی طرف متوجہ ہوتے۔

(۲۳) حضرت ابو مسلمؒ نے حضرت ابو امامہؓ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور پھر نماز پڑھے تو حق تعالیٰ اس دن وہ گناہ جو اسکے چلنے سے ہوئے ہوں، وہ گناہ جن کو اس کے ہاتھوں نے کیا ہو، وہ گناہ جو اس کے کانوں سے صادر ہوئے ہوں، وہ گناہ جن کو اس نے آنکھوں سے کیا ہو اور وہ گناہ جو اس

Marfat.com

کے دل میں پیدا ہوئے ہوں سب کو معاف فرمادیتے ہیں۔

(۲۴) حضرت ابوقتادہ بن ربعیؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدسؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اس نے میری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں جو شخص ان کو ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرے اس کو اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کرونگا اور جو ان نمازوں کا اہتمام نہ کرے تو ان پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔

(۲۵) حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدسؐ نے فرمایا کہ ---:-

(الف) نماز کا چھوڑنا آدمی کو کفر سے ملا دیتا ہے۔

(ب) بندے اور کفر کو ملانے والی چیز صرف نماز کا چھوڑنا ہے۔

(ت) ایمان اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔

(۲۶) حضرت نوفل بن معاویہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔

(۲۷) حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدسؐ نے فرمایا کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرے تو وہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی، حساب پیش ہونے کے وقت حجت ہوگی اور نجات کا سبب ہوگی۔ مگر جو شخص نماز کا اہتمام نہ کرے اس کے لئے قیامت کے دن نہ نور ہوگا، نہ اس کے پاس کوئی حجت ہوگی اور نہ نجات کا کوئی ذریعہ۔ اس لئے اس کا حشر فرعون ہامان اور ابی بن خلف جیسا ہوگا۔

Marfat.com

درود پاک کے ورد کی اہمیت

درود شریف کی عظمت و رفعت اور فضیلت سے آگاہی اور اس کے فوائد سے مستفیض ہونا عام انسان کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔ حضورؐ اللہ کے محبوب ہیں۔ سید الانبیاء ہیں۔ حبیب کبریا ہیں۔ تاجدار عرب وعجم ہیں۔ رحمت اللعالمین ہیں۔ سراج منیر ہیں۔ ساقی کوثر و ثقلین ہیں۔ آپ ہی کی بدولت ہمیں خدا ملا۔ قرآن ملا۔ ایمان واسلام ملا۔ اس لئے اس مقدس اور عظیم ہستی پر ہمیں ہر وقت درود پڑھنا چاہئے کیونکہ یہی حصول شفاعت کا ذریعہ ہے۔ یوں تو درود شریف اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے بلکہ ہر وقت پڑھنا چاہیے مگر اس کے پڑھنے کے آداب کو اگر ملحوظ خاطر رکھیں تو فائدہ دو چند ہو جاتا ہے۔ اس لئے درود شریف پورے ذوق وشوق اور لگن سے پڑھنا چاہئیے۔ دل و دماغ کو پوری طرح حاضر رکھنا چاہئیے اور دل سے ہر طرح کے دنیاوی خیالات نکال کر اپنی پوری توجہ درود شریف پر مرکوز کرنی چاہئیے۔ یہ تصور ہونا چاہیے کہ ہم روضہ رسولؐ پر بیٹھ کر درود پاک پڑھ رہے ہیں اور رسول اللہؐ اسے سن رہے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود بھیجے گا وہ میں خود سنوں گا اور جو کہیں دور سے بھیجے گا تو وہ مجھے پہنچا دیا جائے گا۔ درود شریف کے ورد کا شمار افضل ترین عبادات میں ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی اکرمؐ پر درود وسلام بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی آپؐ پر درود وسلام بھیجو۔ اس سلسلے میں چند ایک

Marfat.com

اہم اور مشہور احادیث درج کی جاتی ہیں۔

(۱) حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو مجھ پر درود پاک پڑھے گا میں اس کا قیامت کے دن شفیع ہوں گا۔

(۲) حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دربار الٰہی میں حاضر ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو اسے چاہئے کہ وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔

(۳) حضرت عمر فاروقؓ روایت کرتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں جاتا جب تک کہ رسول خداؐ کی بارگاہ میں ہدیہ درود پیش نہ کیا جائے۔

(۴) حضرت عمر فاروقؓ سے یہ بھی روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے، اللہ تعالیٰ اس پر دس نعمتیں نازل فرماتا ہے۔ اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ درود پاک کم پڑھے یا زیادہ پڑھے۔

(۵) حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول پاکؐ نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک قراط اجر لکھتا ہے اور قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

(۶) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ مجھ پر درود پڑھنے والے کو پل صراط پر عظیم نور عطا ہوگا۔ جس کو پل صراط پر نور عطا ہوگا وہ اہل دوزخ میں سے نہ ہوگا۔

(۷) حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول پاکؐ نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے بدلے میں دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کر دیتا ہے اور یہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

Marfat.com

(۸) ایک مشہور روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ جس نے قرآن پاک پڑھا اور اپنے رب کی حمد کی اور مجھ پر درود شریف پڑھا تو اس نے خیر کو اپنی جگہوں سے ڈھونڈ لیا۔

(۹) ایک اور روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ روز محشر تم میں سے وہ شخص ہر مقام اور ہر جگہ پر میرے قریب ہوگا جس نے مجھ پر درود پاک کی کثرت کی ہوگی۔ پھر فرمایا کہ جو جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ ستر حاجتیں آخرت کی اور تیس دنیا کی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جو کہ اس درود کو لیکر میرے دربار میں حاضر ہوتا ہے جیسے تمہارے پاس ہدیے آتے ہیں اور وہ فرشتہ عرض کرتا ہے کہ حضور یہ درود پاک کا ہدیہ فلاں امتی نے جو فلاں کا بیٹا اور فلاں قبیلے کا ہے، نے بھیجا ہے تو میں اس درود پاک کو نور کے سفید صحیفے میں محفوظ کر لیتا ہوں۔

(۱۰) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ نے فرمایا کہ اے میری امت کے لوگو مجھ پر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود پاک پڑھا کرو کیونکہ میری امت کا درود پاک ہر روز پیش ہوتا ہے لہذا جس نے مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا اس کی منزل مجھ سے زیادہ قریب ہوگی۔

(۱۱) حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے مروی ہے کہ سرور عالمؐ تشریف لائے اور فرمایا کہ میں نے آج عجیب منظر دیکھا۔ میرا ایک امتی پل صراط پر سے گزرنے لگا۔ کبھی وہ چلتا ہے کبھی گرتا ہے کبھی اٹک جاتا ہے تو اس کا مجھ پر درود پاک پڑھا ہوا آیا اور اس امتی کا ہاتھ پکڑ کر اسے پل صراط پر سیدھا کھڑا کر دیا اور پھر پکڑے پکڑے اس کو پار کرا دیا۔

(۱۲) ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو اس لئے کہ تمہارا درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور میرے لئے اللہ تعالیٰ سے درجہ اور وسیلہ کی دعا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرا وسیلہ تمہارے لئے شفاعت ہے۔

(۱۳) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر پھرتے رہتے ہیں اور حضور پاکؐ کی امت کی طرف سے حضورؐ کو سلام پہنچاتے ہیں۔

(۱۴) حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرما رکھی ہے۔ جو شخص مجھ پر درود پاک بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ پر اس کا اور اس کے باپ کا نام لیکر درود پہنچاتا رہے گا کہ فلاں کے بیٹے نے آپ پر درود پڑھا۔

(۱۵) ایک روایت میں ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اس پر اللہ کے فرشتے درود پاک بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خود درود پاک بھیجتا ہے، اس کے لئے زمین اور آسمانوں کی ہر چیز چرند، پرند، شجر، حجر دعا کرتے ہیں۔

(۱۶) ایک مشہور روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ کوئی دعا ایسی نہیں کہ اس میں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ نہ ہو مگر جب کوئی شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس درود پاک کی برکت سے وہ پردہ ہٹ جاتا ہے اور دعا درود کے ہمراہ بارگاہ الٰہی میں درجہ قبولیت پر پہنچتی ہے۔ اگر کوئی شخص دعا مانگنے کے ساتھ مجھ پر درود نہیں بھیجتا تو اس کی دعا الٹی لوٹ کر آ جاتی ہے۔

(۱۷) حضرت حسن بصریؒ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونینؐ نے ایک مرتبہ فضائل حج بیان فرمائے کہ جو حج کر کے جہاد کو جائے تو ایک جہاد کا ثواب چار سو بار حج کے برابر ہوگا۔ وہ لوگ جن میں طاقت نہ تھی اس بات کو سن کر مایوس اور دل شکستہ ہونے لگے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا وہ ایسی جزا پائے گا جو چار سو مرتبہ جہاد کرنے والے کو ملنی چاہئے۔

(۱۸) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب دو مسلمان مصافحہ کے وقت درود پڑھتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے رب غفور ورحیم ان کے سب کے سب گناہ معاف کر دیتا ہے۔

Marfat.com

(۱۹) حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا ہے کہ مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ یہ دن اہم مشہور ہے۔ اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو بندہ مجھ پر درود پڑھے اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے وہ بندہ جہاں بھی ہو ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا آپ کے وصال کے بعد بھی آپ تک درود پڑھنے والوں کی آواز پہنچے گی۔ آپ نے فرمایا وصال کے بعد بھی سنوں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام کے اجسام مبارکہ حرام کر دئے ہیں۔

(۲۰) حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

(۲۱) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ وہ شخص بخیل ہے جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔

(۲۳) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ میں تمہیں بتاؤں کہ سب سے بڑا بخیل کون ہے اور لوگوں میں آجر کون ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھے اور آجر وہ ہے جو درود پڑھے۔

(۲۴) حضرت عائشہ صدیقہؓ ایک مرتبہ سحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں تو سوئی گر گئی اور آپ اسے تلاش کرنے لگیں۔ اچانک نبی کریمؐ تشریف لے آئے۔ آپ کے نور سے سارے گھر میں روشنی ہوگئی اور سوئی مل گئی۔ اس پر حضرت عائشہؓ نے عرض کی یارسول اللہؐ آپ کا چہرہ مبارک کتنا روشن ہے تو حضورؐ نے فرمایا کہ ہلاکت ہے اس بندے کے لئے جو مجھے قیامت کے دن نہیں دیکھ سکے گا۔ عرض کی یارسول اللہؐ وہ کون ہوگا جو حضورؐ کو نہ دیکھ سکے گا۔ آپ نے فرمایا وہ بخیل ہے۔ عرض کیا بخیل کون ہے فرمایا جس نے میرا نام مبارک سنا اور درود پاک نہ پڑھا۔

(۲۵) حضرت جابرؓ نے فرمایا حضور نبی کریم ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پہلی سیڑھی

Marfat.com

پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔ پھر دوسری سیڑھی پر قدم رکھا اور فرمایا آمین اور اسی طرح تیسری سیڑھی پر فرمایا آمین۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہؐ اس تین بار آمین کہنے کا کیا مطلب ہوا۔ فرمایا جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا تو جبرائیلؑ حاضر ہوئے اور عرض کیا بد بخت ہوا وہ شخص جس نے رمضان المبارک پایا اور روزے نہ رکھ کر بخشا نہ گیا تو میں نے کہا آمین۔ دوسری سیڑھی پر اس نے کہا کہ وہ شخص بھی بد بخت ہے جس نے اپنی زندگی میں والدین کو یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور انہوں نے خدمت کے سبب اسے جنت میں نہ پہنچایا تو میں نے کہا آمین۔ اسی طرح تیسرا وہ شخص بد بخت ہے جس کے پاس آپکا ذکر پاک ہوا اور اس نے آپ پر درود پاک نہ پڑھا تو میں نے کہا آمین۔

(۲۶) حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ اس کے دس گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے درجات بلند کر دیتا ہے۔

(۲۷) حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ قیامت کے روز وہ شخص میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا جس نے مجھ پر اکثر درود پڑھا ہوگا۔

(۲۸) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک بھیجے گا اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔

(۲۹) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نماز پڑھی جب رسول اللہ بھی موجود تھے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ بھی تشریف فرما تھے۔ نماز کے بعد حمد و ثنا اور پھر نبی کریمؐ پر درود پڑھا۔ پھر اپنے لئے دعا کی۔ اللہ کے نبیؐ نے یہ دیکھ کر فرمایا جو مانگوں گے دیا جائے گا۔ مانگ دیا جائے گا۔

(۳۰) حضرت فضالہ بن عبیدہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن جب رسول اللہؐ تشریف فرما تھے ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی۔ پھر اسؐ نے دعا مانگنا شروع کی یا اللہ مجھے بخش

Marfat.com

دے اور مجھ پر رحم فرما۔ یہ سن کر حضورؐ نے فرمایا کہ اے نمازی تو نے جلدی کی ہے لہذا جب نماز پڑھے تو اس کے بعد پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کیا کر۔ پھر مجھ پر درود پڑھا کر۔ پھر دعا مانگا کر۔ پھر ایک اور نمازی آیا اس نے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر حضورؐ پر درود بھیجا تو آپ نے فرمایا کہ اے نمازی تو جو دعا مانگے گا وہ قبول ہوگی۔

(۳۱) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ جو شخص نبی اکرمؐ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

(۳۲) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس نے دن بھر میں مجھ پر ہزار بار درود پاک پڑھا وہ مرے گا نہیں جب تک کہ وہ جنت میں اپنی آرام گاہ نہ دیکھ لے گا۔

(۳۳) حضرت ابوطلحہؓ کا کہنا ہے کہ میں نے آپؐ سے خوشی کا سبب دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ میں کیوں نہ خوش ہوں کہ ابھی ابھی میرے پاس جبرائیلؑ آئے تھے انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے محبوب ﷺ کیا آپ اس بات پر راضی ہیں کہ آپ کا کوئی امتی آپ پر ایک بار درود پڑھے تو میں اور میرے فرشتے اس پر دس رحمتیں بھیجیں اور میں اس کے دس گناہ مٹادوں اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دوں۔

(۳۴) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مجھ پر درود پڑھو کیونکہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور تمہارے باطن کی پاکیزگی ہے اور جو مجھ پر ایک بار بھی درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا۔

(۳۵) حضرت رویفع بن ثابت انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ میرا جو امتی مجھ پر صلوٰۃ بھیجے اور ساتھ ہی یہ دعا کرے ''اے اللہ اپنے نبی کو قیامت کے دن اپنے قریب کی نشست گاہ عطا فرما'' اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔

(۳۶) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص میری قبر کے پاس

Marfat.com

مجھ پر درود پاک بھیجے گا وہ میں خود سنوں گا اور جو کہیں دور سے بھیجے گا وہ مجھے پہنچا دیا جائے گا۔

(۳۷) حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ بھی روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر کتاب لکھے تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔

(۳۸) ایک مشہور روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ جو شخص میری حدیثوں کو لکھے اور ساتھ ہی ساتھ مجھ پر درود بھی لکھے تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی اس کو اس کا ثواب ملتا رہے گا۔

(۳۹) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہوں اور وہاں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو اور نہ نبی کریم ﷺ پر درود پڑھیں تو قیامت کے دن وہ خسارے میں ہونگے۔ پھر اللہ چاہے تو انہیں عذاب میں مبتلا کردے یا بخش دے۔

Marfat.com

فیضان زیارت روضہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

تمام مسلمانوں بالخصوص مشائخ کرام اور بزرگان دین کے نزدیک رسول اللہؐ کے روضہ اقدس کی زیارت اہم ترین نیکیوں اور افضل ترین عبادات میں سے ہے اور اعلیٰ درجات تک پہنچنے کے لئے کامیاب ذریعہ اور پر امید وسیلہ ہے۔ یہ افضل المستجاب اور واجب کے قریب ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق دہلویؒ کے نزدیک رسول خداؐ کے روضہ اقدس اور مسجد نبوی کی زیارت سے مستفید ہونا حج مقبول کے برابر ہے بلکہ جو حج کیا ہے اس کی مقبولیت کا سبب اور ذریعہ بھی ہے۔ حضور پرنور شافع یوم نشورؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ ---:-

(الف) جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(ب) جس نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی اس نے گویا میری زندگی میں میری زیارت کی۔

(ت) جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھے گا میں وصال کے بعد بھی اس کو سنوں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام کے اجسام مبارکہ حرام کر دیئے ہیں۔

(ث) جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود شریف پڑھے گا وہ میں خود سنوں گا اور جو کہیں دور سے بھیجے گا تو وہ مجھے پہنچا دیا جائے گا۔

(ج) انبیاء اور اولیاء کرام اپنی قبروں میں ایسے نماز پڑھتے ہیں جیسے وہ اپنے گھروں میں نماز

Marfat.com

پڑھتے تھے۔

(ح) جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور میری زیارت کے لئے نہ آیا تو بے شک اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

(خ) جو کوئی میری زیارت کے لئے آیا اور اس نے میری زیارت کے علاوہ اور کوئی حاجت نہیں رکھی مجھ پر واجب ہے کہ روز قیامت اس کی شفاعت کروں۔

تقریباً تمام بزرگان دین و مشائخ کرام اور مردان خدا نے روضہ اقدس کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہوا ہے۔ ان میں حضرت جنید بغدادیؒ اور بایزید بسطامیؒ جیسی برگزیدہ اور متبرک ہستیوں کے نام گرامی بھی شامل ہیں جن کے متعلق حضرت عزت بخاریؒ نے کہا---:-

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید اینجا

اس شعر کا ترجمہ اس طرح کیا جا سکتا ہے۔

ادب کی جا ہے یہ ساجد زمین پر عرش سے بڑھ کر
جنید و بایزید یہاں آئے ہیں دم سادھے ہوئے

کوئی درویش، کوئی مشائخ، کوئی مرد خدا اپنی تمام تر عبادت و ریاضت، زہد و تقویٰ اور ذکر و افکار کے باوجود اس وقت تک اپنی منزل مقصود نہیں پا سکا جب تک اس نے رسول اکرمؐ کی غلامی کا طوق عجز و انکساری کے ساتھ اپنے گلے میں نہیں پہنا اور باطنی، روحانی، ظاہری یا روضہ اقدس کے توسل سے ان کی زیارت سے مستفیض نہیں ہوا۔ ان بزرگ ہستیوں کا ایمان آگے درج شدہ اشعار کی مانند تھا۔

مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے

Marfat.com

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

جب گنبد خضرا جو مرکز جمال اور نور جہاں ہے، پر نظر پڑتی ہے تو دل کے تاریک گوشے چمک اٹھتے ہیں، عزت واحترام سے سر جھک جاتے ہیں اور آنکھوں سے مسرت کے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ باب جبریل جو مسجد نبوی کا ایک اہم دروازہ ہے کے بارے میں خواجہ غلام فخر الدین سیالوی نے کہا تھا۔

باب جبریل کے پہلو میں ذرہ دھیرے سے
فخر جبریل کو کہتے ہوئے یوں پایا گیا
اپنے پہلو سے در یار پہ دستک دینا
اونچی آواز ہوئی عمر بھر کا سرمایہ گیا

اس لئے زائرین کرام نہایت ادب وتواضع، خشوع وخضوع اور عجز وانکساری کے ساتھ روضہ اقدس پر حاضر ہوتے ہیں۔ حضرت خواجہ حسن نظامی جو چشتیہ نظامیہ کے قابل احترام بزرگ تھے جب روضہ اقدس پر مواجہ شریف (رسول اکرم کے چہرے مبارک کے سامنے) حاضر ہوئے تو فرمایا کہ کتنی خوش نصیب ہیں یہ آنکھیں جو روضہ اطہر کو دیکھ رہی ہیں اور اس زبان کی عزت پر تو جس قدر رشک کیا جائے کم ہے کہ وہ اس زندہ اور زندہ کرنے والے وجود سے کلام کر رہی ہے جس کے آگے سارے جہان کی زبانیں گنگ ہیں۔

روضہ اقدس کی جالیوں کے سامنے رسالتؐ کے پروانوں کا ہمیشہ ہجوم رہتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہر آدمی با آسانی یہاں تک پہنچ جاتا ہے۔ مواجہ شریف کے سامنے حاضر ہو کر جب کوئی مومن رسول اللہؐ کی ذات اقدس پر درود وسلام بھیجتا ہے تو اس کا جوش وخروش دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے لیکن اس جوش وخروش میں عجز وانکساری عروج پر ہوتی ہے۔ حقیقتاً یہ وہ مقام ہے جہاں پہنچ کر انسان کو احساس ہوتا ہے کہ رب العزت کے یہاں

Marfat.com

اس کی کیا قدر و منزلت ہے کیونکہ یہ وہ مقام ہے جہاں بقول شاعر،

جاتے ہیں وہی جنکو سرکار خود بلاتے ہیں

یہاں تک رسائی اللہ کے حکم اور آقا کی سفارش سے ہی ممکن ہوتی ہے۔ صاحب جلال و اہل ثروت اور مالک تخت و تاج بھی یہاں اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک اللہ کا حکم اور رسول اللہ کی نظر کرم نہ ہو۔ جیسا کہ شروع میں بیان کی گئی ایک حدیث پاک سے ثابت ہے کہ نہ صرف انبیاء بلکہ اولیاء کرام بھی اپنی قبروں میں زندہ رہتے ہیں اور ایسے نماز پڑھتے ہیں جیسے اپنے گھروں میں پڑھتے تھے۔ اس لئے اولیاء کرام کے مزاروں پر حاضر ہو کر دعا مانگنا اور مناجات اور درود پڑھنا نہ صرف درست ہے بلکہ باعث ثواب اور نجات ہے۔ یوں تو روضہ اقدس کے پاس اور مسجد نبوی کے اندر ایسے بہت سے مقامات ہیں جن کی زیارت عبادت کا درجہ رکھتی ہے لیکن یہاں دو اہم مقامات کا ذکر ضرور کروں گا اور باقی کی تفصیلات پھر کبھی پیش کرنے کی سعادت حاصل کرونگا۔

ریاض الجنتہ کی شان

ریاض الجنتہ سے مراد جنت کا باغ ہے روضہ اقدس کی مغربی دیوار سے متصل ایک چھوٹا سا قطعہ ریاض الجنتہ کہلاتا ہے۔ یہ دراصل وہ خطہ ہے جس نے رسول مقبولؐ کی زندگی میں سب سے زیادہ مرتبہ آپ کے قدمین مبارکہ کو بوسہ دینے کی سعادت حاصل کی۔ ہر روز آپؐ کم از کم پانچ مرتبہ صلوٰۃ الفرض کی امامت کرنے کے لئے حجرہ حضرت عائشہ صدیقہؓ (اب روضہ رسولؐ) سے نکل کر اس قطعہ پر چلتے ہوئے مصلیٰ مبارکہ تک پہنچا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کو بار بار اپنے محبوب ﷺ کے پیروں تلے آنے والے اس خطے سے اتنی محبت ہے کہ آپؐ نے اسے جنت کا باغ قرار دیا۔ مسجد نبوی شریف کا یہ ٹکڑا ہر وقت حاجیوں اور زائرین کی توجہ کا مرکز بنا رہتا ہے۔ ہر حاجی یا زائر کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ یہاں صلوٰۃ الفرض یا کم از کم صلوٰۃ النفل ادا کر کے جنت کے باغ میں نماز ادا کرنے کا اعزاز حاصل

Marfat.com

کرے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ انسان جس مقام پر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے وہ مقام روز قیامت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس بندے کے لئے گواہ بن کر آئے گا اور کہے گا ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اس بندے نے میری خاک پر تیری بندگی کرتے ہوئے اپنی جبیں جھکائی تھیں'' اور اگر اس عظیم الشان گواہی کے ذمہ دار عام قطعہ اراضی کی بجائے ریاض الجنتہ کے سنگریزے بن جائیں تو بخشش کا معاملہ شک وشبہ سے نکل کر یقین کی منزل تک پہنچ جاتا ہے۔ ریاض الجنتہ میں نماز ادا کرنے کی بے حد فضیلت ہے اس لئے ہر وقت فرزندان توحید کا ہجوم لگا رہتا ہے۔ رسول مقبولؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ بہشت کے باغوں میں ایک باغ ہے۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس فانی زندگی میں جنت کے باغ کی اپنی آنکھوں سے زیارت کرنے کا شرف حاصل کر لیں اور اپنی جبیں کو اللہ کے حضور جھکانے کی سعادت سے مستفید ہو جائیں۔

صفہ چبوترہ کی اہمیت

روضہ اقدس کی پچھلی دیوار سے متصل چبوترہ محراب تہجد کے بالکل متوازی چبوترے کو صفہ کہتے ہیں۔ اس کے گرد سنہری جالی لگی ہوئی ہے۔ اس مقام کو اسلامی تاریخ میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ یہ وہ مقام مقدس ہے جسے رسول اللہؐ نے مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت ایک باقاعدہ درس گاہ کے لئے مخصوص کیا تھا۔ رسول اللہؐ کی حیات طیبہ کے دوران یہ چبوترہ دن کے وقت تعلیم گاہ کا فریضہ انجام دیتا تھا اور رات کے وقت یہ بے خانماں اور مسافروں کے لئے دار الارام بن جاتا تھا۔ آج کی جدید مسجد نبوی میں یہ چبوترہ انتہائی پر شکوہ اور روح پرور نظر آتا ہے۔ شمع رسالت کے پروانوں کا ہر دم یہاں ہجوم لگا رہتا ہے۔ ہر ایک یہاں دوگانہ نماز یا تلاوت کلام پاک کی جستجو کرتا ہے۔ ان لوگوں کی قسمت پر جتنا بھی رشک کیا جائے کم ہے جو اس چبوترے پر جب اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوں تو ان کے

Marfat.com

بالکل سامنے روضہ اقدس کی جالیاں جگمگا رہی ہوں اور اندر سے نور کی معطر اور اطہر کرنیں آ رہی ہوں۔

جیسا کہ شروع میں بیان کی گئی احادیث سے ثابت ہے کہ رسول خدا زندہ و جاوید ہیں۔ اپنے رضہ اقدس میں اس طرح نماز پڑھتے ہیں جس طرح اپنے گھر میں پڑھتے تھے۔ وہ روضہ اقدس پر درود شریف پڑھنے، مغفرت کرنے اور دعا مانگنے والوں کو سنتے ہیں۔ قرآن پاک کے مطابق روز قیامت اللہ تبارک تعالیٰ انسانوں کی قسمت کا فیصلہ ان کے اپنے اعمال نامہ کی روشنی میں گواہوں یعنی فرشتوں کے سامنے اور اپنے پیغمبروں کی موجودگی میں کرینگے۔ ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰؐ جو کہ شافع محشر بھی ہیں اور محبوب خدا بھی جس کے لئے چاہیں گے سفارش کرینگے۔ قرآن پاک میں خدائے بزرگ و برتر نے اپنے محبوب پیغمبر سے فرمایا کہ کہدو اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری متابعت کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا۔ یعنی خداوند کریم کی محبت، بخشش اور رحمت حاصل کرنے کے لئے رسول اکرم کی شفاعت انتہائی ضروری ہے۔

جب شمع نور کے پروانے روضہ اقدس کے اردگرد آنکھوں میں آنسوؤں کی برسات لئے، سروں کو خشوع و خضوع سے جھکائے اور ہاتھوں کو فضا میں بلند کئے ہوئے، محبوب خدا کے لئے درود شریف کا ورد کرتے، استغفار پڑھتے اور دعا مانگتے پھرتے ہیں تو یقیناً شافع محشر نہ صرف ان کی آواز کو سنتے بلکہ انہیں دیکھتے بھی ہیں۔ کیا معلوم کب روضہ اقدس کا دریچہ کھول کر محبوب خدا ان پر ایک نگاہ کرم ڈال دیں اور ان کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنی غلامی میں داخل کرلیں۔ جب یہ پروانے صفہ پر دوزانوں بیٹھے ہوئے، روضہ اقدس کی جالیوں کو ٹکٹکی باندھے دیکھتے ہوئے، ہاتھ پھیلائے ہوئے دعا اور درود شریف پڑھ رہے ہوں تو ان کی قسمت پر کون رشک نہیں کریگا کیونکہ رسول خدا کی ایک ہی جھلک ان کو مقصود حیات سے ہم کنار کردے گی۔ وہ نہ صرف روز محشر کے تمام امتحانات سے مستثنیٰ قرار پائیں

Marfat.com

گے بلکہ علام الغیوب ان کو اپنے برگزیدہ اور ہدایت یافتہ بندوں میں شامل کرلیں گے۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادت تمام مومنوں کو عطا فرمائے۔ (آمین) آخر میں حضور پر نور ﷺ کے متعلق درد کے چند اشعار درج ہیں۔

یہ جسم نور ہے واللہ اور مطلق نور
یہ دل کلیم تو دل کی زبان کلام اللہ
اس طرح سے چھپائے ہوئے ہے دل حق کو
الف کو جیسے چھپائے ہوئے ہے بسم اللہ
ادب سے درد کی جانب سے اے صبا کہہ دے
ببار گاہ رسول کریم ﷺ

جہاد فی سبیل اللہ

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ دین اسلام کے پانچ ارکان روزہ، حج، نماز، زکوٰۃ اور توحید بنیادی حیثیت کے حامل ہیں اور یہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ایک حدیث سے ماخوذ ہیں۔ لیکن ایمان حقیقی کے دو اضافی لوازم یعنی یقین قلبی اور جہاد فی سبیل اللہ کی اہمیت کو دین میں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اسلام کے جملہ حقائق واعمال اور تمام فرائض کی تکمیل اور پیروی کے لئے انکا اپنا ایک اہم کردار ہے۔ یقین قلبی کا تفصیلاً ذکر دائمی نماز میں کیا جائے گا۔ جہاد کے لغوی معنی کوشش کے ہیں اور دینی اصطلاح میں اس سے مراد وہ کوشش ہے جو دین کی حفاظت اور فروغ اور امت مسلمہ کے دفاع کے لئے کی جائے۔ اس کی کئی اقسام ہیں مثلاً ---:-

خواہش نفس کے خلاف جہاد

اطاعت الٰہی سے روکنے والی پہلی قوت انسان کی اپنی خواہشات ہیں جو ہر وقت

Marfat.com

اس کے دل میں موجزن رہتی ہیں اور اسے ان کی سرکوبی کے لئے ہر وقت چوکنا رہنا چاہیے۔خواہش نفس کے خلاف جہاد کو نبی اکرمؐ نے جہاد اکبر کا نام دیا ہے۔

شیطان کے خلاف جہاد

شیطان کے خلاف جہاد ایک عبادت کا درجہ رکھتا ہے کیونکہ وہ اللہ کے بندوں کو اپنی اطاعت اور بندگی پر مجبور کرتا ہے۔ان کو گمراہ کرنے اور گندگی میں دھکیلنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

جہاد بالسیف

حق وباطل کی جنگ میں جب طاغوتی قوتیں حق کا راستہ روکنے اور اسے مٹانے کے لئے سرد جنگ سے آگے بڑھ کر کھلی جنگ پر اتر آتی ہیں تو مسلمانوں کو ملی تحفظ اور بقائے دین کے لئے ان سے نبرد آزما ہونا پڑتا ہے اس کی دو اقسام ہیں۔

مدافعانہ جہاد

اگر کوئی غیر مسلم قوت کسی مسلم ملک پر حملہ کردے تو اس ملک کے مسلمانوں پر اپنے دین وایمان، جان و مال اور عزت وآبرو کے تحفظ کی خاطر جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ مسلمان ممالک اور اسلامی معاشرے کو غیر مسلموں کے تسلط سے محفوظ رکھنے کے سلسلے میں جو بھی کوشش کی جائے وہ جہاد شمار ہوگی۔

مصلحانہ جہاد

جو شخص کلمہ طیبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور نبی اکرمؐ کی اطاعت کا اقرار کرتا ہے اس پر لازم ہے کہ وہ ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور نبی کریمؐ کی شریعت نافذ کرنے کے لئے کوشاں رہے۔

Marfat.com

جہاد کے متعلق خدا اور اس کے رسولؐ کے ارشادات

(1) قرآن پاک کی روشنی میں

(1.1) مومن تو وہ ہیں جو خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے اور پھر شک میں نہ پڑے۔ خدا کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرے۔ یہی لوگ ایمان کے پکے ہیں۔(سورت الحجرات آیت ۱۵)

(۱.۲) مومنو! خدا کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔ جہاد کرو تا کہ پیغمبر تمہارے بارے میں شاہد ہوں اور تم لوگوں کے مقابلے میں شاہد ہوں اور نماز پڑھو، زکوٰۃ دو اور خدا کے دین کی رسی کو پکڑے رہو (سورت الحج آیت ۷۸)-:-

(۱.۳) تم میں بعض بیمار ہوتے ہیں۔ بعض خدا کے فضل کی تلاش میں سفر کرتے ہیں اور بعض خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہیں تو جتنا آسانی سے ہو سکے اتنے قرآن پاک کی تلاوت کر لیا کرو (سورت المزمل آیت ۲۰)-:-

(۱.۴) جو لوگ آخرت کو خریدنا اور اس کے بدلے دنیا کی زندگی کو بیچنا چاہتے ہیں ان کو چاہیے خدا کی راہ میں جنگ کریں اور جو شخص خدا کی راہ میں جنگ کرے پھر شہید ہو جائے یا غلبہ پائے ہم عنقریب اس کو بڑا ثواب دینگے (سورت النساء آیت ۷۴)-:-

(۱.۵) جو مومن ہیں وہ خدا کے لئے لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ بتوں کے لئے لڑتے ہیں سو تم شیطان کے مددگاروں سے لڑو اور ڈرو مت کیونکہ شیطان کا داؤ بودا ہوتا ہے (سورت النساء آیت ۷۶)-:-

(۱.۶) بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو پہلے حکم دیا گیا تھا کہ اپنے ہاتھوں کو جنگ سے روکے رہو۔ نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو۔ پھر جب ان پر جہاد فرض کر دیا گیا تو بعض ان میں سے کافروں سے یوں ڈرنے لگے جیسے خدا سے ڈرتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اور بڑبڑانے لگے کہ اے خدا تو نے ہم پر جہاد جلد کیوں فرض کر دیا تھوڑی مدت اور ہمیں

Marfat.com

کیوں نہ دی (سورت النساء آیت ۷۷)-:-

(۱.۷) جو لوگ خدا اور اس کے رسولؐ سے لڑائی کریں اور ملک میں فساد کرنے کو دوڑتے پھریں ان کی یہی سزا ہے کہ قتل کر دئے جائیں یا سولی چڑھا دئے جائیں یا ان کے ایک ایک ہاتھ اور پاؤں کاٹ دئے جائیں یا ملک سے نکال دئے جائیں (سورت المائدہ آیت ۳۳)-:-

(۱.۸) جو اہل کتاب میں سے خدا پر ایمان نہیں لاتے اور نہ روز آخرت پر یقین رکھتے ہیں اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جو خدا اور اس کے رسولؐ نے حرام کی ہیں اور نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں (سورت التوبہ آیت ۲۹)-:-

(۱.۹) لوگو خدا کا وعدہ سچا ہے تم کو دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ شیطان فریب دینے والا تمہیں فریب دے۔ شیطان تمہارا دشمن ہے تم بھی اس کو دشمن ہی سمجھو۔(سورت فاطر آیت ۵ اور ۶)-:-

(۱.۱۰) عیسیٰؑ قیامت کی نشانی ہیں تو کہدو کہ لوگو! اس میں شک نہ کرو اور میرے پیچھے چلو۔ یہی سیدھا رستہ ہے کہیں شیطان تمکو اس سے روک نہ دے وہ تو تمہارا اعلانیہ دشمن ہے (سورت الزخرف آیت ۶۱ تا ۶۲)-:-

(۱.۱۱) اے آدمؑ کی اولاد ہم نے تم سے کہہ نہیں دیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا۔ یہی سیدھا رستہ ہے (سورت یٰسین آیت ۶۱ تا ۶۲)

(۱.۱۲) بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے اور باوجود جاننے بوجھنے کے گمراہ ہو رہا ہے تو خدا نے بھی اس کو گمراہ کر دیا اور اس کے کانوں اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ اب خدا کے سوا کون اس کو راہ راست پر لا سکتا ہے (سورت جاثیہ آیت ۲۳)-:-

Marfat.com

(۱.۱۳) شیطان نے ان کو قابو کرلیا ہے اور خدا کی یاد ان کو بھلا دی ہے۔ یہ جماعت شیطان کا لشکر ہے۔ سن رکھو شیطان کا لشکر نقصان اٹھانے والا ہے (سورت مجادلہ آیت ۱۹)

(۱.۱۴) کہو کہ میں لوگوں کے پروردگار، حقیقی بادشاہ اور معبود برحق کی پناہ مانگتا ہوں شیطان وسوسہ انداز کی برائی سے، جو خدا کا نام سن کر بھاگ جاتا ہے، جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے خواہ وہ جنات سے ہوں یا انسانوں میں سے (سورت الناس)۔:۔

(۱.۱۵) جو لوگ تم سے لڑتے ہیں تم بھی خدا کی راہ میں ان سے لڑو مگر زیادتی نہ کرنا کیونکہ خدا زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا (سورت البقرہ آیت ۱۹۰)۔:۔

(۱.۱۶) جب تم کافروں سے بھڑ جاؤ تو ان کی گردنیں اڑا دو یہاں تک کہ جب ان کو خوب قتل کر چکو تو جو زندہ پکڑے جائیں ان کو مضبوطی سے قید کرلو۔ پھر اس کے بعد یا تو احسان رکھ کر چھوڑ دینا چاہے یا کچھ مال لے کر یہاں تک کہ فریق مقابل لڑائی کے ہتھیار ہاتھ سے رکھ دے۔ یہ حکم یاد رکھو۔ اگر خدا چاہتا تو اور طرح ان سے انتقام لے لیتا لیکن اس نے چاہا کہ تمہاری ازمائش ایک دوسرے سے لڑوا کر کرے اور جو لوگ خدا کی راہ میں مارے گئے ان کے عملوں کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا (سورت محمد آیت ۴)۔:۔

(۲) احادیث پاک کی روشنی میں

(۲.۱) حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ گناہوں سے ہجرت کرو کیونکہ یہی بہترین ہجرت ہے۔ فرائض کی حفاظت کرو کیونکہ یہ افضل جہاد ہے۔ کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اسؑ کے ذکر سے بہتر کوئی چیز پسند نہیں۔

(۲.۲) حضرت ابو سعیدؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ تقویٰ کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ وہ ہر چیز کا خزانہ ہے۔ جہاد کو لازم کرلو اس لئے کہ وہ مسلمانوں کی رہبانیت ہے۔

(۲.۳) حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ جہاد کو اپنے اوپر

Marfat.com

لازم کرلو کیونکہ جہاد میری امت کی رہبانیت ہے۔

(۲.۴) حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ تم لازماً نیکی کا حکم دو گے اور بدی سے روکو گے ورنہ شدید اندیشہ ہے کہ تم پر عذاب مسلط کر دیا جائے گا۔ پھر تم دعا مانگو گے لیکن وہ قبول نہیں ہوگی۔

(۲.۵) حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ جو قوم جہاد فی سبیل اللہ ترک کر دیتی ہے خدا اس پر مصیبت عام کر دیتا ہے۔

(۲.۶) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ سب سے پہلے جہاد کی ابتدا اپنے نفس سے کرو کیونکہ اخلاق کی درستگی اور اصلاح اعمال کا کام دوسرے مجاہدات سے افضل ومقدم ہے۔ اپنے نفس کے خلاف جہاد سب سے بڑا جہاد ہے۔

(۲.۷) جنگ احد کے موقع پر رسول اللہؐ نے جہاد کے متعلق فرمایا کہ:-

(الف) اے لوگو سنو! آج تم آجروذکر کی جگہ ہو۔ جو شخص ذکر پر جم جائے صبر ویقین، پختگی اور خوشی سے جہاد کرے وہ خدا کے ہاں اجر پائے گا۔

(ب) مسلمانو سنو! دشمن سے جہاد کرنا سخت کام ہے، نفس پر بھاری پڑتا ہے۔ اس پر صبر بہت کم لوگوں سے ہوتا ہے۔

(ج) سنو مسلمانو! اپنے اعمال کو جہاد کی سختیوں پر صبر کرنے سے شروع کرو۔ یہی عمل تمام اعمال کی قبولیت کا باعث بن جائے گا۔

(د) اے میرے صحابہ سنو! اختلاف وجھگڑا اور جہاد سے جی چرانا تمہیں عاجز اور ضعیف کر دے گا۔ یہ اختلاف وخلفشار خدا کو ناپسند ہے۔

(۲.۸) رسول خداؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنے والا ایسا ہے جیسا کہ روزہ رکھنے والا، عبادت گزار اور قرآن پڑھنے والا جو کبھی روزہ رکھنے اور نماز پڑھنے سے نہیں تھکتا جب تک کہ وہ جہاد سے واپس نہ آجائے۔

Marfat.com

(۲.۹) رسول خداؐ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑائی کے لئے نکلا اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہو گیا۔ یا تو اس کو اجر و غنیمت کے ساتھ واپس کیا جائے گا یا (شہادت کی صورت میں) جنت میں داخل کیا جائے گا۔

(۲.۱۰) اللہ کے رسولؐ نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے یہ بہت پسند ہے کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر مارا جاؤں۔

(۲.۱۱) اللہ کے رسولؐ کا فرمان ہے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران) زخمی کیا جائے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اسے جو اس کی راہ میں زخمی کیا جاتا ہے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون جاری ہوگا۔ اس کا رنگ تو خون جیسا ہوگا مگر بو مشک کی ہوگی۔

(۲.۱۲) رسول خداؐ کا ارشاد ہے کہ اللہ کی راہ میں مارا جانا ہر گناہ کو مٹا دیتا ہے سوائے قرض کے۔

(۲.۱۳) رسول کریمؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ نہ اس نے جہاد کیا نہ کبھی جہاد کا خیال اس کے دل میں آیا اس کی موت ایک قسم کے نفاق پر ہوئی۔

(۲.۱۴) اللہ کے رسولؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں تھوڑی دیر کے لئے بھی لڑا اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔

(۲.۱۵) حضور اکرمؐ نے فرمایا میرے سامنے تین قسم کے آدمی پیش کئے جائیں گے جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے۔ ایک تو ان میں شہید ہے، دوسرا حرام سے بچنے والا اور دوسروں کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانے والا، اور تیسرا غلام جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت خوبی کے ساتھ کی اور اپنے مالک کا بھی خیر خواہ رہا۔

(۲.۱۶) جناب رسول پاکؐ نے فرمایا کہ شہیدوں کی تین قسمیں ہیں ایک وہ مومن کامل جو

Marfat.com

اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور شہادت پائے۔ دوسرا وہ جس کے اعمال ملے جلے ہوں مگر وہ اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے لڑے اور شہادت پائے۔ تیسرا وہ جس کے گناہ زیادہ ہوں اور نیکیاں کم مگر وہ اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور شہادت پائے۔ تینوں کے درجے مختلف ہونگے مگر جائیں گے سب جنت میں۔

اجتماعی اور انفرادی جہاد

(1) اجتماعی جہاد

اجتماعی جہاد میں پورا ملک یا علاقہ یا قوم مجموعی طور سے حصہ لیتی ہے اور اپنے جان و مال اور تمام دستیاب مالی وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرتی ہے تاکہ طاغوتی طاقتوں جن کا مقصد امت مسلمہ کو نقصان پہنچانا ہوتا ہے کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے اور اپنے دین کی مکمل طور پر حفاظت اور دفاع کی جائے۔ اس کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کی جاتی ہے اور پوری قوم کو متحرک کیا جاتا ہے۔ چونکہ جہاد ایک اسلامی اور دینی فریضہ ہے اس لئے کوئی مسلمان اس فریضے سے محروم نہ رہ جائے۔ جو مسلمان اس جنگ میں اپنی جان قربان کر دیتا ہے وہ شہید کہلاتا ہے اور مذہب اسلام میں اس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک اعلیٰ مقام ہے اور جو مسلمان بہادری اور جوانمردی سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہے اور اس کو بھاری مالی و جانی نقصان پہنچاتا ہے اور فتح و نصرت سے اپنی قوم کو ہمکنار کرتا ہے لیکن شہادت نہیں پاتا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا بھی ایک خاص مقام ہے۔ اس لئے وہ غازی کہلاتا ہے۔ رسول خداؐ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں تھوڑی دیر کے لئے بھی لڑا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والوں میں شہدا بھی شامل ہوں گے۔ ایک اور حدیث شریف کے مطابق جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہوا زخمی ہو گیا، وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کے جسم سے خون جاری ہوگا۔ اس کا رنگ تو خون جیسا ہی ہوگا لیکن بو مشک کی ہوگی۔ رسول خداؐ اور خلفائے راشدین کے زمانے

Marfat.com

میں جتنی بھی جنگیں یا غزوات ہوئے جیسے بدر، احد، خندق وغیرہ سب کی بنیاد اور مقصد جہاد ہی تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد فرمائی اور ان کو نصرت و کامرانی سے ہمکنار کیا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو اپنے ذہنوں میں محفوظ کیا ہوا تھا کہ ''مومنوں خدا کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے''

(۲) انفرادی جہاد

انفرادی جہاد میں ہر انسان تن تنہا خود اپنے ازلی اور ابدی دشمن یعنی نفس امارہ اور شیطان ملعون کا مقابلہ کرتا ہے۔ یہ دونوں دشمن ہر وقت ہر جگہ اور ہر حال میں سائے کی طرح اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ انسان کو دنیا کی مال و دولت، عیش و عشرت، برائی کی لذت و لطف اور ذاتی عزت و تعظیم کے سبز باغ دکھاتے رہتے ہیں اور اس کو ترغیب دیتے ہیں کہ یہی دنیا سب کچھ ہے۔ اللہ اور اس کے رسولؐ اور محبان خدا کے تمام احکامات بے کار اور بے سود ہیں اور اس کے آرام و سکون کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں۔ اگر وہ واقعی دنیا کی نعمتوں سے مستفید ہونا چاہتا ہے تو اس کو ان (شیطان اور نفس امارہ) کی پیروی کرنی ہوگی کیونکہ وہ اس کے سچے اور پکے دوست اور ہمنوا ہیں۔ انسان ان دونوں کو اپنا سب کچھ تصور کرنے لگتا ہے کیونکہ جو برائی اور گندگی کا راستہ یہ دونوں مردود اس کو دیکھاتے ہیں اس کا ثمر اس کو فوری مل جاتا ہے۔ دنیا کی تمام تر برائیاں، بدیاں، لڑائی جھگڑے، دنگا فساد، چوری ڈاکے، ظلم و ستم، بھوک افلاس اور رنج و غم ان ہی کے پیدا کردہ ہیں۔ یہ دونوں دشمن انسان کو اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لئے ہر جائز و ناجائز طریقہ استعمال کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ جب انسان بری صحبتوں، بری محفلوں اور برے کاموں کی طرف راغب ہوتا ہے تو یہ دونوں خوشی اور کامرانی کے جشن مناتے ہیں۔ جو شخص ان کا دوست اور ہمنوا بن جاتا ہے اس کا یہ اس وقت تک پیچھا نہیں چھوڑتے، جب تک جہنم کی آگ اس کے لئے واجب نہیں ہو جاتی یعنی جہنم جانے کی تمام شرائط پوری نہیں کر دیتا اور اس کی واپسی کے تمام دروازے باری

Marfat.com

تعالیٰ خود بند نہیں کر دیتے۔ ایسے ہی انسانوں کے لئے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو لوگ کافر ہیں انہیں تم نصیحت کرو یا نہ کرو ان کے لئے برابر ہے۔ ہم نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا رکھی ہے۔ ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ ان کے دلوں میں کفر کا مرض تھا ہم نے وہ مرض اور زیادہ کر دیا ہے۔ اب ان کے لئے سخت عذاب ہے (سورت البقرہ آیت ۶، ۷، ۱۰) پھر فرمایا کہ ہم نے بہت سے جن اور انسان دوزخ کے لئے پیدا کئے ہیں ان کے دل ایسے ہیں جن سے نہیں سمجھتے ان کی آنکھیں ایسی ہیں جن سے نہیں دیکھتے، ان کے کان ایسے ہیں جن سے نہیں سنتے۔ یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ یہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ یہی لوگ غافل ہیں (سورت اعراف آیت ۱۷۹)۔ حقیقتاً یہ وہی لوگ ہیں جو کفر و معصیت الٰہی میں اتنے غرق ہوتے ہیں کہ کوئی وعظ یا نصیحت ان پر اثر نہیں کرتی اور کوئی دلیل ان کے لئے سودمند نہیں ہوتی۔

شیطان کی واردات کا طریقہ بھی بڑا عجیب و غریب ہے۔ ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ شیطان اپنی ناک کا اگلا حصہ انسان کے دل پر رکھے ہوئے بیٹھا رہتا ہے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے، تو ذلت سے پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب غافل ہوتا ہے، تو اس کے دل کو لقمہ بنا لیتا ہے۔ ایک اور مشہور روایت ہے کہ شیطان دل کے بائیں طرف کندھے کے پیچھے مچھر کی شکل میں بیٹھا رہتا ہے۔ ایک لمبی سی سونڈ اس کے منہ پر ہوتی ہے جس کو وہ سوئی کی طرح دل کی طرف لے جاتا ہے۔ اگر انسان ذکر خدا میں ہو تو جلدی سے اپنی سونڈ کھینچ لیتا ہے۔ اگر غافل ہو تو اس سونڈ کے ذریعے وساوس اور گناہوں کا زہر انجکشن کے طریقے سے انسان کے دل میں بھر دیتا ہے اور اس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے گندگی کے عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اس طرح دنیادار جو اپنے خدا اور رسول کریمؐ کے احکامات سے غافل ہوتے ہیں وہ تو بڑی آسانی سے اس دشمن ملعون کا شکار بن جاتے ہیں اور ان کو گمراہ کرنے اور برائی میں پھنسانے کے لئے زیادہ تگ و دو نہیں کرنی پڑتی۔ البتہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے برگزیدہ بندوں اور محبان کا بھی یہ دونوں دشمن آخری دم تک پیچھا نہیں چھوڑتے۔ جب وہ اپنے خدا اور رسولؐ کا ذکر کرنے لگتے ہیں یا دوسرے مذہبی ارکان کی تعمیل شروع کرتے ہیں تو وہ اپنی پوری قوت اور طاقت سے حملہ آور ہوتے ہیں اور ان کے دلوں میں مختلف قسم کے وسوسے ڈالتے ہیں۔ نماز میں خیالات کا آنا بھی ان ہی کا کارنامہ ہوتا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کوئی نعمت عطا فرماتا ہے یا مصیبت میں مبتلا کرتا ہے تاکہ اپنے مومن بندے کو آزمائے تو یہ دونوں فوری حملہ آور ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور صبر کرنے کی بجائے اس کو خوشیاں منانے یا بدظن ہونے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اس لئے نامکمل مومن ان کا شکار بن جاتا ہے جبکہ وہ جو ہر وقت اور ہر آن اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر میں مشغول رہتا ہے وہ نہ صرف ان کے حملوں سے محفوظ رہتا ہے بلکہ وہ ان کو لعن طعن کر کے بھگا بھی دیتا ہے۔ فرمان الٰہی ہے کہ جو لوگ خداترس اور اہل تقویٰ ہیں جب ان کو کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے تو وہ یاد خدا میں لگ جاتے ہیں اور یکایک ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں لیکن جو شیطان کے تابع ہوتے ہیں وہ ان کو گمراہی میں کھینچ لے جاتے ہیں پس وہ باز نہیں آتے۔ (سورت اعراف آیت ۲۰۱ تا ۲۰۲)۔ اس سلسلے میں چند ایک واقعات درج ذیل ہیں۔

(۲.۱) حضرت عمر فاروقؓ سے رسولؐ خدا نے جب اونچی آواز میں عبادت کرنے یا تلاوت قرآن کرنے کی وجہ دریافت فرمائی تو انہوں نے کہا کہ میں اس طرح شیطان ملعون کو بھگانے کا انتظام کرتا ہوں۔

(۲.۲) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ایک دفعہ عبادت میں مشغول تھے تو شیطان نے ایک باقاعدہ منصوبے کے تحت ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری عبادت و ریاضت اور ذکر و اذکار کی کثرت کی بنا پر باقی زندگی اس تکلیف دہ ریاضت سے تم کو مستثنیٰ کر دیا ہے۔ آپ نے فوری جواب دیا کہ میرے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰؐ نے آخری دم تک نماز نہیں

Marfat.com

چھوڑی۔ مجھے کیسے معافی مل سکتی ہے۔ شیطان فوری انسانی شکل میں سامنے آیا اور کہا کہ تمہاری محنت و مشقت اور عقل و دانائی نے میرے حملے سے تم کو محفوظ رکھا۔ آپ نے فرمایا نہیں مجھے میرے اللہ اور رسولؐ نے اپنی رحمت سے تیرے شر سے محفوظ رکھا۔ وہ بہت مایوس ہوا اور یہ کہتے ہوئے بھاگ گیا کہ آپ میری پہنچ سے بہت آگے نکل گئے ہیں۔

(۲.۳) حضرت ابراہیمؑ جب اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی کے لئے اسے لے کر جا رہے تھے تو شیطان نے پہلے بی بی حاجراں کو اپنے طریقوں سے گمراہ کرنے کی کوشش کی۔ ناکامی پر وہ حضرت ابراہیمؑ کے پیچھے بھاگا اور تین جگہوں پر ان پر حملہ آور ہوا لیکن انہوں نے نہ صرف اس کو برا بھلا کہا بلکہ اس کو تینوں جگہوں پر پتھر مارے۔ وہ بڑی مایوسی اور ناکامی سے وہاں سے بھاگ گیا۔ اب حاجی صاحبان ان تینوں جگہوں پر شیطان مردود کو سات سات کنکریاں مارتے ہیں۔ اس عمل کو رمی کہتے ہیں اور یہ حج کا ایک اہم رکن ہے۔

(۲.۴) حضرت جنید بغدادیؒ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ آپ نے شیطان ملعون کو دیکھنے کی خواہش کی۔ وہ فوری ایک بوڑھے انسان کی شکل میں حاضر ہو گیا۔ آپ نے کہا اے ملعون تجھے آدمؑ کو سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا۔ وہ بولا جنید آپ کا خیال ہے کہ میں غیر خدا کو سجدہ کر لیتا۔ حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں کہ میں متحیر ہو گیا اور اس کا کلام میرے ضمیر پر اثر پذیر ہوا ہی تھا کہ مجھے الہام ہوا کہ اے جنید اس خبیث کو کہہ دو کہ بے ایمان تو جھوٹا ہے۔ اگر تو بندہ تھا تو اپنے مالک کے حکم سے باہر نہ ہوتا اور اس کے حکم سے انکاری نہ ہوتا۔ شیطان مردود نے یہ آواز میرے قلب سے سن لی اور ایک چیخ ماری اور بولا خدا کی قسم اے جنید تو نے مجھے جلا ڈالا اور نظر سے غائب ہو گیا۔ یہ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے ولی کی خود نگرانی فرماتا ہے۔ اور ہر حالت میں مکر ہائے شیطانی سے محفوظ رکھتا ہے۔

ان دشمنوں کے خلاف جہاد کو رسول اکرمؐ نے جہاد اکبر کا نام دیا ہے۔ ان کے خلاف جہاد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت و ریاضت اور ذکر و اذکار کی کثرت کے

Marfat.com

ذریعہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تبارک تعالیٰ اور اس کے محبوب پیغمبر رسول اکرمؐ کی رحمت کاملہ دشمنوں کے خلاف جہاد میں بہترین اسلحہ اور ہتھیار کے طور پر استعمال کی جا سکتی ہے۔ یہ ایسا اسلحہ ہے جو دنیا کی کسی فیکٹری میں تیار نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص خاص بندوں کے لئے مخصوص کیا ہوا ہے۔ جس کو یہ اسلحہ مل جائے وہ دونوں جہانوں کے دشمنوں سے محفوظ اور نعمتوں کا مستحق قرار پاتا ہے۔ ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ ارادہ خیر فرماتا ہے تو اسے عیوب نفس کے لئے چشم بینا عطا فرما دیتا ہے۔ ہمارے رسول مقبولؐ کا یہ بھی فرمان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ تخلیق کائنات سے فارغ ہو گیا تو اس نے عرش پر لکھ دیا ''میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے'' قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ لوگو! خدا کا وعدہ سچا ہے تم کو دنیا کی زندگی (نفسانی خواہشات) دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ شیطان فریب دینے والا تمہیں فریب دے۔ شیطان تمہارا دشمن ہے تم بھی اس کو دشمن سمجھو (سورت خاطر آیت ۵ اور ۶)۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ اپنے رب کی رحمت سے ناامید تو صرف گمراہ اور بھکے ہوئے لوگ ہی ہوتے ہیں (سورت یوسف آیت ۸۷)۔

اب چند ایک بزرگان دین اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کے ارشادات درج کئے جاتے ہیں تا کہ انفرادی جہاد کی اصل روح کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے میں آسانی ہو۔

(الف) حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ

خواہشات نفس کی متابعت کرنے والا دنیا و آخرت دونوں میں گرفتار عذاب رہتا ہے۔ دنیا میں بوجہ اس کی تلاش کے اور آخرت میں بوجہ حساب کے۔

(ب) حضرت خواجہ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ

انسان کے دل میں رحمانی و شیطانی وسوسے موجود رہتے ہیں۔ آئندہ ہر وقت اور ہر آن نئے وسوسے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ لہذا سعادت مند وہ ہے جو شیطانی وسوسوں کو دور کر کے

Marfat.com

رحمانی خیالات کو ترقی دے۔

(ت) حضرت محمد بن الحنفیہؒ

اس پر اللہ تبارک تعالیٰ کی رحمت ہو جس نے اپنے نفس کو غیر اللہ سے بے نیاز کیا۔ اپنا ہاتھ روکا۔ اپنی زبان بند کی۔ خدا نے جنت کو تمہارے نفسوں کی قیمت قرار دیا ہے۔ اسے کسی دوسری چیز کے بدلے میں فروخت نہ کرو۔

(ث) حضرت شیخ الجیری نیشاپوریؒ

جو سنت پر عمل پیرا رہتا ہے اس کا دل حکمت سے نورانی ہو جاتا ہے۔ نفس کا محاسبہ کرتے رہو تاکہ تمہارے دشمن تم سے مخفی نہ رہیں۔ اطاعت و فرمانبرداری سعادت کی علامت ہے۔ خدا اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو۔

(ج) حضرت اویس قرنیؒ

جب تک کسی کے دل میں شیطان کی محبت ہو اور اس کے سینے میں نفس غالب ہو اور دنیا و عاقبت کی فکر اور لوگوں کا اندیشہ ہو اس وقت تک اس کو کیفیت وحدت حاصل نہیں ہوتی۔

(ح) حضرت ھرن بن حیانؒ

اپنے دل کی نگرانی ہر قسم کے اندیشہ غیر سے رکھو۔ یعنی ذکر سے اپنے دل کو تابع حق کر اور اپنی خواہشات نفسی کو اس دل کا فرمانبردار بنا۔

(خ) حضرت ابراہیم ادھمؒ

جب نفس امارہ سے دشمنی ہو جائے تو نفس امارہ کے دشمن سے حرص و ہوا کی تمام بھیڑ بھاڑ دور ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ جو حرص و ہوا کا آشنا و پابند ہے وہ یقیناً خدا سے جدا ہے اور جو شاخ حرص و ہوا کو کاٹ چکا وہ اپنے رب کی خلوت خاص میں داخل ہو گیا۔

(د) حضرت ابو صالح حمدونؒ

Marfat.com

اللہ کے برگزیدہ بندے کلام کرتے ہیں اعزاز اسلام کے لئے نفسوں سے نجات کے لئے اور رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لئے جبکہ دنیا دار بولتے ہیں نفس کے اعزاز کی خاطر، طلب دنیا کے لئے اور لوگوں میں مقبولیت پیدا ہونے کی غرض سے۔

(ذ) حضرت ابو محمد عبداللہ خبیقؒ

اللہ تعالیٰ نے دلوں کو مساکن ذکر بنایا تھا مگر جب نفس امارہ کی صحبت کا اثر پڑا تو مسکن شہوت بن گیا۔ اب اس دل کو کوئی چیز شہوت سے پاک نہیں کر سکتی مگر وہ خوف جو مضطر کر دے یا وہ شوق جو ارام بھلا کر قلق پیدا کر دے۔

(ر) حضرت ابو حمزہ بغدادیؒ

جب انسان نے اپنے نفس سے سلامتی حاصل کر لی تو اس نے اپنی حفاظت کا حق ادا کر دیا اور جب خلق نے انسان سے سلامتی حاصل کر لی تو اس نے حق مخلوق ادا کر دیا۔ حقیقتاً حق دو ہیں۔ ایک نفس کا انسان پر اور دوسرا مخلوق کا انسان پر۔ تو جب انسان نے اپنے نفس کو معصیت سے روک لیا اور طریقہ سلامتی عقبیٰ پر اسے چلایا تو اس کا حق ادا کر دیا۔ جب مخلوقات کو اپنے شر سے بچا لیا اور ان سے برائی نہ کی تو مخلوق کا حق ادا کر دیا۔ گویا ایسی حالت میں زندگی گزارے کہ انسان کو خلائق سے اور انسان سے خلائق کو کوئی نقصان یا برائی نہ پہنچے۔ پس یہی جہاد ہے اور یہی عبادت الٰہی۔

(ز) حضرت بایزید بسطامیؒ

حضرت بایزید بسطامیؒ کی بابت مشہور ہے کہ جب آپ نے خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا تو عرض کی یا خداوند کریم میں تجھ تک کس طرح پہنچوں حکم ہوا کہ اپنے نفس سے دستکش ہو جا مجھ تک پہنچ جائے گا۔

Marfat.com

(س) فرمان رسول مقبولؐ

جنگ احد کی واپسی پر رسول مقبولؐ نے فرمایا کہ اب ہم چھوٹی لڑائی سے واپس جا کر بڑی لڑائی شروع کرینگے۔ بعض صحابہ کرام کے بڑی لڑائی کے متعلق پوچھنے پر سرکار دو عالمؐ نے فرمایا کہ وہ لڑائی نفس کے ساتھ ہے جو سب جنگوں سے بڑی جنگ ہے کیونکہ یہ جنگ ہر وقت جاری رکھنا پڑتی ہے۔

(ش) حضرت علیؓ

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ قلعہ خیبر فتح کرنا مجھے کوئی مشکل کام معلوم نہیں ہوا مگر نفس امارہ کو قابو میں لانا بہت مشکل ہوا۔

(ص)۔ حضرت خواجہ غلام محی الدین قادریؒ

فقر کیا ہے اپنی ہستی سے گذرنا ہے فقط
جیتے جی مرنے سے پہلے یارو مرنا ہے فقط
اطاعت اللہ کی جو چاہے خالص للہ کرے
نفس دوں کے سر اوپر پاؤں کو دھرنا ہے فقط

Marfat.com

باب سوئم

صلوٰۃ دائمی

نماز وہ عبادت ہے جسے کوئی مسلمان کسی بھی صورت چھوڑنے کا مجاز نہیں کیونکہ مسلم اور غیر مسلم میں فرق ہی نماز کا ہے۔ جس نے نماز پڑھی وہ مسلمان اور جس نے نہ پڑھی وہ غیر مسلم یعنی مسلمان کہلانے کے لئے نماز اولین شرط ہے۔ پھر نماز کے اوصاف و پہچان میں وارد ہے کہ یہ برے کاموں سے روکتی ہے۔ جو شخص نماز بڑھ کر بھی برے کام کرے اس کی نماز وہ نہیں جس کا حکم خداوند کریم نے دیا ہوا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ جو مسلمان نماز نہیں پڑھتے وہ پڑھیں تا کہ مسلمان کہلانے کے مستحق ہو جائیں اور جو نماز پڑھتے ہیں وہ اس طرح پڑھیں جس طرح شرع شریف نے حکم دیا ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے اور نماز پڑھ کر بھی برے کاموں یعنی دھوکہ دہی، گلہ شکوہ، حسد بخل، جھوٹ اور ریا کاری وغیرہ اوصاف ذمیمہ سے باز نہ آئے تو اس کی نماز شمر کی نماز سے کم وقعت نہیں رکھتی۔ معرکہ کربلا کے دوران حضرت امام حسینؓ نے شمر سے دو نفل پڑھنے کی مہلت مانگی تو اس نے کہا کہ جلدی کیجئے کیونکہ تمہارا سر کاٹنے کے بعد میں نے نماز پڑھنی ہے۔ گویا اپنا ایمان ضائع کر کے اور کافر ہو کر نماز پڑھنی ہے۔ یہ تھی شمر کی نماز اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی نماز سے محفوظ رکھے۔

بزرگان دین کے نزدیک اذکار الٰہی میں سے ایک ذکر کا نام صلوٰۃ دائمی (دائمی نماز) ہے اور یہ ذکر با اسم ذات کیا جاتا ہے۔ اس میں ذاکر ہمیشہ اور ہر وقت نماز میں رہتا ہے۔ اس نماز میں تعین وقت، رکوع، سجود قیام وقعود کی شرائط نہیں ہوتیں۔ اس نماز کو ذکر اللہ دوامی بھی کہتے ہیں اور اس کے نمازی کا قلب کبھی خدا سے غافل نہیں رہتا گویا اللہ کے ذکر سے اطمینان قلب کی دولت حاصل ہوتی ہے جس میں ابدی اور لافانی زندگی پنہاں ہے۔

Marfat.com

اکثر علمائے کرام اس بات پر متفق ہیں کہ نماز پنجگانہ سے صرف صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں مگر کبیرہ گناہوں کے لئے توبہ و استغفار ضروری ہے جس کو صوفیائے کرام ذکر الٰہی یا صلوٰۃ دائمی کے جزو کا نام دیتے ہیں۔

صلوٰۃ دائمی کے بنیادی اصول

صوفیائے کرام کے مطابق صلوٰۃ دائمی کے درج ذیل اصول ہیں جو کہ بنیادی حیثیت کے حامل ہیں۔

(الف) اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر وقت ہوتا رہے خواہ کسی طریقے سے ہو۔

(ب) اللہ تعالیٰ کی محبت سب سے زیادہ اور ہر چیز پر غالب رہے خواہ کچھ ہی کام کرتا ہو۔

(ت) جو چیز اللہ تعالیٰ کی محبت سے روکے یا اس کو کم کرے وہ اس سے دور بھاگے۔

(ث) اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا شوق ہر چیز سے زیادہ رہے۔

(ج) ہر سختی اور ہر مصیبت میں اللہ تعالیٰ سے راضی رہے اور بدظن نہ ہو بلکہ سمجھے کہ اس میں کوئی راز پنہاں ہے۔

(ح) جو شخص اللہ کا دوست ہے اسے بھی دوست ہی سمجھے۔

(خ) جس چیز سے اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو اس کو اپنی جان سے بھی عزیز جانے۔

دائمی صلوٰۃ کی منازل

دائمی نماز کی پانچ منازل ہیں جو اختصار کے ساتھ درج کی جاتی ہیں۔ اگر کوئی ان کی تفصیل میں دلچسپی رکھتا ہو تو اس کو کسی مرد خدا سے رابطہ کرنا ہوگا کیونکہ ان منازل کے ساتھ ساتھ وجود انسانی میں تغیر و تبدل کا ہونا لازمی امر ہے۔ جب تک وجودی حالت نہیں بدلے گی یہ منازل طے نہیں ہونگی۔

(الف) ذکر لسانی

زبان ذکر الٰہی میں ہمیشہ ہلتی رہتی ہے اور کسی بھی وقت بند نہیں ہوتی۔

Marfat.com

(ب) ذکر قلبی

دل ہر وقت ذات حق میں مشغول رہتا ہے اور کبھی بھی اس سے غافل نہیں ہوتا۔ قلب میں ذات حق کو موصوف بجمیع اوصاف کاملہ ہر وقت موجود پاتا ہے۔

(ت) ذکر روحی

ہر شے کی حقیقت میں مشاہدہ ذات حق کرتا ہے اور غفلت کو کبھی راہ نہیں دیتا۔

(ث) ذکر سری

ہر شے کی کی حقیقت کو ہمیشہ ذات حق میں دیکھتا ہے۔

(ج) ذکر خفی

احدیت ذات میں محو در محو اور فنا در فنا ہونے کا نام ذکر خفی ہے۔ اس حالت میں سجدہ دل ذات الٰہی اور وصال یار لازمی ہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ کے مطابق پہلے پہل ذکر خدا زبان سے کیا جاتا ہے۔ پھر زبان دل کے ساتھ موافقت کرتی ہے۔ بعد ازاں زبان چپ ہو جاتی ہے اور دل ذکر کرتا ہے۔ پھر دل کے ساتھ باقی اعضا مل جاتے ہیں اور ذکر خدا کرتے ہیں یہاں تک کہ ذاکر درویش کو ہر رگ و پے اور جسم کا بال بال ذکر الٰہی کرتا ہوا سنائی دیتا اور نظر آتا ہے۔

صوفیائے کرام کے مطابق صلوٰۃ دائمی وہ عبادت ہے جس میں انسان بالکل خدا کے نزدیک ہو جاتا ہے اور کچھ عرصے کے لئے اس عالم ظاہری کے تعلقات سے کنارہ کش ہو جاتا ہے اور ایک روحانی دنیا میں خدا کے روبرو پیش ہو جاتا ہے۔ جس قدر اللہ تعالیٰ کی عظمت اور ہیبت اس کے دل پر غالب ہو اسی قدر کم ہے۔ حضرت علیؓ کے متعلق مروی ہے کہ آپ ہمہ تن عبادت الٰہی میں ایسے غرق ہو گئے کہ آپ کے بدن سے جس جاتا رہا اور ایک چھبا ہوا زہریلا تیر آپ کے پاؤں مبارک سے نکالا گیا اور آپ کو مطلق خبر نہ ہوئی۔ حقیقتاً

Marfat.com

تمام عبادات کی جان یہی نماز ہے۔اسی سے انسان قرب الٰہی کے منازل طے کرتا ہوا اونچے سے اونچے مقام یعنی عرش رب العالمین تک پہنچ جاتا ہے۔اس لئے نماز کو مومنوں کی معراج کہا گیا ہے۔

حدیث بخاری میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ جن چیزوں کے ذریعے سے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سے محبوب ترین وہ چیزیں ہیں جو میں نے اس پر فرض کی ہیں۔علاوہ ازیں ذکر،نوافل اور استغفار کے ذریعے سے بھی وہ میرا قرب حاصل کرنے کی سعی کرتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اور مجھ سے کسی چیز سے پناہ طلب کرتا ہے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں۔

کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنی نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور اس روحانی عبادت سے لطف اندوز ہوتے ہیں کیونکہ ان کا ہر اصول قابل عمل ہوتا ہے۔وہ ہر وقت ذکر الٰہی کرتے ہیں جس سے دل اطمینان حاصل کرتا ہے اور اطمینان قلب حضور قلب سے حاصل ہوتا ہے۔حضور قلب روحانی ترقی کے لئے معراج ہے اور روحانی ترقی میں نجات اور بخشش کا راز مضمر ہے۔بعض لوگ عادتاً نماز پڑھتے ہیں لیکن نہیں جانتے کہ عبادت اور عادت میں بڑا فرق ہے۔عبادت وہ ہے کہ بوقت عبادت و ریاضت انسان کے اندر مالک کی جانب شوق و محبت کے پاکیزہ جذبات پائے جاتے ہیں۔لیکن اگر اس کے دل میں ایسی کیفیت نہیں ہوتی تو اس کی عبادت و بندگی کا درجہ محض روزانہ شغل یا عادت میں شمار کیا جائے گا جس سے قدرے نیت کے شاید پھل مل جائے مگر انسان کو اپنے مالک تک رسائی نہیں مل سکتی۔رسول اکرمؐ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی زبان دے جو ذکر الٰہی کرنے والی ہو اور دل

Marfat.com

میں اللہ تعالیٰ کا عشق موجزن ہو۔

حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ جب میں تمام ظاہری علوم سے فراغت پا چکا تو صوفیائے کرام کے طریق کی طرف متوجہ ہوا۔ میں نے جانا کہ ان کا طریق علم اور عمل دونوں سے پورا ہوتا ہے اور ان کے عمل کا نتیجہ اور حاصل یہ ہے کہ خواہشات فاسدہ نفس امارہ سے قطع ہو جاتی ہیں اور وہ اخلاق ذمیمہ اور صفات خبیثہ سے منزہ اور مبرا ہو کر اخلاق محمودہ اور صفات حمیدہ سے آراستہ و پیراستہ ہو جاتا ہے۔ دل غیر اللہ سے خالی ہو کر ذکر الٰہی سے متجلی ہو جاتا ہے۔ ان کے اصل لطائف اور نکات صرف پڑھنے سے ہی حاصل نہیں بلکہ ذوق اور حال سے اپنی صفات کے بدلنے سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ صوفیائے کرام صاحب حال ہیں نہ کہ صاحب قال۔ میں نے یہ بھی جانا کہ آخرت کی سعادت بغیر تقویٰ اور نفس کو خواہشوں سے بچانے کے حاصل نہیں ہو سکتی اور ان سب کی اصل علاقہ دل کو دنیا سے قطع کرنا اور دار غیر سے منہ پھیر کر دار پائیدار کی طرف رجوع کرنا اور نہایت ہمت سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا ہے۔

پس میں نے اپنی جاہ اور شہر بغداد کو چھوڑ دیا۔ ملازمت سے استعفا دیکر جو مال میرے پاس تھا اس میں سے بقدر ضرورت رکھ کر باقی سب یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ تمام مال و اسباب مسلمانوں کے لئے وقف ہے۔ جس کا دل چاہے لے جائے۔ پھر میں نے تقریباً دس سال کا عرصہ گوشہ نشینی، بیت المقدس، مدینہ منورہ اور مکہ معظّمہ کے سفر میں گزارا۔ ان خلوتوں اور گوشہ گیریوں میں بہت سے امور مجھ پر منکشف ہوئے جن کا بیان شمار سے باہر اور ناممکن ہے۔ البتہ اتنا ضرور کہونگا کہ اللہ تعالیٰ کے رستے پر چلنے والے صرف صوفیائے کرام ہی ہیں اور انہی کی سیرت و عادت سب سے افضل ہے۔ انہی کا طریقہ اور راستہ سب راستوں سے سیدھا ہے اور ان کے اخلاق سب کے اخلاق سے پاکیزہ ہیں۔ بلکہ اگر کل عقلاء کی عقلیں، سب حکماء کی حکمتیں، کل علماء کی شریعتیں اور کل واقفان علوم دینیہ کے علوم

Marfat.com

جمع کئے جائیں تو صوفیائے کرام کے اخلاق واطوار اور سیرت وطبیعت کی ذرہ بھر بھی برابری نہ کر سکیں اور نہ ان کو پلٹا سکیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صوفیائے کرام کے جمیع حرکات وسکنات ظاہری اور باطنی مشکوٰۃ نبوت کے نور سے مقتبس (روشنی لینے والے) ہیں اور روئے زمین پر کوئی نور سوائے نور نبوت کے روشن نہیں۔ صوفیائے کرام عالم بیداری میں فرشتوں اور ارواح انبیاءؑ کو دیکھتے ہیں اور ان کی آواز سنتے ہیں۔ ان سے فوائد حاصل کرتے ہیں۔ پھر اس حال مشاہدہ صور اور امثال میں اس قدر ترقی حاصل کرتے ہیں کہ اس حالت کے بیان کرنے سے قوت ناطقہ عاجز ہے۔ پس جس شخص نے علم تصوف کا مزہ نہیں چکھا اس نے حقیقت نبوت سے سوائے نام کے اور کچھ نہیں جانا۔

حقیقی نماز اللہ تعالیٰ کی بندگی کا وہ ادب ہے جو بندے کو دائمی طور پر اطاعت الٰہی میں مشغول رہنے کا قرینہ سکھاتا ہے۔ بندہ اگر حقیقی نماز قائم کرنے میں کامیاب ہو جائے تو اس کا جینا مرنا، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، سونا جاگنا، دوستی دشمنی غرض زندگی کے تمام معاملات اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ حضورؐ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محبوب کہدو کہ بے شک میری نماز، میرا مرنا اور جینا اور عبادت سب رب العالمین کے لئے ہے۔ حقیقی یا قلبی نماز میں دل ہر وقت یاد الٰہی میں مستغرق رہتا ہے اور انسان کو قلب حضوری حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے محبوبؐ کا فرمان ہے کہ حضور قلب کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اس حالت میں اس کا ہر اعضا نماز میں مصروف ہوتا ہے۔ بعض صوفیائے کرام کے نزدیک نماز قلبی میں دل مسجد، جذبہ عشق امام اور جمال ذات الٰہی قبلہ کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ دل اور روح دائمی طور پر نماز میں مشغول رہتے ہیں۔ دل نہ سوتا ہے اور نہ اونگتا ہے بلکہ نیند اور بیداری دونوں حالتوں میں محو نماز ہوتا ہے۔ یہ نماز دل کے زندہ ہونے سے قائم ہوتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ ایسے ہی مردان خدا کے متعلق حضورؐ نے فرمایا کہ انبیاء اور اولیاء اپنی قبروں میں ایسے نماز پڑھتے ہیں جیسے وہ اپنے گھر میں اپنی زندگی میں پڑھا

Marfat.com

کرتے تھے۔اس لئے ان کے لئے زندگی اور موت کا تصور ختم ہو جاتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ ہم سے گفتگو فرماتے ہوتے اور نماز کا وقت آ جاتا تو حق تعالیٰ کی بندگی میں یوں مشغول ہو جاتے کہ گویا وہ ہم کو اور ہم ان کو پہچانتے ہی نہیں۔اس لئے ارشاد ہے کہ نماز یوں ادا کرو گویا کسی کو الوداع کر رہے ہو بلکہ بغیر حق جو کچھ بھی ہے اس کو الوداع کہہ رہے ہو کیونکہ نماز کی اصل روح خشوع وخضوع ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں اصل مقصود یہ ہو کہ دل اللہ تعالیٰ کے ساتھ درست رہے اور ہیبت الٰہی اور تعظیم خداوندی کے باعث ذکر حق تعالیٰ کو ہر دم تازہ رکھ سکے۔جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میرے ذکر کے لئے نماز قائم کرو۔حضورؐ کا ارشاد ہے کہ ہر وہ نماز جس میں دل حاضر نہ ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھتا ہی نہیں۔حضرت علیؓ جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے تو ان کے بدن میں لرزہ طاری ہو جاتا اور ان کا رنگ بدل جاتا اور فرماتے کہ اس امانت کے اٹھانے کا وقت آ گیا ہے جسے جب ساتوں آسمانوں اور زمین کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ اسے اٹھانے کی ہمت نہ کر سکے۔حضرت ابو سفیانؒ فرماتے ہیں کہ جس کی نماز خشوع وخضوع سے خالی ہے اس کی نماز ہی نہیں۔حضرت حسن بصریؒ کا فرمان ہے کہ جس نماز میں دل حاضر نہ ہو وہ نماز عذاب سے قریب تر ہے۔حضرت امام زین العابدین کے متعلق روایت ہے کہ جب آپ نماز کے لئے وضو کرتے تو آپ کے چہرے کا رنگ اڑ جاتا۔لوگوں کے وجہ پوچھنے پر فرمایا کہ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ رب کائنات کے سامنے کھڑا ہونے جا رہا ہوں اور ارض وسما کی ہر چیز کے مالک وخالق سے گفتگو کے لئے تیار ہو رہا ہوں۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کا ارشاد گرامی ہے کہ نماز ایک ایسی عبادت ہے کہ انسان ابتدا تا انتہا اس سے راہ حق پاتا ہے اور نماز ہی میں اسے اس کے مقامات کا کشف ہوتا ہے۔اس میں انسان کو طہارت کی بجائے توبہ، اطاعت کی بجائے قبلہ شناسی، مجاہدہ نفس کی بجائے قیام ودوام، ذکر کی بجائے قربت الٰہی، رکوع کی بجائے تواضع، سجود کی بجائے

Marfat.com

معرفت نفس اور تشہد کی بجائے امن مل جاتا ہے۔ حضرت حاتم الاصمؒ سے کسی نے نماز کی ادائیگی کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ جب وقت نماز آتا ہے تو ایک ظاہری وضو پانی سے اور دوسرا باطنی وضو توبہ سے کرتا ہوں۔ پھر مسجد جاتا ہوں تو خانہ کعبہ میرے سامنے ہوتا ہے اور مقام ابراہیم میرے دونوں آبروؤں کے درمیان، داہنے بازو پر بہشت کرتا ہوں اور بائیں پر دوزخ، پل صراط زیر قدم لاتا ہوں اور ملک الموت کو اپنے پیچھے تصور کرتا ہوں۔ پھر تکبیر بالتعظیم کہتا ہوں، باادب قیام کرتا ہوں اور قرأت خوفناک حالت میں کرتا ہوں۔ پھر رکوع بالتواضع اور سجود بتضرع اور جلسہ حلم اور وقار سے اور سلام شکر کے ساتھ پھیرتا ہوں۔ حضرت جنید بغدادیؒ جب ضعیف ہوئے تو جوانی کے اوراد سے ایک ورد بھی کم نہ کیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ حضور آپ ضعیف ہو گئے ہیں لہٰذا بعض عبادات نافلہ ترک فرما دیجئے تو آپ نے فرمایا کہ جو چیزیں ابتدا میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں نے حاصل کیں مجال ہے کہ اب انتہا میں چھوڑ دوں۔

ایک حدیث پاک کے مطابق رسول اللہؐ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ مومن کے لئے جو بھی فیصلہ کرتا ہے اس میں اس کے لئے بہتری کا پہلو ہوتا ہے۔ اگر اس کو راحت پہنچتی ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے جو اس کے لئے بہتر ہے۔ اگر کوئی تکلیف ہوتی ہے تو صبر کرتا ہے۔ اس میں بھی بہتری کا پہلو پنہاں ہے۔ یہ امتیاز ایک مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ آپکا یہ بھی فرمان ہے کہ مومن کو جو بھی فکر و غم اور تکلیف ہوتی ہے حتیٰ کہ ایک کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی غلطیاں معاف فرما دیتا ہے۔ اس لئے مومن کے لئے ضروری ہے کہ نعمت میں اپنے رب کے احسان یاد کرے اس سے نعمت میں اضافہ ہوگا۔ تکلیف میں اپنے گناہ یاد کرے اس سے تکلیف میں تخفیف ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ بچپن کے زمانے میں

Marfat.com

ایک عورت عابدہ کو دیکھا کہ نماز میں اس کے جسم پر بچھو نے چالیس جگہ ڈنگ مارے مگر اس کے چہرے پر تغیر نہیں آیا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئی تو میں نے کہا اماں! آپ نے اسے دور کیوں نہ کیا۔ اس نے فرمایا صاحبزادے تم بچے ہو۔ تمہیں معلوم نہیں اللہ تعالیٰ کے کام میں اپنا کام جائز نہیں ہے۔ حضرت ابوالخیر اقطعؒ کے پاؤں مبارک میں مرض آکلہ ہو گیا (یہ ایسا مرض ہے کہ گوشت گل کر گرتا ہے اور اس کا علاج سوائے قطع کے نہیں ہوتا) طبیبوں نے پاؤں کا کاٹنا تجویز کیا۔ آپ نے منظور نہ فرمایا۔ مریدوں نے کہا کہ جب آپ نماز میں ہوں اس وقت پاؤں کاٹا جائے اس لئے کہ اس حال میں آپ کو اپنی خبر نہیں ہوتی چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو پیر کاٹا ہوا پایا۔ محبوب خدا رسول اکرمؐ کا فرمان ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ اس لئے جب نماز کا وقت ہوتا تو آپ فرماتے بلال! ہمیں آذان و نماز سے خوش کرو۔ ایک مشہور روایت ہے کہ حضورؐ جب نماز آدا فرماتے تو آپ کے جوف مبارک سے دیگ کے جوش کی آواز آتی۔ ایک روایت ہے کہ حضرت یحییٰ بن معاذ آرازی اپنی مناجات میں کہا کرتے تھے کہ یا اللہ رات اچھی نہیں لگتی مگر تجھ سے راز و نیاز کے ساتھ، دن اچھا معلوم نہیں ہوتا مگر تیری عبادت کے ساتھ، دنیا اچھی نہیں معلوم ہوتی مگر تیرے ذکر کے ساتھ، آخرت بھلی نہیں مگر تیری معافی کے ساتھ اور جنت میں لطف نہیں مگر تیرے دیدار کے ساتھ۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ وہ ذکر خفی جس کو فرشتے بھی نہ سن سکیں سب عبادتوں سے افضل ہے۔ اسی طرح حضرت سعدؓ اور حضرت عبادہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفےٰؐ نے فرمایا کہ بہترین ذکر، ذکر خفی ہے۔ اس ذکر میں دل ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ساتھ وابستہ رہتا ہے۔ جب یہ حالت ہو جائے تو پھر کوئی عبادت چھوٹ ہی نہیں سکتی کیونکہ سارے اعضاء ظاہرہ، باطنہ دل کے تابع ہو جاتے ہیں۔ جس چیز کے ساتھ دل وابستہ ہو جاتا ہے سارے ہی اعضاء اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنے والے مرتے ہی نہیں بلکہ وہ اس دنیا سے منتقل ہو جانے کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں اور محو مشاہدہ الٰہی رہتے ہیں۔ حضرت پیر طریقت غلام جیلانی شاہؒ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ اور ہر وقت یاد کرو۔ کسی وقت بھی خدا کے ذکر سے غافل نہ رہو۔ انسان کی بہتری بھی اسی میں ہے۔ دنیا کے وہ تمام لوگ جو مذہب کے قائل ہیں وہ مذہب کا یہی فائدہ بتاتے ہیں کہ عبد اور معبود کے تعلقات باہم مضبوط رکھے جائیں، سلوک الی اللہ کی منازل طے کی جائیں، خالق کی معرفت حاصل کی جائے، ماسوائے اللہ کو دل سے بھلا دیا جائے، اس واحد اور یگانہ ہستی کے خیال کے سوا اور کوئی خیال دل کو اپنی طرف متوجہ نہ کر سکے، انوار جلال و جمال دل کو گھیر لیں، دنیا میں جتنے بھی نبی اور پیغمبر گزرے ہیں سب کا مقصد اعلیٰ یہی تو تھا۔ سب نے عشق الٰہی کی دعوت دی اور اس چنگاری کو شعلہ ور بنانے کی کوشش کی۔ عشق الٰہی کوئی معمولی کام نہیں بہت مشکل ہے مگر کرنے والے کر دکھاتے ہیں اے سالک تو بھی اللہ کا ہو جا اور ہمیشہ ہمیشہ کا امن پا جا۔ اس سے بڑی کامیابی اور کوئی نہیں۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کا فرمان ہے کہ جو شخص نماز میں دوست کا جمال نہ دیکھے اس کے لئے فتویٰ یہی ہے کہ پھر نماز پڑھے اور اپنے آپ کو فرشتہ خیال کرنا چھوڑ دے۔ حقیقتاً یہ لوگ خود اعتمادی کا شکار ہوتے ہیں اور اپنے معتقدین کو راہ مستقیم پر لانے کی بجائے غلط راستے پر ڈال دیتے ہیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ قیامت کے دن یہ لوگ اپنے بوجھ کے علاوہ ان کا بوجھ بھی اٹھائیں گے جن کو یہ بے علمی کی وجہ سے گمراہ کرتے رہے (سورت النحل آیت ۲۵)۔ اسی طرح حدیث پاک میں ہے کہ جس نے لوگوں کو ہدایت کی طرف بلایا تو اس شخص کو ان تمام لوگوں کا اجر بھی ملے گا جو اس کی دعوت پر ہدایت کا راستہ اپنائیں گے اور جس نے گمراہی کی طرف بلایا تو اس کو ان تمام لوگوں کے گناہوں کا بار بھی اٹھانا ہوگا جو اس کی دعوت پر گمراہ ہوئے۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ یہ چند روزہ زندگی میں فائدہ اٹھا لو پھر تمہارا ٹھکانا جہنم ہے (سورت ابراہیم آیت ۳۰)۔

Marfat.com

ذکر الٰہی کے متعلق قرآن پاک سے چند ایک حوالہجات وشواہد

(۱) تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کرونگا اور میرا شکر ادا کرتے رہو اور ناشکری نہ کرو (سورت بقرہ آیت ۱۵۲)

(۲) کثرت سے اپنے رب کو یاد کیا کرو اور صبح شام اس کی تسبیح کیا کرو (سورت آل عمران آیت ۴۱)

(۳) جب تم نماز پوری کر چکو تو اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہو جاؤ کھڑے بھی بیٹھے بھی اور لیٹے بھی (سورت النساء آیت ۱۰۳)

(۴) اپنے رب کی یاد کیا کر اپنے دل میں اور ذرہ دھیمی آواز سے بھی اس حالت میں کہ عاجزی بھی ہو اور اللہ تعالیٰ کا خوف بھی ہو، صبح کو بھی اور شام کو بھی اور مخالفین میں سے نہ ہو۔ (سورت اعراف آیت ۲۰۵)

(۵) ایمان والے تو وہی لوگ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اللہ کی آئیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں اور اپنے اللہ پر توکل کرتے ہیں۔ یہی لوگ سچے ایمان والے ہیں اور ان کے لئے ان کے رب کے پاس بڑے بڑے درجے اور مغفرت ہے۔ (سورت انفال آیت ۲،۴)

(۶) جو شخص اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے وہ اس کو ہدایت فرماتے ہیں۔ وہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اللہ پر ایمان لائے اور اللہ کے ذکر سے ان کے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے۔ خوب سمجھ لو کہ اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے۔ (سورت رعد آیت ۲۷ تا ۲۸)

(۷) جب آپ بھول جائیں تو اپنے رب کا ذکر کر لیا کیجئے (سورت کہف آیت ۲۴)

(۸) پکارتا ہوں میں اپنے رب کو اس امید سے کہ اپنے رب کو پکار کر محروم نہیں رہونگا (سورت مریم آیت ۴۸)

(۹) آپ خوشخبری سنا دیجئے ایسے خشوع کرنے والوں کو جن کا یہ حال ہے کہ جب اللہ کا ذکر

Marfat.com

کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں (سورت حج آیت ۳۴ تا ۳۵)

(۱۰) وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نہ خرید غفلت میں ڈالتی ہے نہ فروخت (سورت نور آیت ۳۷)

(۱۱) اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے (سورت عنکبوت آیت ۴۵)

(۱۲) بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مردوں اور اللہ کا ذکر کرنے والی عورتوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے (سورت احزاب آیت ۳۵)

(۱۳) اے ایمان والو تم اللہ کا خوب کثرت سے ذکر کیا کرو اور صبح شام اس کی تسبیح کرتے رہو (سورت احزاب آیت ۴۱ تا ۴۲)

(۱۴) پس ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جن کے دل اللہ کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتے۔ یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں (سورت الزمر آیت ۲۲)

(۱۵) جو شخص ہمارے ذکر سے اندھا ہو جائے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں پس وہ (ہر وقت) اس کے ساتھ رہتا ہے (سورت زخرف آیت ۳۶)

(۱۶) کیا ایمان والوں کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خدا کی یاد کے لئے جھک جائیں (سورت حدید آیت ۱۶)

(۱۷) اے ایمان والو تم کو تمہارے مال اور اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرنے پائیں اور جو لوگ ایسا کریں گے وہی خسارہ پانے والے ہیں۔ (سورت منافقون آیت ۹)

(۱۸) جو شخص اپنے پروردگار کی یاد سے روگردانی اور اعراض کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سخت عذاب میں داخل کرے گا (سورت جن آیت ۱۷)

(۱۹) اور اپنے رب کا نام لیتے رہیں اور سب سے تعلقات منقطع کر کے اسی کی طرف متوجہ رہیں (سورت مزمل آیت ۸)

(۲۰) بے شک بامراد ہو گیا وہ شخص جو پاک ہو گیا اور اپنے رب کا نام لیتا رہا اور نماز پڑھتا رہا (سورت اعلیٰ آیت ۱۴ تا ۱۵)

Marfat.com

ذکر الٰہی کے متعلق فرمان رسول مقبولؐ

(۱) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدسؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں بندہ کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے۔ جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ میرا مجمع میں ذکر کرتا ہے تو میں اس مجمع سے بہتر یعنی فرشتوں کے مجمع میں تذکرہ کرتا ہوں۔ اگر میرا بندہ میری طرف ایک بالشت متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اگر وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ ادھر متوجہ ہوتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔

(۲) حضرت عبداللہ بن بسرؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ احکام شریعت تو بہت سے ہیں مجھے ایک چیز کوئی ایسی بتا دیجئے جس کو میں اپنا دستور اور مشغلہ بنالوں۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے ذکر سے تو ہر وقت رُطبُ اللسان رہے یعنی اللہ کا ذکر کثرت سے کر۔

(۳) حضرت معاذؓ روایت کرتے ہیں کہ جدائی کے وقت (یعنی یمن کے سفر کے آغاز پر) میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل کون سا ہے تو اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ کے ذکر میں رُطبُ اللسان ہو یعنی اللہ کے ذکر میں کثرت کرو۔

(۴) ایک حدیث شریف کے مطابق اللہ تعالیٰ سے محبت کی علامت اس کے ذکر سے محبت ہے اور اللہ تعالیٰ سے بغض کی علامت اس کے ذکر سے بغض ہے۔

(۵) حضرت ابو دردؓا سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوبؐ نے فرمایا کہ میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمام اعمال میں بہترین چیز ہے اور تمہارے مالک کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ اور تمہارے درجوں کو بہت زیادہ بلند کرنے والی، سونے اور چاندی کو (اللہ کے راستے

Marfat.com

میں) خرچ کرنے سے بھی زیادہ اچھی اور (جہاد میں) تم دشمنوں کو قتل کرو وہ تم کو قتل کریں اس سے بھی بہتر۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا وہ اللہ کا ذکر ہے۔

(۶) رسول خداؐ کا فرمان ہے کہ ہر چیز کے لئے کوئی صاف کرنے والی اور میل کچیل دور کرنے والی چیز ہوتی ہے۔ جیسے کپڑے اور بدن کے لئے صابن۔ لوہے کے لئے آگ کی بھٹی۔ ایسے ہی دلوں کو صاف کرنے والی چیز اللہ کا ذکر ہے۔ کوئی چیز اللہ کے عذاب سے بچانے والی اللہ کے ذکر سے بڑھ کر نہیں ہے۔

(۷) حضرت ابوسعید بن الخدریؓ سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ دنیا میں نرم نرم بستروں پر اللہ کا ذکر کرتے ہیں جس کی وجہ سے حق تعالیٰ جنت کے اعلیٰ درجوں میں ان کو پہنچا دیتا ہے۔

(۸) رسول اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر تم ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہو تو فرشتے تمہارے بستروں پر اور تمہارے راستوں پر تم سے مصافحہ کرنے لگیں۔

(۹) ایک مشہور حدیث ہے کہ رسول اللہؐ نے ایک دفعہ فرمایا کہ مفرد لوگ بہت آگے بڑھ گئے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ مفرد کون ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جو اللہ کے ذکر میں والہانہ طریقہ پر مشغول ہیں۔

(۱۰) حضرت ابوموسیٰؓ سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا ان دونوں کی مثال زندہ اور مردے کی سی ہے کہ ذکر کرنے والا زندہ ہے اور نہ کرنے والا مردہ ہے۔

(۱۱) حضرت ابوموسیٰؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ محبوب خداؐ نے ارشاد فرمایا کہ اگر ایک شخص کے پاس بہت سی دولت ہو اور وہ اس کو تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا شخص اللہ کے ذکر میں مشغول ہو تو ذکر کرنے والا افضل ہے۔

Marfat.com

(۱۲) حضرت معاذ بن جبلؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جنت میں جانے کے بعد اہل جنت کو دنیا کی کسی چیز کا بھی قلق وافسوس نہیں ہوگا بجز اس گھڑی کے جو دنیا میں اللہ کے ذکر کے بغیر گذر گئی ہے۔

(۱۳) حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو سعیدؓ دونوں نے اس کی گواہی دی کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ جو جماعت اللہ کے ذکر میں مشغول ہو تو فرشتے اس جماعت کو سب طرف سے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور سکینہ (سکون ووقار) ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ جل شانہ ان کا تذکرہ اپنی مجلس میں (فرشتوں کے ساتھ) فرماتے ہیں۔

(۱۴) حضرت ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ میں تجھے اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں جو تمام چیزوں کی جڑ ہے، قرآن پاک کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اہتمام کیا کرو کیونکہ اس سے آسمانوں میں تیرا ذکر ہوگا اور زمین میں نور کا سبب بنے گا۔

(۱۵) حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جو بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے مجتمع ہوں اور ان کا مقصود صرف اللہ ہی کی رضا ہو، تو آسمان سے ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ تم لوگ بخش دئے گئے اور تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔

(۱۶) حضرت عبداللہ بن مغفل سے مروی ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ ایسا اجتماع جس میں اللہ پاک کا کوئی ذکر نہ ہو قیامت کے روز حسرت وافسوس کا سبب بنے گا۔

(۱۷) حضرت معاذ بن جبلؓ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کسی آدمی کا کوئی عمل عذاب قبر سے زیادہ نجات دینے والا نہیں ہے۔

(۱۸) حضرت ابودرداؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بعض قوموں کا حشر اللہ تعالیٰ اس طرح فرمائیں گے کہ ان کے چہروں میں نور چمکتا ہوگا اور وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے۔ لوگ ان پر رشک کرتے ہوں گے۔ وہ انبیاء اور شہدا نہیں ہونگے بلکہ وہ لوگ ہونگے جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں مختلف جگہوں سے اور مختلف خاندانوں سے آ کر ایک

Marfat.com

جگہ جمع ہوں اور اللہ کے ذکر میں مشغول ہوں۔

(۱۹) ایک حدیث کے مطابق رسول خداؐ نے فرمایا کہ جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہو وہ آسمان والوں کے لئے ایسے چمکتا ہے جیسے زمین والوں کے لئے ستارے چمکتے ہیں۔

(۲۰) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ذکر کی مجالس پر سکینہ (ایک خاص نعمت) نازل ہوتی ہے، فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں، رحمت الٰہی ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ جل شانہ عرش پر ان کا ذکر فرماتے ہیں۔

(۲۱) حضرت ابوزرینؓ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ تجھے دین کی تقویت کی چیز بتاؤں جس سے تم دونوں جہانوں کی بھلائی کو پہنچو۔ وہ اللہ کا ذکر کرنے والوں کی مجلس ہے۔ ان کو مضبوط پکڑو اور جب تو تنہا ہوا کرے تو جتنی بھی قدرت ہو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہ۔

(۲۲) حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور مقبولؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب جنت کے باغوں پر سے گزرو تو خوب چرو (خوب فائدہ اٹھاؤ)۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہؐ جنت کے باغ کیا ہیں ارشاد فرمایا کہ ذکر کے حلقے۔

(۲۳) ایک حدیث میں آیا ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا ذکر الٰہی دلوں کی شفاء ہے۔ اسی طرح مزید فرمایا کہ میں تم کو ذکر اللہ کی کثرت کا حکم کرتا ہوں۔

(۲۴) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو تم میں سے عاجز ہو راتوں کو محنت کرنے سے اور بخل کی وجہ سے مال بھی (اللہ کی راہ) نہ خرچ کیا جاتا ہو اور بزدلی کی وجہ سے جہاد میں بھی شرکت نہ کرسکتا ہو اس کو چاہئے کہ اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرے۔

(۲۵) حضرت ابوسعید بن الخذریؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ اللہ کا ذکر ایسی کثرت سے کیا کرو کہ لوگ تم کو مجنوں کہنے لگیں۔

Marfat.com

(۲۶) حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بندوں پر ایسی فرض نہیں فرمائی جس کی کوئی حد مقرر نہ کر دی ہو اور پھر اس کے عذر کو قبول نہ کیا ہو بجز اللہ کے ذکر کے کہ نہ اس کی کوئی حد مقرر فرمائی اور نہ عقل رہنے تک کسی کو معذور قرار دیا۔

(۲۷) حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل مجھے اللہ کے ذکر کی اس قدر تاکید کرتے رہے کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ بغیر ذکر کے کوئی چیز نفع نہ دے گی۔

(۲۸) ایک حدیث کے مطابق اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کو دیکھنے سے اللہ تعالیٰ یاد آتے ہوں اور اس کے کلام سے علم میں ترقی ہوتی ہو اور اس کے اعمال سے آخرت کی رغبت پیدا ہوتی ہو اور یہ بات تب ہی حاصل ہو سکتی ہے جب کوئی شخص کثرت سے ذکر خدا کا عادی ہو۔

(۲۹) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ قیامت کے روز ایک آواز دینے والا آواز دیگا کہ عقل مند لوگ کہاں ہیں۔ لوگ پوچھیں گے کہ عقل مندوں سے کون مراد ہے تو جواب ملے گا کہ وہ لوگ جو اللہ کا ذکر کھڑے بیٹھے لیٹے یعنی ہر حال میں کرتے تھے۔ آسمانوں اور زمینوں کے پیدا ہونے میں غور کرتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ یا اللہ آپ نے یہ سب بے فائدہ تو پیدا کیا ہی نہیں۔ ہم آپ کی تسبیح کرتے ہیں۔ آپ ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا لیجئے۔ اس کے بعد ان لوگوں کے لئے ایک جھنڈا بنایا جائے گا جس کے پیچھے یہ سب لوگ جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(۳۰) حضرت ابن حبانؒ اور حضرت ابویعلیٰؒ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کو ذکر خامل سے یاد کیا کرو۔ کسی نے دریافت کیا کہ ذکر خامل کیا ہوتا ہے تو فرمایا کہ مخفی ذکر۔

(۳۱) حضرت عبدالرحمٰن بن سہل ابن حنیفؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور اقدسؐ اپنے

Marfat.com

دولت کدہ میں تھے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان نازل ہوا کہ اپنے آپ کو ان لوگوں کے پاس بیٹھنے کا پابند کیجئے جو صبح شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ آپ ان لوگوں کی تلاش میں نکلے اور ایک جماعت کو دیکھا جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہے۔ بعض لوگ ان میں بکھرے ہوئے بالوں والے ہیں۔ بعض خشک بالوں والے اور بعض صرف ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے ہیں۔ حضورؐ ان کے پاس بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا فرمائے جن کے پاس بیٹھنے کا حکم خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

(۳۲) ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت سلمان فارسیؓ اور کچھ دوسرے صحابہ کرام کی ایک جماعت ذکر اللہ میں مشغول تھی۔ حضور پرنورؐ تشریف لائے تو یہ لوگ خاموش ہو گئے۔ حضورؐ نے پوچھا کہ تم لوگ کیا کر رہے تھے۔ عرض کیا کہ ذکر الٰہی میں مشغول تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ رحمت الٰہی تم لوگوں پر اتر رہی ہے، میرا دل چاہا کہ تمہارے ساتھ شرکت کروں۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا کئے ہیں جن کے پاس بیٹھنے کا مجھے حکم ہوا ہے۔

(۳۳) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم صبح کی نماز کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد تھوڑی دیر کے لئے اپنے اللہ کو یاد کرلیا کرو۔ وہ درمیانی حصہ میں تمہاری کفایت کرے گا۔

(۳۴) اللہ کے رسول مقبولؐ کا ارشاد پاک ہے کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھنے کے بعد سورج نکلنے تک اللہ کے ذکر میں مشغول رہے اور پھر دو نفل پڑھے اس کو ایسا ثواب ملے گا جیسا کہ حج اور عمرہ پر ملتا ہے اور حج اور عمرہ بھی وہ جو کامل ہو۔

(۳۵) رسول خداؐ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ میں ایک جماعت کے ساتھ صبح کی نماز کے بعد آفتاب نکلنے تک ذکر خدا میں مشغول رہوں، یہ مجھے دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ

Marfat.com

محبوب ہے۔اسی طرح عصر کی نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک ایک ایسی جماعت کے ساتھ ذکر الٰہی میں مشغول رہوں، یہ مجھے دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ پسند ہے۔

(۳۶) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے سب ملعون ہے (یعنی اللہ کی رحمت سے دور) مگر اللہ کا ذکر اور وہ چیز جو اس کے قریب ہو یعنی عالم اور طالب علم۔

(۳۷) حضور پرنور شافع یوم نشورؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ:-

(الف) جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(ب) اگر تو ایسی صبح شام بسر کرتا ہے کہ تیرے دل میں کسی کا کینہ نہ ہو تو ضرور کر۔ پھر فرمایا کہ یہی میری روش ہے۔جس نے میری روش کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی۔

(پ) جو رات میں نمازیں زیادہ پڑھے اس کا چہرہ دن میں بہت منور ہو جاتا ہے۔

(ت) قیامت کے دن متقیوں کی جماعت جب آئے گی تو ان کے چہرے ممبروں پر منور ہوں گے اور ممبر بھی نوری ہوں گے۔

(ث) ہمیشہ میری امت ایسی جماعت سے خالی نہیں رہے گی جو خیر اور حق پر قیامت تک رہے گی اور ہمیشہ میری امت میں چالیس مردان خدا خلق ابراہیمؑ پر رہیں گے۔

(۳۸) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میری امت میں ہر وقت پانچ سو برگزیدہ بندے (ولی اللہ) اور چالیس ابدال رہتے ہیں۔ جب ان میں سے کسی کو اللہ تعالیٰ اپنے پاس بلا لیتا ہے تو فوراً اس کی جگہ دوسرا لے لیتا ہے۔

Marfat.com

دائمی نماز کے متعلق صوفیائے کرام اور بزرگان دین کے ارشادات

(۱) حضرت امام غزالیؒ

ظاہری نماز جس میں نیت، تکبیر تحریمہ، قیام، قرآت، رکوع، سجود، قومہ، تشہد، درود شریف، دعا اور سلام اپنے اپنے آداب کے ساتھ ادا کئے جاتے ہیں دراصل نماز کا جسم اور اس کی صورت ہے۔ نماز کی اس جسمانی صورت کے اندر ایک حقیقت بھی ہے جسے روح نماز کہا جاتا ہے۔ نماز کے جملہ اعمال واذکار میں سے ہر عمل اور ہر ذکر کی اپنی اپنی مخصوص روح ہے۔ اگر وہ روح موجود نہ ہو تو نماز ایک مردہ آدمی کی طرح ایک بے جان جسم ہے۔ اگر روح موجود ہو مگر اعمال وآداب مکمل نہ ہوں تو وہ اس آدمی کی مانند ہے جس کی آنکھیں نکال دی گئی ہوں اور اس کی ناک، کان وغیرہ کاٹ دیئے گئے ہوں۔ اگر اعمال موجود ہوں لیکن روح وحقیقت غائب ہو تو ایسے ہے جیسے آدمی کی آنکھیں تو ہوں لیکن اس میں نور بینائی نہ ہو۔ کان ہوں مگر سننے کی حس سے خالی ہوں۔

(۲) ملاّ علی قادری

اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ دیکھو میرے یہ بندے باوجودیکہ نفس ان کے ساتھ، شیطان ان پر مسلط، شہوتیں ان میں موجود، دنیا کی ضرورتیں ان کے پیچھے لگی ہوئی ہیں وہ میرے ذکر میں مشغول ہیں اور اتنی کثرت سے ہٹانے والی اشیاء کے باوجود میرے ذکر پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ تمہارا ذکر وتسبیح اس لحاظ سے کہ تمہارے لئے کوئی چیز ان میں مانع بھی نہیں ہے ان کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

(۳) حضرت ابوہریرہؓ

آسمان والے ان گھروں کو جن میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے، ایسا چمکدار دیکھتے ہیں جیسا کہ زمین

Marfat.com

والے ستاروں کو چمکدار دیکھتے ہیں۔ یہ گھر جن میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے ایسے منور اور روشن ہوتے ہیں کہ اپنے نور کی وجہ سے ستاروں کی طرح چمکتے ہیں اور جن کو اللہ تعالیٰ نور کے دیکھنے کی آنکھیں عطا فرماتے ہیں وہ اس جہان میں بھی ان کی چمک دیکھ لیتے ہیں۔ بہت سے اللہ کے بندے ایسے ہیں جو بزرگوں کا نور اور ان کے گھروں کا نور اپنی آنکھوں سے چمکتا ہوا دیکھتے ہیں۔

(۴) حضرت انسؓ

اللہ تعالیٰ کا ذکر ایمان کی علامت، نفاق سے برات، شیطان سے حفاظت اور جہنم کی آگ سے بچاؤ ہے۔ انہی منافع کی وجہ سے ذکر بہت سی عبادتوں سے افضل قرار دیا گیا ہے بالخصوص شیطان کے تسلط سے بچنے میں اس کو خاص دخل ہے۔

(۵) حضرت امام جعفر صادقؒ

عبادت بغیر توبہ کے صحیح نہیں ہے۔ اسلئے آپ نے خود بھی عبادت پر توبہ کو مقدم کیا اور فرمایا کہ توبہ عبادت کی ابتدا ہے اور عبودیت اس کی انتہا ہے۔

(۶) حضرت سعید بن المسیبؒ

جب کوئی بلا یا مصیبت غافلوں پر آتی ہے تو کہتے ہیں کہ الحمدللہ بلا مال پر ٹل گئی اور جان وتن اس آفت سے محفوظ رہے۔ لیکن جب کوئی بلا محبوبان بارگاہ پر آتی ہے تو کہتے ہیں کہ الحمدللہ یہ بلا تن پر ٹل گئی اور دل محفوظ رہا۔ اسلئے کہ جو بلا تن پر آئے اور اس سے دل محفوظ رہ جائے وہ نہایت اچھی بلا ہے۔ اور اگر وہ بلا دل پر آتی اور دل غافل ہو جاتا تو اگر چہ تن نعمتوں میں ہوتا مگر ایسی نعمت نہیں بلکہ عذاب ہے۔

(۷) حضرت حسن بصریؒ

صوفیوں کے تمام افعال اطاعت الٰہی پر ہیں۔ ان کی زبان کلام حق اور ثمر محبت حق حاصل

Marfat.com

کرنے پر کھلتی ہے۔ان کے ضمیروں میں خالص محبت الٰہی بھری ہوتی ہے۔ان کے کان سماع حق کے محل اور حقیقت نیوش ہوتے ہیں۔ان کی آنکھیں مشاہدہ جمال یار کے لئے کھلی ہوتی ہیں۔ان کی سعی وکوشش تمام حصول اسرار خفیہ پر ہوتی ہے اور وہ راز مخفی کے دیکھنے میں مجاہدہ کرتے ہیں۔

۸) حضرت ابو عبداللہ بن محمدؒ اسمٰعیلؒ

دنیا کے لوگ غفلت کے میدانوں میں ہیں، اپنے توہمات و آفت ظنیات پر اعتماد رکھتے ہیں، ان کے نزدیک یہ سب باتیں مبنی بر حقیقت ہیں اور ان کی زبانی باتیں اسرار ومکاشفات کے ساتھ ہوتی ہیں۔حقیقتاً وہ لوگ گمان طمع اور غرور نفس پر بھروسہ کئے ہوئے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ کوئی جاہل اپنی جہالت کا معترف نہیں۔بالخصوص صوفیوں میں جو جاہل ہیں وہ بہت سخت ہیں۔یہی حال علمائے کرام کا بھی ہے۔وہ اپنے آپ کو سب کچھ سمجھے ہوئے ہیں۔تمام دنیا میں انہیں اپنے سے زیادہ عزت والا کوئی نظر نہیں آتا۔اس لئے عوام بھی جاہل ہو گئے ہیں اور ان سے زیادہ ذلیل اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی نہیں۔حالانکہ علمائے کرام کی یہ شان ہونی چاہیے کہ ان کی کوئی بات سوائے حقیقت حال نہ ہو اور غرور و نخوت ان میں قطعاً نہ ہو۔جاہلوں میں تو وجود حقیقت ہونا ہی محال ہے تو ان میں غرور لازمی ہے۔غرضیکہ سب غفلت کے میدان میں متحیر ہیں اور گمان باطل لئے بیٹھے ہیں کہ جس حال میں ہیں وہ ولایت ہے اور اپنے ظن و وہم پر یقین کر کے سمجھ رہے ہیں کہ یہ خالص یقین ہے اور رسم تصوف کے موافق ہے وہ اپنی حرص آز کے ماتحت باتیں کر کے اسے مکاشفہ بنا بیٹھے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے اسرار سے باز نہیں آتے۔مگر ولی یا صوفی یا محبّ خدا وہ ہے جو جمال وجلال حق کو اپنے اوپر وارد کر کے ہر شے میں جلوہ ذات کا مشاہدہ کرے اور پنی شان کو فانی دیکھے۔کشف وجلال ذات کے وقت اپنے وجود کو قطعاً نہ دیکھے اور اپنے وجود کا واہمہ بھی اس کے دل میں نہ ہو۔

Marfat.com

(۹) حضرت ابواسحاق ابراہیم بن احمد خواصؒ

آپ سے مروی ہے کہ حضرت خضرؑ نے مجھ سے اجازت صحبت چاہی مگر میں نے انکار کر دیا۔ انکار کی وجہ پوچھنے پر فرمایا کہ انکار اس لئے نہیں کیا کہ بہتر کا متلاشی ہوں بلکہ اس خوف سے کہ کہیں اپنے رب عزوجل کے سوا غیر پر میرا اعتماد نہ ہو جائے اور ان کی صحبت میرے توکل کو نقصان نہ پہنچادے اور میں نفل میں پڑ کر فرض سے کہیں نہ رہ جاؤں۔ یہ تھا ان کے توکل اللہ کی انتہا اور ذکر الٰہی کا ثمر۔

(۱۰) حضرت سلمان فارسیؓ

آپ سے مروی ہے کہ نماز اسم اللہ سے شروع ہو کر اسم اللہ پر ہی ختم ہوتی ہے۔ اس لئے درمیان میں بھی اللہ کی طرف ہی خیال رہنا چاہیئے۔ خدا کی عظمت اور جلالت کو اپنے اوپر غالب سمجھنا چاہیئے۔ نماز کے اندر ایسی حرکت نہ ہو جو اس احکم الحاکمین کے سامنے گستاخی تصور ہو۔ عاجزی وزاری، فروتنی، گڑگڑاہٹ نماز میں جسقدر ہو سکے کرنی چاہیئے۔ یہی نماز کی جان ہے۔ صرف زبان سے عربی الفاظ پڑھنا اور دل پر کچھ اثر نہ ہونا نماز نہیں بلکہ الفاظ پرستی ہے۔

(۱۱) شیخ کبیر ابوسعید خرازؒ

جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنے بندوں میں سے کسی بندے کو اپنا دوست بنائے تو اس پر اپنے ذکر کا دروازہ کھول دیتا ہے اور اپنی مجلس میں بلا لیتا ہے۔ پھر توحید کی کرسی پر بیٹھاتا ہے اور حجاب دور کر دیتا ہے۔ جب اس کی نظر جلال وعظمت پر پڑتی ہے تو تکلیفات جو شروع مجاہدہ میں ہوتی تھیں دور ہو جاتی ہیں اور بندہ محویت میں محو اور فانی ہو کر اپنے نفس سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اب اس کے ساتھ نفس اور شیطان کا کوئی تعلق نہیں رہتا کیونکہ اس مقام میں ان کی رسائی نہیں۔

Marfat.com

(۱۲) حضرت ابراہیم ادھمؒ

آپ نے ایک شخص سے پوچھا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ ولی اللہ ہو جائے۔ اس نے عرض کی جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ تو دنیا اور آخرت میں کسی چیز سے بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ محبت نہ کر اور اپنے نفس کو خدا کے ذکر میں فناہ کر دے۔ بالکل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جا تا کہ اللہ تعالیٰ تیری طرف متوجہ ہو اور تجھے دوست بنا لے۔

(۱۳) مولانا ابوالکلام آزاد

نماز کی غرض و غایت، طہارت نفس ہے جو خواہشات نفسانیہ اور منکرات سے روکے اور انسان کی زندگی کو پاک ستھرا بنا دے۔ جس نماز سے یہ خصوصیات حاصل نہ ہوں وہ نماز نماز ہی نہیں بلکہ مشرکین قریش جیسی نماز ہے جو انسان کو دوزخ میں لے جانے والی ہے۔ حقیقی نماز یہی ہے کہ یاد الٰہی میں ایسے مشغول ہو جائے کہ تھوڑی دیر کے لئے گویا اس دنیا سے باہر ہو اور ایک زبردست حاکم کے سامنے کھڑا ہو۔

(۱۴) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

جب تک سالک ظلال اسماء یعنی صور محسوسات اور اعیان ممکنات کو فانی نہ جانے اور جسم کو لذت سے، نفس کو شہوت سے، قلب کو خطرات سے اور روح کو زیب و زینت سے پاک و صاف نہ کرے بارگاہ عظمت و جلال میں اس کو باز یابی ہرگز نہیں ملتی۔

(۱۵) مولانا رومؒ کے چند اشعار مع ترجمہ

آئینہ ات دانی چرا غماز نیست
زانکہ زنگار از رخش ممتاز نیست

ترجمہ: تمہارا آئینہ دل اس لئے روشن نہیں کہ وہ زنگار خوردہ ہے۔

Marfat.com

آئینہ کز زنگ و الائش جداست
پُر شعاع نور خورشید خداست

ترجمہ: جس شخص کا آئینہ دل ماسوا اللہ سے صاف ہوگا اسی دل میں اللہ تعالیٰ کا نور جلوہ گر ہو گا۔

روتو زنگار از رخ خود پاک کن
بعد ازاں آں نور را ادراک کن

ترجمہ: تجھے اللہ تعالیٰ کے نور کا جلوہ دیکھنے کا شوق ہے۔ تو جا پہلے اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے صاف کر۔

چیست سلطانی درویشی بداں
یاد آں جاں آفرین انس وجاں

ترجمہ: درویشی بادشاہی سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یاد تمام تکلیفوں کو دور کرتی ہے۔

غفلت ازوے یک زماں صد مرگ واں
زندگی یاد است نزد عارفان

ترجمہ: خدا کی یاد سے غافل ہونا عارفوں کے نزدیک گویا موت ہے۔ خدا کی یاد گویا اصلی زندگی ہے۔

(۱۶) محبان خدا کے چند اشعار

ہر گز نمیرد آں کہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

ترجمہ: جس کا دل عشق الٰہی سے زندہ ہوا وہ کبھی نہیں مرے گا۔ صفحہ ہستی پر ہمارا دوام ثبت ہو چکا ہے۔

Marfat.com

۔ میں جبھی تک تھا کہ تیری جلوہ پیرائی نہ تھی
جو نمود حق سے مٹ جاتا وہ باطل ہوں میں
۔جلوہ حق یوں نمایاں صورت انسان میں ہے
نور خورشید فلک جیسے مہ تاباں میں ہے
۔ نہ مقام گفتگو ہے نہ محل جستجو ہے
دل بے نوا نے میرے جہاں چھاؤنی ہے چھائی

(۱۷) حضرت شیخ اکبر سیدنا محی الدین ابن العربی

ولی درحقیقت وہ ہے جو فنافی اللہ ہو جائے کیونکہ ولایت حق تعالیٰ میں بندہ کے فنا ہو جانے کو کہتے ہیں اور فنا کا مطلب یہ کہ بندہ اپنی بشریت کی جہت کو ربوبیت کی جہت میں بالکل نیست و نابود کر دے۔ولایت کی ابتدا سفر اول کی انتہا ہے اور سفر اول یہ ہے کہ خلق سے حق کی مظاہر اور اغیار سے تعین کو زائل کر کے سیر کرے۔ تقیدات اور حجابات سے بچے اور منازل و مقامات کو طے کرتے ہوئے مراتب و درجات حاصل کرے۔ یہ سب کچھ حق تعالیٰ کی تجلی ہی سے حاصل ہو سکتا ہے اور حق تعالیٰ کی تجلی اس پر ہوتی ہے جس سے اس کے اپنے نشانات مٹ گئے ہوں اور اس سے اس کا اپنا اسم مٹ گیا ہو۔ اہل سلوک نے جملہ مقامات کو تین اقسام میں تقسیم کیا ہے:-

علم الیقین: انسان ہر شے کو اس کی اصلی حالت سے تصور کرے۔

عین الیقین: انسان ہر شے کو اس کی اصلی حالت سے مشاہدہ کرے۔

حق الیقین: انسان حق میں فنا ہو جائے اور علم و مشاہدہ اور حال ہر تین میں حق تعالیٰ کے ساتھ بقا حاصل کرے۔

Marfat.com

(۱۸) حضرت سید پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف

وہ ذات پاک مخلوق کے فہم و وہم و ادراک سے بالاتر ہے اور معرفت الٰہی میں حضرات صوفیائے کرام کا مسلک ہی اکمل ہے کیونکہ وہ حضرات جو کچھ کہتے ہیں اس کی اساس محض عقل اور علوم ظاہرہ پر نہیں بلکہ کشف صحیح اور علوم لدنیہ پر ہوتی ہے۔ وہ حسب ارشاد نبویؐ خدا کے ساتھ دیکھتے، سنتے، بولتے اور پکڑتے ہیں بخلاف ان لوگوں کے جو ساری عمر علوم ظاہرہ میں ہی محدود رہتے اور کشف وعیاں کے میدان وسیع میں قدم نہیں رکھتے۔ اگر یہ حضرات بھی انبیاء اور ان کے وارثین کامل اولیائے کرام کے ساتھ حسن ظن رکھتے تو یقیناً ان کی ارواح طیبہ کی توجہ اور برکت سے انہیں بھی ان کے حسب استمداد علوم لدنیہ سے بہرہ وردی ہوتی۔ ہمیں ایسے تمام علوم غیبیہ کے متعلق حکم ہے کہ ان پر ایمان لائیں اور حقیقت خدا کی طرف تفویض کریں۔

Marfat.com

ذکر و تسبیح اسم اعظم

صوفیائے کرام اور مردان حق کے مطابق اسم اللہ منجملہ ننانوے اسمائے ذات باری تعالیٰ میں سے اسم اعظم کا درجہ رکھتا ہے کیونکہ یہ صادق آتا ہے اس ذات اقدس پر جو موجود حقیقی ہے اور تمام کمالات حقیقیہ کا جامع ہے حتیٰ کہ اس میں دیگر تمام صفات کاملہ مثلاً علم ،قدرت، ارادہ، سمع، بصر وغیرہ کا مفہوم بھی شامل ہے۔ دوسرے اسماء اس قدر جامعیت کمالات پر مشتمل نہیں۔ پھر یہ لفظ ''اللہ'' نہ تو حقیقتاً کسی غیر پر بولا جاسکتا ہے نہ مجازاً جب کہ باقی اسماء کا اطلاق مجازاً غیر پر کیا جاسکتا ہے۔ ہر اسم ذات حق میں جدا جدا اس کے معنی کے مطابق تاثیر موجود ہے۔ جو بھی اسم ذات باری تعالیٰ پڑھا جائے اس کی تاثیر یقیناً مل جاتی ہے مثلاً اگر کوئی شخص با اجازت صاحب کمال یا رزاق کا ذکر یا تسبیح کرتا ہے تو اس کے رزق میں آضافہ ہو جاتا ہے اور اگر کوئی یا رحیم کا ذکر کرتا ہے تو اس کو مصیبت یا بلا سے نجات اور بیماری سے شفا مل جاتی ہے۔ لیکن ان کا تعلق خالصتاً دنیاوی فوائد سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے مشاہدے یا مجاہدے سے کوئی واسطہ نہیں۔

جبکہ اسم ''اللہ'' میں منجملہ تاثیرات پائی جاتی ہیں۔ اس لئے جو اس اسم ذات کو ہمیشہ باطریقہ اور باحکم عرفان حق ذھن نشین کر لے اس کا دل تمام ماسوا سے پاک ہو کر ذات واحد میں مستغرق ہو جاتا ہے اور بجز ذات حقیقی کے نہ تو کسی چیز سے خوف کھاتا ہے اور نہ کسی سے امید رکھتا ہے تمام اشیاء کے بطلان وجود کی حقیقت اس پر منکشف ہو جاتی ہے اور کسی چیز کو وجود حقیقی کے مقابلہ میں موجود نہیں دیکھتا۔ اسم اعظم کے ذکر کی برکت سے عارف کو محویت حاصل ہو جاتی ہے۔ اس لئے تمام صوفیائے کرام اسی اسم یعنی ''اللہ'' کو اسم اعظم سمجھتے ہیں اور اس کا ورد کرتے ہیں اور اپنے معتقدین اور متوسلین کو بھی اسی کی نصیحت اور تاکید کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک اسم اعظم کا ورد تمام عبادات سے افضل ہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کیؒ سے مروی ہے کہ آپ نے ذکر جہر بارہ سال صبح شام کیا مگر جو فائدہ اسم ذات (اسم اعظم) میں پایا وہ کسی اور عبادت سے نہیں ملا۔ آپ جب قرآن پاک کی تلاوت کرتے تو کم از کم تین قرآن ختم کرتے، نماز نفل پڑھتے تو ہزار رکعت سے کم نہ پڑھتے، ورد اسماء کرتے تو ایک لاکھ سے کم نہ کرتے، مگر جو ثمرہ اسم اعظم کے ورد سے ملا وہ کسی اور عبادت سے نہ ملا۔ حقیقتاً اسم اعظم بہت مبارک ہے۔ کفر و اسلام پر حاوی ہے اور تمام اسماء کا جامع ہے۔ کوئی چیز اس سے باہر نہیں۔ اسم اعظم کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی تینوں صفات کا مالک ہے یعنی صفت ایجاد (موجود کرنا) صفت القا (باقی رکھنا) صفت فنا (فناہ کرنا)۔ تمام پیدائش اور موجودات کے ذرے ان تینوں صفات سے باہر نہیں۔ لیکن اسم اعظم کے بھید اور فوائد سے بہت کم لوگ واقف ہیں۔ اسم اعظم کے پڑھنے کا طریقہ اور اس سے مستفید ہونے کا راز سوائے محبان خدا کوئی نہیں جانتا اس لئے ان کی تلاش اور بیعت لازمی ہے۔

حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری سے مروی ہے کہ آپ نے ایک دوسرے بزرگ سے پوچھا کہ کلمہ طیبہ میں لفظ ''لا'' غیر ''الہٰ'' کی نفی ہے یا عین ''الہٰ'' کی۔ انہوں نے فرمایا کہ غیر اللہ کی۔ آپ نے پھر سوال کیا کہ حضرت شبلیؒ ایک دفعہ اللہ اللہ کا ورد کر رہے تھے تو کسی نے کہا کہ آپ لا الہ الا اللہ کیوں نہیں کہتے تو آپ نے (حضرت شبلیؒ) نے فرمایا کہ مبادا 'لا' کہنے پر ہی میری زبان بند ہو جائے اور دم نکل جائے۔ چونکہ وہ اتنی دیر کی بھی جدائی برداشت نہیں کر سکتے تھے اس لئے صرف اللہ اللہ کا ورد کرتے تھے۔ ان سے یہ بھی مروی ہے کہ وصال کے وقت جب ان سے (حضرت شبلیؒ) کلمہ طیبہ کی درخواست کی گئی تو فرمایا کہ جب غیر موجود ہی نہیں تو نفی کس کی کروں۔ اسی طرح حضرت مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف نے اسی قسم کے سوال کے جواب میں ایک دفعہ فرمایا تھا کہ درویش کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ عشق ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اپنے محبوب کا نام لینے میں ''لا الہٰ الا'' کے الفاظ کی تاخیر بھی برداشت نہیں کر

Marfat.com

سکتا اور جدائی کے اس لمحہ کو بھی گھٹا دینا چاہتا ہے اور صرف اللہ اللہ کا ورد کرتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؒ سے کسی نے اسم اعظم سیکھنے کی استدعا کی تو آپ نے فرمایا کہ پہلے اس حوض میں غسل کرو۔ وہ شخص اس حوض میں غسل کرنے لگا۔ موسم سردی کا تھا اس نے جلدی نکلنا چاہا۔ امام صاحب نے اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ اسے باہر نہ آنے دو۔ وہ شخص باہر آنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارتا ہوا کنارے کے قریب آتا تو وہ لوگ پھر اس کو پانی میں دھکیل دیتے۔ اس نے بہت منت سماجت کی، چیخا چلایا مگر کسی نے نہ سنا۔ آخر اسے یقین ہو گیا کہ یہ لوگ اسے مار ڈالنا چاہتے ہیں۔ تب اس نے خدا کی درگاہ میں رو رو کر التجا کی کہ تیرے سوا کون ہے جو اسے اب بچائے۔ ان لوگوں نے جب یہ حالت دیکھی تو اسے فوراً باہر نکالا۔ گرم کپڑے پہنائے۔ کچھ دیر کے بعد اس کو ہوش آیا تو امام صاحب سے درخواست کی کہ اب تو اسم اعظم سکھا دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے اسم اعظم سیکھ لیا ہے اور وہ یہی اسم تھا جس کے ساتھ تو نے اپنے مولا کو پکارا تھا اور اس نے تیری دعا کو قبول کر لیا۔ اس نے کہا وہ کیسے امام صاحب نے فرمایا کہ اسماء ذات باری تعالیٰ میں سے ہر ایک اسم غایت عظمت و جلالت رکھتا ہے اور انسان جب کسی اسم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے تو چونکہ دل سے اس کا تعلق نہیں ہوتا بلکہ صرف زبان پر لفظ جاری ہوتا ہے۔ اس لئے اس اسم کا کچھ فائدہ اور تاثیر نہیں ہوتی۔ مگر جب اسم کو نہایت عاجزی و بیقراری کی حالت میں دل سے تمام خیالات دور کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف لو لگا کر پکارا جاتا ہے تو وہ اسم ہی اسم اعظم ہوتا ہے مگر اس کی تاثیر مانگنے والے کے ارادہ اور التجا کے مطابق ہوتی ہے۔ جب تم کو غیر اللہ سے مایوسی ہو گی تو تو اسباب سے قطع تعلق ہو گیا اور توجہ دل صرف مالک حقیقی کی طرف ہو گی۔ چونکہ تیری پکار کا تعلق تمہاری زندگی کی حفاظت سے تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے تم کو تمہاری زندگی بخش دی اور تمہیں اپنی نیت اور ارادے کے مطابق پھل مل گیا۔ حق کے متلاشی اللہ تعالیٰ کو صرف اور صرف اس ذات پاک کے مشاہدے کے لئے پکارتے ہیں اور ان کا

Marfat.com

مدعا بھی رضائے الٰہی ہوتا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جس کا خدا ہے اس کا سب کچھ ہے اس لئے وہ اسم اعظم ''اللہ'' کا ورد کرتے ہیں اور دنیا کی ہر چیز سے بے نیاز ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر دل و جان سے فدا ہو جاتے ہیں۔

''بے شک جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا پروردگار ہے اور پھر اس بات پر ثابت قدم رہے ان پر ملائکہ نازل ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مت خوف کرو اور مت غم کھاؤ اور بشارت سنو اس جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی۔ وہاں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہے جس کی تم خواہش کرو اور مانگو کیونکہ تم اللہ غفور و رحیم کے مہمان ہو'' (سورت حٰم السجدہ آیت ۳۰ تا ۳۲)۔ حدیث میں آیا ہے کہ جنت کی تمام نعمتوں کے بعد اہل جنت کو سب سے بڑی نعمت رضائے الٰہی کی صورت میں ملے گی۔

یہ رفعت اور بلندی صرف ان ہی مردان خدا کے حصے میں آتی ہے جو اپنے آپ کو مٹا دیتے ہیں اور سوائے ذات حق جل شانہ کے ان کا مطمع نظر اور کچھ نہیں رہتا اور وہ تمام اسرار و معارف کا سراغ پا لیتے ہیں پھر ان کا قول ہوتا ہے کہ:-

لا الٰہ الا اللہ

لا معبود الا اللہ

لا مطلوب الا اللہ

لا موجود الا اللہ

Marfat.com

حرمتِ کعبۃ اللہ

کعبۃ اللہ دنیائے اسلام کا قبلہ ہے جس کی طرف منہ کر کے تمام مسلمان خواہ وہ دنیا کے کسی بھی حصے، خطے یا ملک میں رہتے ہوں، اپنی نماز ادا کرتے ہیں۔ یہ زمین پر اللہ تعالیٰ کا وہ واحد گھر ہے جس کے دیدار کے لئے دنیائے اسلام کے تمام مسلمانوں کے دل ایک ساتھ دھڑکتے اور تڑپتے ہیں۔ کعبۃ اللہ کا طواف اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا انعام ہے جس پر مسلمان فخر کرتے ہیں اور غیر مسلموں کے لئے اس کا تواتر کے ساتھ ہونے والا طواف ایک حیران کن امر ہے۔ پھر ان کا داخلہ بھی خانہ کعبہ میں ممنوع ہے۔ فرمان الٰہی اس طرح ہے مومنو! مشرک تو پلید ہیں تو اس برس کے بعد وہ خانہ کعبہ میں نہ جائیں۔ اگر تم کو مفلسی کا ڈر ہو تو خدا چاہے گا کہ تم کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔ (سورت توبہ آیت ۲۸)۔ جب سے یہ گھر یعنی بیت اللہ شریف تعمیر ہوا ہے دنیا کے لوگ مسلسل اس کا طواف کر رہے ہیں۔ سوائے پانچ وقت فرض نمازوں کے اوقات کے یہ طواف خواہ گرمی ہو، سردی ہو، بارش ہو، طوفان ہو، رات ہو یا دن جاری رہتا ہے۔ لوگ بدلتے رہتے ہیں لیکن طواف کی رونق ہزاروں سال سے جوں کی توں برقرار ہے۔

جو لوگ حج یا عمرہ کے لئے آتے ہیں ان کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ طواف کی سعادت حاصل کر لیں کیونکہ یہی وہ واحد عبادت ہے جو صرف کعبۃ اللہ میں ہی ممکن ہے اور جس کا موقع زندگی میں کبھی کبھار ہی ملتا ہے اور وہ بھی صرف خوش قسمت لوگوں کو۔ یہ چونکہ مالک حقیقی کا گھر ہے اس لئے ہر لمحہ، ہر ثانیہ اور ہر پل یونہی آباد رہتا ہے۔ عقیدتوں سے نہال، محبتوں سے مالا مال، کعبۃ اللہ کے گرد دن رات اور دھوپ چھاؤں کی تمیز کے بغیر خلق خدا کا دائرہ پیہم حرکت میں رہتا ہے۔ رکن یمانی کی طرف لپکتے ہاتھ کبھی ساکت نہیں ہوتے۔ حجر اسود کے رخساروں پر عشق کی تمازت سے دہکتے بوسوں کی برسات

Marfat.com

کبھی نہیں تھمتی۔ ملتزم سے لپٹے سینہ چاکان حرم کی وارفتگی میں کبھی فرق نہیں آتا۔ مقام ابراہیم سے قریب تر ہو کر سجدہ ریز ہونے کے آرزومند آج بھی ٹوٹے پڑتے ہیں۔ تشنگان عشق آب زم زم سے سیراب ہونے کے لئے مچلتے رہتے ہیں۔ میزاب رحمت کے عین نیچے حطیم کے نیم دائرے میں نوافل ادا کرنے والوں کی بے کلی کا چودہ سو سال سے یہی عالم ہے۔ صفا مروہ کی عفت ماب پہاڑیوں کے درمیان قافلہ شوق صدیوں سے رواں دواں ہے۔

کعبۃ اللہ کی ابتدائی تعمیر اللہ ربّ العزت کے حکم پر سب سے پہلے فرشتوں نے کی تھی۔ جو گارے مٹی کی بجائے موتیوں سے ہوئی تھی جس کی تصدیق قرآن پاک کی درج ذیل آئیتوں سے بھی ہوتی ہے،

(الف) پہلا گھر جو لوگوں کے عبادت کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا وہ وہی ہے جو مکہ مکرمہ میں ہے۔ یہ بابرکت اور جہان والوں کے لئے موجب ہدایت ہے (سورت آل عمران آیت ۹۶)

(ب) ہم نے خانہ کعبہ لوگوں کے جمع ہونے اور امن پانے کی جگہ مقرر کیا اور حکم دیا کہ جس مقام پر ابراہیمؑ کھڑے ہوئے تھے اس کو نماز کی جگہ (مصلےٰ) بنالو۔ ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ کو حکم دیا کہ طواف کرنے والوں، رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے ہمارے گھر کو پاک صاف رکھو (سورت البقرہ آیت ۱۲۵)

اس کے بعد حضرت آدمؑ کے ہاتھوں اس کی تعمیر ہوئی جس کے نشانات حوادث زمانہ کے باعث معدوم ہو گئے اور فرشتوں کا بنایا ہوا کعبہ اللہ تبارک تعالیٰ کے حکم سے آسمان پر اٹھالیا گیا جو آج بھی عین زمینی کعبہ کے اوپر آسمان پر قائم ہے اور اس کو بیت المعمور کہتے ہیں جبکہ زمینی کعبہ بیت العتیق کہلاتا ہے۔ پھر ربّ العزت کے حکم پر حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ کی مدد سے اس کی تعمیر نو کا کام سرانجام دیا۔ قرآن پاک میں اس تعمیر کا تذکرہ اس طرح آیا ہے "جب ابراہیمؑ اور اسمٰعیل بیت اللہ کی بنیادیں اونچی کر رہے تھے تو دعا کئے جا

Marfat.com

تے تھے کہ اے ہمارے پروردگار ہم سے یہ خدمت قبول فرما (سورت البقرہ آیت ۱۲۷)

کعبتہ اللہ کے اس قدر تقدس، جلال و جمال اور عزت و احترام کے باوجود مسلمان نماز پڑھتے وقت خواہ وہ بیت اللہ شریف کا صحن ہی کیوں نہ ہو اپنا منہ بیت المقدس (مسجد اقصیٰ) کی طرف کرتے تھے۔ ہمارے پیارے رسول مقبولؐ بھی نماز پڑھتے یا پڑھاتے وقت تمام صحابہ کرام کے ساتھ اپنا رخ مسجد اقصیٰ کی طرف کیا کرتے تھے کیونکہ ابھی تک تحویل قبلہ کا حکم نہیں آیا تھا۔ البتہ آپؐ کی یہ دلی خواہش تھی کہ اللہ تعالیٰ مکہ مکرمہ کی مسجد الحرام (کعبتہ اللہ) کو مسلمانوں کا قبلہ بنادیں۔ آپؐ اپنی اس خواہش کا اظہار متعدد بار دعا کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کر چکے تھے۔ آپؐ بار بار اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھا کر دیکھتے اور دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے کہ اے رب کائنات تو مسجد الحرام (کعبتہ اللہ) کو مسلمانوں کا قبلہ بنادے۔

بیت المقدس کو قبلہ اول بنانے کے متعلق فرمان خدا اس طرح ہے ''جس قبلے پر تم پہلے تھے اسے ہم نے صرف اسلئے مقرر کیا تھا کہ معلوم کریں کہ رسولؐ کا سچا تابعدار کون ہے اور کون ہے جو الٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔ گو یہ مشکل ہے مگر جنہیں اللہ تعالیٰ ہدایت دے'' (سورت بقرہ آیت ۱۴۳)۔ بیت المقدس کی اپنی بھی ایک منفرد حیثیت تھی وہ نہ صرف مسلمانوں کا قبلہ تھا بلکہ اور بہت سی خصوصیات اور خوبیوں کا مالک تھا جیسے آپؐ کے معراج مبارک کی پہلی منزل اور تمام جلیل القدر پیغمبران اور رسولوں کی امامت کی جاہ، عیسےٰؑ کی جائے پیدائش، یہودیوں کا ارض معاذ و موعود، محراب داؤدؑ، صخرہ یعقوبؑ، ہیکل سلیمانی، دیوار گریہ، کلیسائے قیامت (جو عیسےٰ علیہ السلام کو صلیب دینے کے واقعہ کی یاد میں تعمیر کیا گیا تھا) اسی مقدس شہر میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ بیت المقدس کو انبیاء کرام اور رسولوں کا شہر ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب پیغمبر کی دلی خواہش کو زیادہ دیر التوا میں نہ رکھ سکے۔ ہجرت

Marfat.com

کے تقریباً ڈیڑھ سال بعد ایک دن جب حضور اکرمؐ ظہر کی نماز کی امامت کر رہے تھے اور دو رکعت نماز مکمل کر چکے تھے، حضرت جبرائیلؑ اللہ تعالیٰ کا تحویل قبلہ کے متعلق یہ فرمان لیکر حاضر ہو گئے۔ ''اے محمدؐ ہم تمہارا آسمان کی طرف بار بار منہ کرنا دیکھ رہے ہیں۔ سو ہم تم کو اسی قبلے کی طرف جس کو تم پسند کرتے ہو منہ کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ تم اپنا منہ مسجدِ حرام (خانہ کعبہ) کی طرف پھیر لو۔ تم لوگ جہاں ہوا کرو نماز پڑھتے وقت اسی مسجد کی طرف منہ کر لیا کرو۔ جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ نیا قبلہ ان کے پروردگار کی طرف سے حق ہے'' حضور اکرمؐ نے فوری حق تعالیٰ کے فرمان کی تعمیل میں اپنا رخ انور مسجد اقصیٰ (جو مدینہ منورہ کے شمال میں ہے) سے مسجد الحرام مکہ مکرمہ (جو مدینہ منورہ کے جنوب میں ہے) کی طرف پھیر لیا اور تمام صحابہ کرام نے بھی اتباع رسول اللہ کرتے ہوئے اپنے رخ تبدیل کر لئے۔ اس طرح باقی دو رکعت نماز نئے قبلہ یعنی خانہ کعبہ کی طرف ادا کی۔ ایک روایت ہے کہ رسول خداؐ صفوں کو چیرتے ہوئے مخالف جانب تشریف لے آئے اور تمام مقتدیوں نے اپنی صفوں میں کھڑے کھڑے اپنے چہروں کو پھیر لیا اسطرح پہلی صف آخری اور آخری صف پہلی ہو گی۔ تاریخ اسلام کا یہ روح پرور واقعہ جس مقام پر پیش آیا وہاں ایک مسجد قبلتین یعنی دو محرابوں والی مسجد تعمیر کی گئی۔ مسجد اقصیٰ کی طرف کی محراب چند سال قبل سعودی حکومت نے بند کر دی تھی مگر اس کا نشان موجود ہے۔ اس وقت سے لیکر آج تک تمام مسلمان کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے اپنی نمازیں یعنی نماز پنجگانہ، عیدین کی نمازیں، نماز جمعہ، نماز اشراق، نماز چاست، نماز تہجد اور نماز جنازہ ادا کرتے ہیں حتیٰ کہ مسلمان کے مرنے کے بعد اس کو دفناتے وقت اس کے چہرے کا رخ بھی بیت اللہ کی طرف کر دیا جاتا ہے۔ مسلمان نماز کی ادائیگی کے وقت اپنا منہ خانہ کعبہ کی طرف کرنے کا صرف زبانی اقرار ہی نہیں کرتے بلکہ اس کا عملی ثبوت بھی پیش کرتے ہیں۔ نماز کے مکمل ہونے تک سوائے رکوع وسجود کیوقت وہ اپنا منہ بیت اللہ ہی کی طرف رکھنے کے پابند ہیں اس میں کسی قسم کی

Marfat.com

کوتاہی یا رعایت کی گنجائش نہیں۔ حضرت امام جعفر صادقؓ کا فرمان ہے کہ چونکہ دن رات میں تمام مسلمان پانچ مرتبہ کعبتہ اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اسلئے کہا جا سکتا ہے کہ ہر شب و روز تمام مسلمانوں کی نگاہیں پانچ دفعہ خانہ کعبہ میں پہنچتی ہیں گویا دنیا کے تمام مسلمان شب و روز پانچ بار ایک دوسرے کی آنکھوں سے آنکھیں ملاتے ہیں کیونکہ وہ ایک ہی قبلہ کو مرکز عبادت قرار دیتے ہیں اور دنیا کے مشرق و مغرب میں کروڑوں مسلمانوں کی تکبیر خانہ کعبہ میں سنی جاتی ہے۔

بیت اللہ شریف وہ واحد مقام ہے جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تبارک تعالیٰ نے خود لیا ہوا ہے۔ اس کی حفاظت کے ایک مشہور و معروف واقعہ کا تذکرہ قرآن پاک میں بھی موجود ہے۔ حضرت محمد مصطفےٰ کے ظہور سے کچھ عرصہ قبل ایک سربراہ مملکت ابرہہ نے خانہ کعبہ کو نقصان پہچانے کا ارادہ کیا اور وہ اپنی بدمست دیوہیکل ہاتھی اور طاقتور اسلحہ سے لیس فوج کے ساتھ حملہ آور ہوا۔ جب وہ وادی محسر میں ''مکہ مکرمہ سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر'' تھا تو اللہ تعالیٰ کے حکم پر ان پر آبابیلوں (چھوٹے چھوٹے پرندوں) نے جو اپنی چونچوں میں کنکریاں اٹھائے ہوئے تھے حملہ کر دیا اور دشمن پر ایک عذاب نازل کر دیا۔ ہاتھی بھس بن گئے۔ تمام فوج نیست و نابود ہو گئی اور یہ وادی قیامت تک عبرت گاہ بن گئی۔ قرآن پاک میں اس واقعہ کا ذکر اس طرح ہوا ہے ''کیا تو نے نہ دیکھا (اے محمدؐ) کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔ کیا ان کے مکر کو بے کار نہیں کر دیا اور ان پر پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ نہیں بھیج دئے جو انہیں مٹی اور پتھر کی کنکریاں مارتے تھے۔ پس انہیں کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا (سورت فیل)۔ کعبتہ اللہ کے چند ایک اہم حصوں اور مقامات جن کے بغیر اللہ تعالیٰ کے گھر کا تعارف مکمل نہیں ہوتا کی مختصراً تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے۔

حجر اسود

حجر اسود جنت کا ایک متبرک اور محترم پتھر ہے۔ یہ کعبتہ اللہ کے سنہری دروازے

Marfat.com

سے متصل کونے میں پیوست ہے۔ اس مقام سے ہی طواف خانہ کعبہ کا آغاز ہوتا ہے اور ہر چکر اسی مقام پر ختم ہوتا ہے۔ حجر اسود کو بوسہ دینا ہر مومن کے دل کی تمنا ہوتی ہے۔ اس لئے توحید کے پروانوں کا اس مقام پر بہت رش ہوتا ہے۔ طواف کے ہر چکر کے بعد حجر اسود کو بوسہ دینا سنت رسولؐ ہے۔ لیکن اگر بھیڑ زیادہ ہو تو ہاتھ سے چھو کر بھی بوسہ لیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دور سے استلام (یعنی دونوں ہاتھوں سے حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے ان کو بوسہ دینا) بھی کیا جا سکتا ہے۔ کوئی طواف خواہ اس کا تعلق حج سے ہو، عمرہ سے ہو، یا نفل نماز سے ہو مکمل نہیں ہوتا اور اصل مقصد بھی پورا نہیں ہوتا جب تک ہر چکر کے شروع میں حجر اسود کو بوسہ دینے، ہاتھ سے چھو کر بوسہ لینے یا استلام کرنے کا عمل نہ کیا جائے۔ جب کوئی رسالت کا پروانہ اس پتھر کا بوسہ لیتا ہے جس نے بے شمار دفعہ رسول اللہؐ کے ہاتھوں کا بوسہ لیا ہوا ہے تو فرط مسرت سے اس کا دل جھوم اٹھتا ہے اور آنکھوں سے تشکر کی بوندیں ٹپک جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادت اور اعزاز سب مومنین کو عطا فرمائے (آمین)---:-

ملتزم

کعبتہ اللہ کے سنہری دروازے سے متصل دیوار ملتزم کہلاتی ہے۔ یہ ربّ العزت سے دعائیں مانگنے کی عظیم ترین جگہ ہے۔ اس دیوار کو سینے سے چمٹا کر فرزندان توحید اللہ ربّ العزت سے گڑگڑا کر دعائیں مانگتے ہیں۔ اس لئے اس جگہ ہر وقت بہت رش اور بھیڑ ہوتی ہے کیونکہ یہی وہ جگہ ہے جو عرش الٰہی کے عین نیچے ہے۔ ہمارے رسول مقبولؐ کو اس دیوار سے خاص الفت تھی۔ اس کو آپؐ کے سینہ مبارک کو کئی دفعہ چھونے کا ہی شرف حاصل نہیں بلکہ یہاں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا ہر وقت نزول جاری رہتا ہے۔

حطیم

کعبتہ اللہ کی ایک دیوار کے ساتھ نصف دائرہ کی شکل میں احاطہ نما ایک چھوٹی سی دیوار کھینچی ہوئی ہے۔ اس دیوار اور کعبتہ اللہ کے درمیان جو مختصر سی جگہ ہے وہ حطیم کہلاتی

Marfat.com

ہے۔ یہ ایک بے حد مقدس مقام ہے اور یہاں نماز ادا کرنا انتہائی اجر وثواب کا باعث ہے۔ یہ جگہ دراصل خانہ کعبہ کا اندرونی حصہ ہے جو رسول اللہؐ کے زمانے میں وسائل کی کمیابی کی وجہ سے اور آپ کی اجازت سے یونہی چھوڑ دیا گیا۔ علما کرام کا خیال ہے کہ یہ ربّ العزت کی مصلحت تھی کہ کعبۃ اللہ کا یہ حصہ کھلا رہے تا کہ عام آدمی اس جگہ نماز ادا کر کے اسی اجر و ثواب کا مستحق ہو جائے جو خانہ کعبہ کے اندر ادا کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ اس جگہ پر بھی ہر وقت بہت ہجوم اور رش ہوتا ہے۔ ہر فرزند توحید کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اس جگہ زیادہ سے زیادہ وقت گزارے اور نماز ادا کرے۔ ہمارے رسولؐ بھی اکثر اسی جگہ عبادت کرتے اور لیٹا کرتے تھے۔ معراج کی رات بھی آپ اسی جگہ لیٹے ہوئے تھے جب حضرت جبرائیلؑ اللہ تبارک تعالیٰ کا پیغام لے کر حاضر ہوئے تھے اور آپ معراج کے پہلے سفر جسے اسراء کہتے ہیں پر روانہ ہوئے تھے۔ یہ سفر خانہ کعبہ سے بیت المقدس تک تھا اور دوسرا سفر جو بیت المقدس سے عرش معلیٰ تک تھا اس کو معراج کہتے ہیں۔ حجاج کرام اور زائرین کی پیشانیاں، ہتھیلیاں اور پاؤں جب سجدے کی حالت میں اس جگہ کو مس کرتے ہیں اور ان کے سر کے بال کعبۃ اللہ کی دیوار کو چھوتے ہیں تو ان کی خوشی و مسرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی اور وہ اپنے آپ کو خوش قسمت ترین انسانوں میں شمار کرنے لگتے ہیں اور اس کو ربّ العزت کا ایک خاص انعام سمجھتے ہیں۔

مقام ابراہیمؑ

جب حضرت ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ بیت اللہ شریف کی از سر نو تعمیر کر رہے تھے تو یہ دعا کرتے جاتے تھے کہ اے پروردگار ہماری اس خدمت کو قبول فرما۔ خانہ کعبہ کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے اس سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑے ہو کر دعا مانگی کہ اے ہمارے رب ہم نے تمہارے گھر کو مکمل کر دیا ہے اب اس جگہ کو امن کا شہر بنا دو، اس گھر کے طواف کے لئے لوگوں کو بھیج دو اور ان کے لئے میووں کا انتظام بھی کر دو۔ اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

ان کی دعا قبول فرمائی۔ ربّ ذوالجلال قرآن پاک میں فرماتے ہیں کہ ''ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے جمع ہونے اور امن پانے کی جگہ مقرر کیا اور حکم دیا کہ جس مقام پر ابراہیمؑ کھڑے ہوئے تھے اس کو جائے نماز بنالو''۔ ایک روایت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ جس پتھر پر کھڑے ہوکر بیت اللہ کی تعمیر کرتے تھے وہ ضرورت کے مطابق خود بخود اوپر نیچے اور دائیں بائیں گھومتا تھا تاکہ آپ کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ اس پتھر پر آپ کے دونوں پاؤں کے نشان ہیں۔ اس پتھر کو بھی اسی مقام پر ایک بڑے شیشے کے کیس میں محفوظ کیا گیا ہے۔ یہ مقام بیت اللہ کے سنہری دروازے کے عین سامنے مطاف میں واقع، مقام ابراہیمؑ کے نام سے منسوب ہے اور نہایت اجروثواب کا باعث ہے۔ اسی جگہ امام کعبہ اکثر نمازوں کی امامت کرتے ہیں۔ ایک تو اس مقام پر طواف کرنے والوں کا رش ہوتا ہے دوسرا اس جگہ نماز نفل اور عبادت کرنے والوں کی بھیڑ ہوتی ہے۔ حجاج کرام وزائرین اور عمرہ کرنے والوں کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ طواف سے فارغ ہوکر ضرور اس مقام پر نفل ادا کریں۔ ربّ العزت ہر انسان کی مراد پوری فرمادیتے ہیں۔ اس مقام پر جب انسان سجدہ ریز ہوتا ہے تو اس کا جسم خوف اور خوشی کے انجانے احساس سے لرزنے لگتا ہے اور اپنے گناہوں کے تناظر میں یہ سوچنے پر مجبور ہوجاتا ہے کہ کیا وہ واقعی اس عظیم اعزاز کا حقدار ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر رحم کرتے ہوئے عطا فرمایا ہے۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ اہل ایمان جو یہاں کے فیوض و برکات لوٹنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

Marfat.com

توبہ و استغفار

انسان خواہ کتنا ہی اپنے آپ کو عبادت و ریاضت، زہد و تقویٰ اور ذکر و اذکار میں پورے خشوع و خضوع کے ساتھ مصروف و مستغرق کر لے وہ یہ دعویٰ ہرگز نہیں کر سکتا کہ اس کے یہ عوامل اللہ تعالیٰ کی رضا کے عین مطابق ہیں اور بارگاہ الٰہی میں قبولیت و مقبولیت کا درجہ رکھتے ہیں۔ کوئی معمولی سی معمولی غلطی یا کوتاہی بھی اس قادر مطلق اور مختار کل کی ناراضگی کا باعث بن سکتی ہے۔ اس طرح نہ صرف اس کی تمام تر عبادت و ریاضت کا ضیاع ہو جائے گا بلکہ وہ سزا کا مستحق بھی گردانا جائے گا۔ جیسے حضرت آدمؑ و اماں حوّاؑ کو اس لئے جنت سے نکلنا پڑا کہ انہوں نے شیطان مردود کے بہکاوے میں آ کر اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف شجر ممنوع تک رسائی حاصل کی۔ حضرت یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ میں اس لئے رہنا پڑا کہ اس نے اپنی قوم کے لئے عذاب الٰہی کی دعا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کئے بغیر اپنی بستی کو چھوڑ دیا۔ حضرت ذکریاؑ کو ایک انتہائی خطرناک اور تکلیف دہ مرحلہ سے اس لئے گزرنا پڑا کہ اس نے خداوند کریم کی بجائے ایک درخت سے پناہ طلب کی تھی۔ اس لئے تمام پیغمبروں، رسولوں اور اولیاء کرام نے اپنی عبادت و ریاضت کے ساتھ ساتھ توبہ و استغفار کا سہارا بھی لیا۔ فرمان الٰہی ہے کہ:-

(الف) اے ایمان والو! اللہ تبارک تعالیٰ کے سامنے سچی اور خالص توبہ کرو ممکن ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ معاف فرما دے (سورت التحریم آیت ۸)

(ب) پھر ان کے بعد چند ناخلف ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو چھوڑ دیا اور نفسانی خواہشات کے پیچھے لگ گئے۔ سو عنقریب ان کو گمراہی کی سزا ملے گی سوائے ان کے جنہوں نے توبہ کی، ایمان لائے اور نیک عمل کئے (سورت مریم آیت ۵۹ تا ۶۰)

(ت) اے مسلمانو تم سب اللہ تعالیٰ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ نجات پاؤ (سورت النور آیت ۳۱)

Marfat.com

ہمارے پیارے رسول مقبولؐ کا فرمان ہے کہ:-

(الف) مومنو! توبہ کیا کرو۔ میں بھی دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں۔

(ب) اللہ تعالیٰ کی قسم میں روزانہ ستر مرتبہ بارگاہ الٰہی میں استغفار بھی کرتا ہوں اور توبہ بھی کرتا ہوں۔

درحقیقت توبہ مردہ دلوں کی حیات ہے۔ زندہ دلوں کی بیداری ہے۔ مغفرت مانگنے والوں کے لئے معافی کا اعلان ہے اور سیاہ قلب والوں کے لئے روشنی ہے۔ توبہ کا مطلب ہے رجوع کرنا، پلٹنا یا لوٹنا اور اس کے کم سے کم درج ذیل چار درجے ہیں۔

(الف) غیر مسلموں کی توبہ:-

کفر سے توبہ کرنا اور اسلام میں دل و جان سے مع مال و اسباب کے داخل ہونا اور گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی مختار کل اور ارض و سما کا مالک ہے۔

(ب) مسلمانوں کی توبہ:-

معصیت سے توبہ کرنا۔ گناہ کو چھوڑنا اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اطاعت کی طرف رجوع کرنا اور وعدہ کرنا کہ وہ آئندہ کبھی بھی کسی گناہ میں ملوث نہیں ہوگا۔

(ت) مومنوں کی توبہ:-

ایک صالح اور نیک دل انسان کی قلبی کیفیت کسی بھی وقت ایسی ہو سکتی ہے کہ معرفت الٰہی کے معاملہ میں اس کے دل پر کچھ دیر کے لئے غفلت کا پردہ پڑ جائے وہ محض غفلت ہو اور اس نے کسی گناہ کا ارتکاب نہ کیا ہو۔ اب وہ اس غفلت سے استحضار اللہ فی القلب کی جانب رجوع کرتا ہے اور دل میں اللہ تعالیٰ کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے اس کے ذکر کی طرف توبہ و استغفار کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے۔

(ث) مقربین الٰہی کی توبہ:-

مردان خدا کے قلب کا جو مضبوط تعلق اور واسطہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ استوار ہوتا ہے اس میں

Marfat.com

اگر کبھی کوئی کمی محسوس ہو تو وہ توبہ و استغفار کرتے ہیں تاکہ انکا سابقہ تعلق بحال ہو جائے، حجاب جو اس کے اور محبوب کے درمیان حائل ہو گیا تھا اٹھ جائے، مشاہدہ حق غالب آ جائے اور فنا فی اللہ کے مقام پر پہنچ جائے۔

قرآن پاک میں فرمان الٰہی ہے کہ میرے بندوں میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو ہمیشہ کہتی رہتی ہے کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے ہیں تو ہمیں معاف فرما اور ہم پر رحم کر۔ تو رحم کرنے والوں میں سب سے بڑا رحیم ہے (سورت المومنون آیت ۱۰۹)

Marfat.com

باب چہارم

توحید باری تعالیٰ

خدائے بزرگ و برتر اور عظیم مخفی قوت کی توحید پر ایمان لانے کے لئے اس کو لازوال، لافانی، قادر مطلق، مالک کل، عالم الغیب، معبود یکتا، لاشریک ہستی اور پروردگار عالم دل کی گہرائیوں سے ماننا ہی کافی نہیں بلکہ اپنے نفس کی نفی اور اس سے کنارہ کشی بھی ضروری عوامل ہیں۔ جب تک انسانی نفس کی ذرہ برابر بوبھی باقی ہے دوئی کا خدشہ برقرار رہے گا اور توحید پر اقرار صرف زبانی حد تک ہوگا۔ اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے بعد کہ انسانی زندگی کا کل اثاثہ اور دارومدار صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی پاک و معزز ہستی سے وابستہ ہے اپنے نفس سے کنارہ کشی نہ کرنا اور اس کی بے ثباتی کو نہ سمجھنا، حقیقت کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا فرمان ہے کہ سب سے پہلے جہاد کی ابتداء اپنے نفس سے کرو اپنے نفس کے خلاف جہاد سب سے بڑا جہاد ہے۔ حضرت محمد بن الحنفیہؒ فرماتے ہیں کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو جس نے اپنے نفس کو غیر اللہ سے بے نیاز کیا اپنا ہاتھ روکا، اپنی زبان بند کی۔ خدا نے جنت کو تمہارے نفسوں کی قیمت قرار دیا ہے، اسے کسی دوسری چیز کے بدلے میں فروخت نہ کرو۔ حضرت محمد بن علی الترمذیؒ کا قول ہے کہ سو بھوکے بھیڑیے بھیڑوں کے گلے کا اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا ایک ساعت میں شیطان تمہارا نقصان کر ڈالتا ہے اور شیطان اس قدر تمہارا نقصان نہیں کرتا جس قدر تمہارا نفس ایک آن میں کر ڈالتا ہے۔ اگر آفتوں سے بچنا چاہتے ہو تو اپنے نفس کی طرف سے ہمیشہ چوکنے رہو۔ خیر توحید کو چند لفظوں میں اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

اول و آخر ہے اللہ ظاہر و باطن ہے اللہ

کون و مکاں میں ہے اللہ جسم و جاں میں ہے اللہ

زمین و آسماں میں ہے اللہ جن و انساں میں ہے اللہ

مسجد و مندر میں ہے اللہ حجر و شجر میں ہے اللہ

حافظ و ناصر ہے اللہ

سب حمد و ثنا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو کہ رحیم ہے کریم ہے سب جہانوں کا خالق ہے اور روز جزا و سزا کا مالک ہے۔ زمین اور آسمانوں کی سب جاندار اور بے جان اشیاء خواہ ان کا تعلق کسی بھی فرقے، گروپ، گروہ یا جنس سے ہو جیسے حیوانات، جمادات، نباتات، معدنیات، ستارے، سیارے وغیرہ سب اس کی پاکی اور تسبیح کرتے ہیں۔ اس کے وضع کئے ہوئے قائدے قانون اور طریقوں کے مطابق زندگی گزارتے ہیں اور اپنے اپنے فرائض انجام دیتے ہیں اور اس کے احکامات کی روگردانی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے سوائے انسان کے جس کو خود مختار پیدا کیا گیا اور اشرف المخلوقات کا درجہ دیا گیا ہے۔ اس کو اپنے قول و فعل کا ذمہ دار بھی ٹھہرایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی معشیت اور حکمت عملی کے تحت اس کو ایک خاص مدت تک اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے اور زندگی گزارنے کی اجازت بھی دی گئی ہے۔ اس کے لئے پیغمبروں، نبیوں، آسمانی کتابوں اور صحیفوں کے ذریعے اپنی وحدانیت، ربوبیت اور الوہیت کی تعلیم کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ ایک خاص دن ہر انسان کو دوبارہ زندہ کرنے کے بعد اس کے اپنے اعمال نامہ کے مطابق اس کا امتحان لیا جائے گا اور جزا و سزا کا مستحق گردانا جائے گا۔

قرآن پاک کے مطابق جو مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہے سب خدا کی تسبیح کرتی ہے کیونکہ وہ غالب و حکمت والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے۔ وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی اول ہے۔ وہی آخر ہے۔ وہی ظاہر ہے اور باطن میں ہے۔ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا۔ پھر

Marfat.com

خود عرش پر جا ٹھہرا۔ جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے اور جو اس سے نکلتی ہے اور جو آسمان سے اترتی ہے اور جو اس کی طرف جاتی ہے سب اس کو معلوم ہے تم جہاں کہیں ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اس کو وہ دیکھ رہا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے۔ سب امور اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ وہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور رات کو دن میں۔ وہ دلوں کے بھیدوں تک سے واقف ہے۔ تو خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور جس مال کا اس نے تم کو اپنا نائب بنایا ہے اس میں سے خرچ کرو۔ جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور مال خرچ کرتے رہے ان کے لئے بڑا ثواب ہے۔ (سورت الحدید آیت ۱ تا ۷) مومنو! خدا سے ڈرو۔ اس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ۔ وہ تمہیں اپنی رحمت سے دگنا اجر عطا فرمائے گا اور تمہارے لئے روشنی کر دے گا جس میں تم چلو پھرو گے۔ وہ تم کو بخش دے گا وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے (سورت الحدید آیت ۲۸)

اللہ تعالیٰ بڑا غفور و رحیم ہے اور اس کی رحمت کا کوئی شمار نہیں۔ وہ جس پر چاہے جب چاہے اور جس جگہ چاہے اپنی رحمت کا مینہ برسا سکتا ہے۔ اس کی رحمت سے مایوس ہونا گناہ عظیم ہے۔ فرمان الٰہی ہے کہ اس کی رحمت سے ناامید وہی ہوتے ہیں جو کافر ہیں (سورت یوسف آیت ۸۷)۔ پھر ارشاد ہوا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک لوگوں کے قریب ہے (سورت اعراب آیت ۵۶)۔ اللہ تعالیٰ ہر پوشیدہ اور ظاہری چیز کو اور اس کے عملوں کو خواہ کتنا ہی چھوٹا یا بڑا ہو جانتا ہے اور دیکھتا ہے اور وہ اس کی قدرت بھی رکھتا ہے کیونکہ وہ عالم الغیب ہے۔ قرآن پاک کے مطابق جس کے صحیح اور متبرک ہونے کی قسم خود خدا نے اٹھائی ہے اللہ تعالیٰ ہر انسان کے ساتھ ہے بلکہ اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بنالیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے۔ وہ جس کو ہدایت دے، اس کو گمراہ کرنے والا کوئی نہیں اور جس کو گمراہ کرے اس کو ہدایت دینے والا کوئی نہیں۔

Marfat.com

دنیا کی تقریباً ہر قوم، فرقہ اور مذہب کے لوگ اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں لیکن مختلف طریقوں اور روپ میں۔ بعض حضرت عیسیٰؑ کو خدا یا اس کا بیٹا مانتے ہیں۔ بعض کے نزدیک حضرت عزیزؑ خود خدا ہیں۔ بعض مختلف مادی اشیاء کے خود بنائے ہوئے بتوں کو اپنا دیوتا اور پروردگار مانتے ہیں۔ بعض کے نزدیک آگ اللہ تعالیٰ کا روپ ہے۔ بعض اللہ تعالیٰ کے وجود سے ہی انکاری ہیں۔ ان کے نزدیک دنیا خود بخود وجود میں آئی ہے اور اپنے وضع کردہ نظام کے تحت چل رہی ہے۔ صرف مسلمان قوم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی قائل ہے لیکن اس پر عمل کرنے کی توفیق صرف چند مخصوص لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔ مسلمانوں میں مومن کہلانے کے حق دار صرف وہ لوگ ہیں جو اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، بے نیاز ہے، اس کا کوئی ثانی نہیں، نہ اس کو کسی نے جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا اور شہادت دیتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰؐ اس کے سچے اور آخری رسول ہیں۔ تمام طاقت اور قوت کا مالک وہی ہے۔ وہ بڑی شان والا ہے اور تمام جہانوں میں اسی کی بادشاہی ہے۔ وہ زندگی اور موت دیتا ہے اور خود لافانی اور لازوال ہے۔ اس کی قدرت ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ وہ اس کی بھی گواہی دیتے ہیں کہ وہ ایمان لائے اللہ تعالیٰ کے تمام فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور رسولوں و نبیوں پر، آخرت کے دن پر، اچھی اور بری تقدیر پر، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر۔ وہ اس کے بھی قائل ہیں کہ تمام قولی، مالی اور بدنی عبادتیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اس لئے وہ اسی کی عبادت کرتے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اس کے پیارے نبیؐ پر درود وسلام بھیجنے میں ذرہ بھر بھی بخل نہیں کرتے۔ مومن کی تعریف قرآن پاک نے ان الفاظ میں کی ہے۔ ''توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک کاموں کا امر کرنے والے، بری باتوں سے منع کرنے والے، خدا کی حدوں کی حفاظت کرنے والے۔ یہی مومن لوگ ہیں اور اے پیغمبر مومنوں کو بہشت کی

Marfat.com

خوشخبری سنادو‘‘ (سورت التوبہ آیت ۱۱۲)۔ پھر فرمایا کہ ’’مومن تو وہ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔ جب انہیں اسکی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔ وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ وہ جو نماز پڑھتے ہیں اور جو مال اللہ نے ان کو دیا ہے اس میں سے نیک کاموں پر خرچ کرتے ہیں یہی سچے مومن ہیں اور ان کے لئے پروردگار کے ہاں بڑے بڑے درجے اور بخشش اور عزت کی روزی ہے‘‘ (سورت الانفال آیت ۴۲)۔ فرمان رسول مقبولؐ ہے جو آدمی اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فیصلوں پر راضی نہیں ہوتا وہ اپنے دل کو اسباب کی تلاش میں مشغول اور اپنے بدن کو مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اس طرح وہ اپنے آپ کو مومن کے بنیادی اصول سے ہی خارج کر لیتا ہے اور توکل اللہ سے منحرف ہو جاتا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’اے محمدؐ آپ کہہ دیجئے کہ ہمیں سوائے ان کے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے حق میں لکھی ہوئی ہیں کوئی چیز پہنچ ہی نہیں سکتی۔ وہ ہمارا کارساز اور مولا ہے۔ مومنوں کو تو اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے‘‘ (سورت توبہ آیت ۵۱)۔

Marfat.com

توحید کے متعلق رسول اللہؐ کے پہلے خطبہ سے چند ایک اقتباسات

حضرت محمد مصطفےٰؐ نے مکہ سے ہجرت مدینہ کے موقع پر چند روز قبا میں قیام فرمایا۔ وہاں ایک مسجد کی بنیاد ڈالی جو مسجد قبا کے نام سے موسوم ہوئی۔ وہاں آپ نے اسلام کے بارے میں پہلا خطبہ ارشاد فرمایا اور پہلی نماز جمعہ ادا کی۔ یہ خطبہ جو بہت اہمیت کا حامل ہے اس کے چند حصے درج کیے جاتے ہیں۔۔

''میری شہادت یہ ہے کہ خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ محمدؐ اس کے آخری رسول ہیں۔ اسی نے محمدؐ کو نور ہدایت اور نصیحت کے ساتھ ایسے زمانے میں بھیجا ہے جب مدتوں سے کوئی رسول دنیا پر نہ آیا۔ علم گھٹ گیا اور گمراہی بڑھ گئی تھی۔ اسے آخری زمانے میں قیامت کے قریب اور موت کی نزدیکی کے وقت بھیجا گیا۔ جو کوئی خدا اور رسولؐ کی اطاعت کرتا ہے وہی راہ یاب ہے۔ جس نے ان کا حکم نہ مانا وہ بھٹک گیا، درجہ سے گر گیا اور سخت گمراہی میں پھنس گیا۔''

''مسلمانو! میں تمہیں اللہ سے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں۔ بہترین وصیت جو مسلمان مسلمان کو کر سکتا ہے یہ ہے کہ اسے آخرت کے لئے امادہ کرے اور اللہ سے تقویٰ کے لئے کہے۔ یاد رکھو کہ امور آخرت کے بارے میں اس شخص کے لئے جو خدا سے ڈر ڈر کر کام کر رہا ہے تقویٰ بہترین مددگار ثابت ہو گا جب کوئی شخص اپنے اور خدا کے درمیان کا معاملہ خفیہ و ظاہر میں درست کرے گا اور ایسا کرنے میں اس کی نیت خالص ہو گی تو ایسا کرنا اس کے لئے دنیا میں اور موت کے بعد جب انسان کو اعمال کی ضرورت و قدر معلوم ہو گی ذخیرہ بن جائے گا۔''

Marfat.com

''مسلمانو! اپنے موجودہ اور آئندہ ظاہر اور خفیہ کاموں میں اللہ سے تقویٰ کو پیش نظر رکھو کیونکہ تقویٰ والوں کی برائیاں چھوڑ دی جاتی ہیں اور نیکیاں بڑھا دی جاتی ہیں۔ تقویٰ والے وہ ہیں جو بڑی مراد کو پہنچ جائیں گے۔ یہ تقویٰ ہی ہے جو اللہ کی بیزاری، عذاب اور غصے کو دور کر دیتا ہے۔ یہ تقویٰ ہی ہے جو چہرے کو درخشاں، پروردگار کو خوشنود اور درجہ کو بلند کرتا ہے۔''

''لوگو! خدا کا ذکر کرو اور آئندہ زندگی کے لئے عمل کرو کیونکہ جو شخص اپنے اور خدا کے درمیان کے معاملہ کو درست کر لیتا ہے وہی راہ یاب ہوتا ہے۔ خدا بندوں پر حکم چلاتا ہے اور اس پر کسی کا حکم نہیں چلتا۔ خدا بندوں کا مالک ہے اور بندوں کو اس پر کچھ اختیار نہیں۔ خدا سب سے بڑا ہے اور ہم کو نیکی کرنے کی طاقت اسی عظمت والے سے ملتی ہے۔''

Marfat.com

مسجد قبا

دنیا میں تین الہامی مساجد ہیں جن کے لئے رسول خداؐ کا ارشاد پاک ہے کہ یہاں سفر کر کے نماز پڑھنے کے لئے آؤ۔ یہ تین مساجد مکہ مکرمہ کی مسجد الحرام، مدینہ منور کی مسجد نبوی اور بیت المقدس کی مسجد اقصیٰ ہیں۔ ان تینوں مساجد کو حرم کا درجہ حاصل ہے۔ ان کے علاوہ دنیا کے طول وعرض میں پھیلی ہوئی تمام مساجد غیر الہامی ہیں اور ان میں سب سے بزرگ وبرتر درجہ مسجد قبا کو حاصل ہے۔ اس کو اسلام کی سب سے پہلی غیر الہامی مسجد ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ جس کی بنیاد رسول خداؐ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی۔ رسالت مآبؐ نے مکہ سے مدینہ کو ہجرت کے دوران بنی بخار کی بستی میں چودہ دن قیام فرمایا جو کہ مدینہ منور سے تقریباً ۵ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں اپنے قیام کے دوران آپؐ نے مسجد قبا کی نہ صرف بنیاد رکھی بلکہ خود اس کی تعمیر میں حصہ لیا اور بذات خود بھاری پتھر اپنے شانہ مبارک پر اٹھائے۔ اس مسجد میں وہ مقام بھی موجود ہے جہاں حضور اکرمؐ پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی ''یہ وہ مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی''

صلح حدیبیہ کے بعد جب رسول اللہؐ اپنے صحابہ کرامؓ کے ساتھ بغیر عمرہ کے مکہ مکرمہ سے واپس مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے تو اس وقت صحابہ کرامؓ قریش مکہ کے رویے پر سخت کبیدہ خاطر تھے۔ اگرچہ انہوں نے رسول خداؐ کے حکم کے تحت اپنے احرام اتار دئے تھے۔ بال کٹوا لئے تھے اور جانوروں کی قربانیاں کر دیں تھیں لیکن وہ افسردہ تھے اور آپؐ ان کے دلوں کا حال خوب جانتے تھے۔ لہٰذا جب واپسی پر قافلہ مسجد قبا پہنچا تو آپ نے فرمایا جس نے مسجد قبا میں دو رکعت نفل نماز ادا کی اسے ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔ صحابہ کرامؓ کے لئے یہ حکم انتہائی مسرت کا باعث بنا اور ان سب نے اس پر فوری عمل کیا۔ اس واقعہ کی مناسبت سے آج بھی مسجد قبا میں جو دوگانہ نفل ادا کرتا ہے وہ ایک عمرہ کے ثواب کا حقدار ٹھہرتا ہے۔ یہ شرف اور عزت صرف اسی مسجد کو حاصل ہے اس لئے اس میں حجاج کرام اور زائرین کا ایک ہجوم رہتا ہے۔

Marfat.com

توحید کے متعلق قرآن پاک سے شواہد اور ثبوت

قرآن پاک کی نظر میں توحید کا ایک اہم مقام ہے جس کی چند مثالیں آگے درج کی جاتی ہیں تا کہ قارئین اصل حقائق سے آگاہ ہو سکیں، بھر پور فائدہ اٹھا سکیں اور اپنے خدشات دور کر سکیں۔

(1) سورت البقرہ

(۱.۱) آیت ۱۱۵ تا ۱۱۷

مشرق و مغرب سب خدا ہی کا ہے۔ تم جدھر منہ کرو ادھر خدا کی ذات ہے۔ خدا صاحب وسعت اور باخبر ہے۔ یہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ خدا اولاد رکھتا ہے۔ نہیں وہ پاک ہے بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ سب اسی کے فرمانبردار ہیں۔ وہی آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اس کو ارشاد فرماتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔

(۱.۲) آیت ۱۶۳ تا ۱۶۴

لوگو تمہارا معبود خدائے واحد ہے۔ اس بڑے مہربان اور رحم والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں، رات اور دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں، کشتیوں اور جہازوں میں جو دریا میں لوگوں کے فائدے کی چیزیں لے کر رواں دواں ہیں، مینہ میں جس کو خدا آسمان سے برساتا ہے اور اس سے زمین کو مرنے کے بعد زندہ کر دیتا ہے، زمین پر ہر قسم کے جانور پھیلانے میں، ہواؤں کے چلانے اور بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان گھرے رہتے ہیں عقل والوں کے لئے خدا کی قدرت کی بڑی نشانیاں ہیں۔

Marfat.com

(۱.۳) آیت ۲۵۵

خداوہ معبود برحق ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، زندہ اور ہمیشہ رہنے والا، اسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس سے کسی کی سفارش کرے۔ جو کچھ لوگوں کے سامنے ہو رہا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے اسے سب معلوم ہے۔ وہ لوگ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس حاصل نہیں کر سکتے۔ ہاں جسقدر وہ چاہتا ہے اسی قدر کرا دیتا ہے۔ اس کی بادشاہی اور علم آسمانوں اور زمین سب پر حاوی ہے۔ اسے انکی حفاظت میں کچھ بھی دشواری نہیں۔ وہ بڑا عالی رتبہ اور جلیل القدر ہے۔

(۱.۴) آیت ۲۸۶

خدا کسی شخص کو اسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو انکا فائدہ ملے گا۔ برے کام کرے گا تو اس کو انکا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار! اگر ہم سے کوئی بھول چوک ہو گئی ہو تو ہم سے اس کا مواخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو۔ اے پروردگار! ہمارے گناہوں سے درگزر کر۔ ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے۔ اور ہم کو کافروں پر غالب کر۔

(۲) سورت آل عمران

(۲.۱) آیت ۱۸

خدا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ فرشتے اور علم والے لوگ جو انصاف پر قائم ہیں وہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔

Marfat.com

(۲.۲) آیت ۲۶ تا ۲۷

کہو اے خدا! اے بادشاہی کے مالک تو جس کو چاہے بادشاہی بخشے جس سے چاہے بادشاہی چھین لے، جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلیل کرے۔ ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور تو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے۔ تو ہی جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق بخشتا ہے۔

(۲.۳) آیت ۱۰۹ تا ۱۱۰

جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے سب کاموں کا رجوع اور انجام خدا ہی کی طرف ہے۔ مومنو! جتنی امتیں پہلے پیدا ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو کیونکہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو۔ خدا پر ایمان رکھتے ہو۔ اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہت اچھا ہوتا۔ ان میں ایمان والے بھی ہیں لیکن تھوڑے اکثر نافرمان ہیں۔

(۳) سورت الانعام

(۳.۱) آیت ۱ تا ۶

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرا اور روشنی بنائی۔ پھر بھی کافر اور چیزوں کو خدا کے برابر ٹھہراتے ہیں۔ وہی تو ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر مرنے کا ایک وقت مقرر کر دیا۔ ایک مدت اس کے ہاں اور مقرر ہے۔ پھر بھی تم اے کافرو! خدا کے بارے میں شک کرتے ہو۔ آسمانوں اور زمین میں وہی ایک خدا ہے جو تمہاری پوشیدہ اور ظاہر سب باتیں جانتا ہے اور تم جو عمل کرتے ہو سب سے واقف ہے۔ خدا کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ان کے پاس آتی ہے تو وہ اس سے منہ پھیر لیتے

Marfat.com

ہیں۔جب ان کے پاس حق آیا تو اس کو بھی جھٹلایا سو ان کو ان چیزوں کا جن سے یہ استہزا کرتے ہیں عنقریب انجام معلوم ہو جائے گا۔کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی امتوں کو ہلاک کر دیا جن کے پاؤں ملک میں ایسے جما دئے تھے کہ تمہارے پاؤں ابھی ایسے نہیں جمائے۔ان پر آسمان سے لگا تار مینہ برسایا اور نہریں بنا دیں جو ان کے مکانوں کے نیچے بہ رہی تھیں۔پھر ان کو انکے گناہوں کے سبب ہلاک کر دیا اور ان کے بعد اور امتیں پیدا کر دیں۔

(۳.۲) آیت ۵۹ تا ۶۲

اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اسے جنگلوں اور دریاؤں کی سب چیزوں کا علم ہے۔کوئی پتہ نہیں جھڑتا مگر وہ اس کو جانتا ہے۔زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ اور کوئی ہری یا سوکھی چیز نہیں ہے مگر کتاب روشن میں لکھی ہوئی ہے۔وہی تو ہے جو رات کو سونے کی حالت میں تمہاری روح قبض کر لیتا ہے اور جو کچھ تم دن کو کرتے ہو اس سے خبر رکھتا ہے۔پھر تمہیں دن کو اٹھا دیتا ہے تا کہ یہی سلسلہ جاری رکھ کر زندگی کی مدت معین پوری کر دی جائے۔پھر سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اس روز وہ تم کو تمہارے عمل جو تم کرتے رہے ہو ایک ایک کر کے بتائے گا۔وہ اپنے بندوں پر غالب ہے اور ان پر نگہبان مقرر کئے رکھتا ہے۔یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت آتی ہے تو اس کے فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے۔پھر قیامت کے دن تمام لوگ اپنے مالک برحق خدائے تعالیٰ کے پاس بلائے جائیں گے۔سن لو کہ حکم اسی کا ہے اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

(۳.۳) آیت ۹۶ تا ۱۰۰

بے شک خدا ہی دانے اور گٹھلی کو پھاڑ کر ان سے درخت اگاتا ہے۔وہی جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور وہی بے جان کو جاندار سے نکالنے والا ہے۔یہی تو خدا ہے۔پھر تم کہاں

Marfat.com

بھٹکے پھرتے ہو۔ وہی رات کے اندھیرے سے صبح کی روشنی کو پھاڑ نکالتا ہے۔ اسی نے رات کو موجب آرام ٹھہرایا اور سورج اور چاند کو ذرائع شمار بنایا ہے۔ یہ خدا کے مقرر کئے ہوئے اندازے ہیں۔ جو غالب اور علم والا ہے۔ وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ جنگلوں اور دریاؤں کے اندھیروں میں ان سے رستے معلوم کرو۔ عقل والوں کے لئے اس نے اپنی آئیتیں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں۔ وہی تو ہے جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا۔ پھر تمہارے لئے ایک ٹھہرنے کی جگہ ہے اور ایک سپرد ہونے کی۔ وہی تو ہے جو آسمان سے مینہ برساتا ہے۔ پھر وہ جو مینہ برساتا ہے اس سے ہر طرح کی روئیدگی اگاتا ہے۔ پھر اس میں سے سبز کونبلیں نکالتا ہے اور ان کونبلوں میں سے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے دانے نکالتا ہے۔ کھجور کے گھابے میں سے لٹکتے ہوئے گچھے اور انگوروں کے باغ اور زیتون اور انار جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور نہیں بھی ملتے سب اسی کے پیدا کردہ ہیں۔ یہ چیزیں جب پھلتی ہیں تو ان کے پھلوں پر اور جب پکتی ہیں تو ان کے پکنے پر نظر کرو۔ ان میں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے ہیں قدرت خدا کی بہت سی نشانیاں ہیں۔

(۴) سورت الاعراف

(۴.۱) آیت ۶ تا ۷

جن لوگوں کی طرف پیغمبر بھیجے گئے ہم ان سے بھی پرستش کرینگے اور پیغمبروں سے بھی پوچھیں گے پھر اپنے علم سے ان کے حالات بیان کرینگے کیونکہ ہم کہیں غائب تو نہیں تھے۔

(۴.۲) آیت ۵۴

کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار خدا ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا ٹھہرا۔ وہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے دوڑتا چلا آتا ہے۔ اسی نے سورج چاند اور ستاروں کو پیدا کیا۔ سب اس کے حکم کے مطابق کام میں لگے ہوئے ہیں۔ دیکھو سب مخلوق بھی اسی کی ہے اور حکم بھی اسی کا۔ یہ کہ خدائے رب العالمین بڑی برکت والا ہے۔

Marfat.com

(۴.۳) آیت ۱۷۹

ہم نے بہت سے جن اور انسان دوزخ کے لئے پیدا کیے ہیں۔ان کے دل ہیں لیکن ان سے سمجھتے نہیں۔ان کی آنکھیں ہیں لیکن ان سے دیکھتے نہیں۔ان کے کان ہیں پر ان سے سنتے نہیں۔یہ لوگ بالکل چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بھٹکے ہوئے۔یہی وہ لوگ ہیں جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۴.۴) آیت ۱۸۲ تا ۱۸۳

جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا، ہم ان کو بتدریج اس طریقے سے پکڑیں گے کہ ان کو معلوم ہی نہ ہوگا۔ہم ان کو مہلت دیئے جاتے ہیں ہماری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔

(۵) سورت الانفال آیت ۱۷

تم لوگوں نے ان کو قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے انہیں قتل کیا۔اے محمدؐ جس وقت تم نے کنکریاں پھینکی تھیں تو وہ تم نے نہیں پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں۔اس سے یہ غرض تھی کہ مومنوں کو اپنے احسانوں سے اچھی طرح ازمالے۔بے شک خدا سنتا جانتا ہے۔

(۶) سورت یونس

(۶.۱) آیت ۳ تا ۶

تمہارا پروردگار تو خدا ہی ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے۔پھر عرش تخت شاہی پر قائم ہوا۔وہی ہر ایک کام کا انتظام کرتا ہے۔کوئی اس کے پاس اسکا اذن حاصل کئے بغیر کسی کی سفارش نہیں کرسکتا۔یہی تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو۔بھلا تم غور کیوں نہیں کرتے۔اسی کے پاس تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔خدا کا وعدہ سچا ہے وہی خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی اس کو دوبارہ پیدا کرے گا تا کہ ایمان والوں اور نیک کام کرنے والوں کو انصاف کے ساتھ بدلہ دے۔جو کافر ہیں ان کے لئے پینے کا نہایت گرم پانی اور

Marfat.com

درد دینے والا عذاب ہوگا کیونکہ وہ خدا سے انکار کرتے تھے۔ وہی تو ہے جس نے سورج کو روشن اور چاند کو منور بنایا اور چاند کی منزلیں مقرر کیں۔ تاکہ تم برسوں کا شمار اور کاموں کا حساب معلوم کرو۔ یہ سب کچھ خدا نے تدبیر سے پیدا کیا ہے۔ سمجھنے والوں کے لئے وہ اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے۔ رات اور دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے اور جانے میں اور جو دوسری چیزیں خدا نے آسمان اور زمین میں پیدا کی ہیں سب میں ڈرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

(۶.۲) آیت ۱۲

جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹا، بیٹھا اور کھڑا ہر حال میں ہمیں پکارتا ہے۔ پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو بے لحاظ ہو جاتا ہے اور اس طرح گزرتا ہے کہ گویا تکلیف پہنچنے پر ہمیں کبھی پکارا ہی نہ تھا۔ اسی طرح ہم حد سے نکل جانے والوں کو ان کے اعمال آراستہ کر کے دیکھاتے ہیں۔

(۶.۳) آیت ۲۲

وہی تو ہے جو تم کو جنگل اور دریا میں چلنے پھرنے اور سیر کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں سوار ہوتے ہو اور وہ پاکیزہ ہوا کے نرم جھونکوں سے سواروں کو لیکر چلنے لگتی ہیں اور وہ ان سے خوش ہوتے ہیں تو ناگہاں زناٹے کی ہوا چل پڑتی ہے اور لہریں ہر طرف سے ان پر جوش مارتی ہوئی آنے لگتی ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ اب لہروں میں گھر گئے تو اس وقت خالص خدا کی عبادت کر کے اس سے دعا مانگنے لگتے ہیں کہ اے خدا! اگر تو ہم کو اس سے نجات بخشے تو ہم تیرے بہت ہی شکر گزار ہوں (لیکن جب ہم ان کو نجات دے دیتے ہیں تو وہ ناشکرے بن جاتے ہیں)

(۶.۴) آیت ۶۱

(سن لو) کہ تم جس حال میں ہوتے ہو، قرآن پڑھتے ہو یا تم کوئی اور کام کرتے ہو یا

Marfat.com

مصروف ہوتے ہو تو ہم تمہارے سامنے ہوتے ہیں۔تمہارے پروردگار سے ذرہ برابر بھی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے نہ زمین میں اور نہ آسمان میں۔کوئی چیز خواہ چھوٹی ہے یا بڑی مگر کتاب روشن میں لکھی ہوئی ہے۔

(۷) سورت ہود آیت ۷ تا ۱۶

وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا اور اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا۔ تمہارے پیدا کرنے سے مقصود یہ ہے کہ وہ تم کو آزمائے کہ تم میں عمل کے لحاظ سے کون بہتر ہے۔اگر تم کہو کہ تم لوگ مرنے کے بعد زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے تو کافر کہہ دینگے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آتش جہنم کے سوا اور کچھ نہیں اور جو عمل انہوں نے دنیا میں کیے سب برباد اور جو کچھ وہ کرتے رہے سب ضائع ہو جائیں گے۔

(۸) سورت الرعد

(۸.۱) آیت ۳ تا ۴

وہ (خدا) ہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں پہاڑ اور دریا پیدا کیئے۔ ہر طرح کے میووں کی دو دو قسمیں بنائیں۔وہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے۔پھر زمین میں کئی طرح کے قطعات ہیں جو ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔انگور کے باغ، کھیتی اور کھجور کے درخت ہیں۔بعض کی شاخیں بہت اور بعض کی کم ہیں باوجودیکہ پانی سب کو ایک ہی ملتا ہے۔بعض میووں کو بعض پر فضیلت ہے۔اس میں سمجھنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔

(۸.۲) آیت ۸ تا ۱۳

خدا ہی اس بچے سے واقف ہے جو عورت کے پیٹ میں ہوتا ہے اور پیٹ کے سکڑنے اور بڑھنے سے بھی واقف ہے۔ ہر چیز کا اس کے ہاں ایک اندازہ مقرر ہے۔کوئی تم میں سے

Marfat.com

چپکے سے بات کہے یا پکار کر یا رات کو کہے یا کہیں چھپ جائے یا دن کی روشنی میں کھلم کھلا چلے پھرے اس کے نزدیک برابر ہے۔ اس کے آگے اور پیچھے خدا کے چوکیدار ہیں جو خدا کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ خدا اس نعمت کو جو کسی قوم کو حاصل ہے نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی حالت کو نہ بدلے۔ جب خدا کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو پھر وہ ٹل نہیں سکتی۔ خدا کے سوا ان کا کوئی مددگار نہیں۔ وہی تو ہے جو تم کو ڈرانے اور امید دلانے کے لئے بجلی دکھاتا ہے اور بھاری بھاری بادل پیدا کرتا ہے۔ رعد اور فرشتے سب اس کے خوف سے اس کی تسبیح و تحمید کرتے رہتے ہیں۔ وہی بجلیاں بھیجتا ہے۔ پھر جس پر چاہے گرا بھی دیتا ہے۔ وہ خدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں جو بڑی قدرت والا ہے۔

(۸.۳) آیت ۱۵

جو مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہے خوشی سے یا زبردستی خدا کے آگے سجدہ کرتی ہے اور ان کے سائے بھی صبح و شام سجدے کرتے ہیں۔

(۹) سورت ابراہیم آیت ۳۲ تا ۳۴

خدا ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے تمہارے کھانے کے لئے پھل پیدا کئے۔ کشتیوں اور جہازوں کو تمہارے زیر فرمان کیا تا کہ دریاؤں اور سمندروں میں اسکے حکم سے چلیں۔ لہروں کو بھی تمہارے زیر فرمان کیا اور سورج و چاند کو تمہارے کام میں لگا دیا کہ دونوں دن رات ایک دستور پر چل رہے ہیں۔ پھر رات اور دن کو بھی تمہاری خاطر کام میں لگا دیا۔ جو کچھ تم نے مانگا سب تم کو عنایت کیا۔ خدا کے احسان گننے لگو تو شمار نہ کر سکو۔ مگر لوگ نعمتوں کا شکر نہیں کرتے۔ کچھ شک نہیں کہ انسان بڑا بے انصاف اور ناشکرا ہے۔

Marfat.com

(۱۰)سورت النحل

(۱۰.۱) آیت ۴ تا ۸

اسی نے انسان کو نطفے سے بنایا مگر وہ اس خالق کے بارے میں اعلانیہ جھگڑنے لگا۔ چوپایوں کو بھی اسی نے پیدا کیا جن میں تمہارے لئے جڑاول (گرم رکھنے والے لباس) اور بہت سے فائدے ہیں۔ ان میں سے بعض کو تم کھاتے ہو۔ جب شام کو انہیں جنگل سے لاتے ہو اور صبح کو جنگل چرانے لے جاتے ہو تو ان سے تمہاری عزت وشان بڑتی ہے۔ دور دراز شہروں میں جہاں تم زحمت شاقہ کے بغیر پہنچ نہیں سکتے وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار نہایت شفقت والا مہربان ہے۔ اسی نے گھوڑے خچر اور گدھے پیدا کئے تا کہ تم ان پر سوار ہو اور وہ تمہارے لئے رونق وزینت بھی ہیں۔ وہ اور چیزیں بھی پیدا کرتا ہے جس کی تم کو خبر نہیں۔

(۱۰.۲) آیت ۱۴ تا ۱۷

وہی تو ہے جس نے دریا کو تمہارے اختیار میں کیا تا کہ اس سے تازہ گوشت کھاؤ۔ اس سے زیور موتی وغیرہ نکالو جسے تو پہنتے ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں دریا میں پانی کو پھاڑتی چلی جاتی ہیں۔ اس لئے دریا کو تمہارے اختیار میں کیا کہ تم خدا کے فضل سے معاش تلاش کرو اور اس کا شکر کرو۔ اسی نے زمین پر پہاڑ بنا کر رکھ دئے تا کہ تم کو لیکر کہیں جھک نہ جائے۔ نہریں اور راستے بنا دئے تا کہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک آسانی سے جا سکو۔ راستوں میں نشانات بنا دئے اور ستاروں سے بھی تم رستے معلوم کرتے ہو۔ جو اتنی مخلوق پیدا کرے کیا وہ ویسا ہے جو کچھ بھی پیدا نہ کر سکے۔ پھر تم غور کیوں نہیں کرتے۔

(۱۰.۳) آیت ۴۸ تا ۴۹

کیا ان لوگوں نے خدا کی مخلوقات میں سے ایسی چیزیں نہیں دیکھیں جن کے سائے دائیں

Marfat.com

سے بائیں کو اور بائیں سے دائیں کو لوٹتے رہتے ہیں یعنی خدا کے آگے عاجز ہو کر سجدے میں پڑے رہتے ہیں۔ تمام جاندار جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب خدا کے آگے سجدہ کرتے ہیں اور فرشتے بھی وہ ذرہ غرور نہیں کرتے۔

(۱۰.۴) آیت ۶۶ تا ۶۹

تمہارے لئے چوپایوں میں بھی مقام عبرت ہے کہ ان کے پیٹوں میں جو گوبر اور لہو ہے اس سے ہم تم کو خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے خوشگوار ہے۔ کھجور اور میووں سے بھی تم پینے کی چیزیں تیار کرتے ہو۔ ان سے شراب بناتے ہو اور عمدہ رزق کھاتے ہو۔ تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھیوں کو ارشاد فرمایا کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور اونچی اونچی چھتریوں میں جو لوگ بناتے ہیں، اپنے گھر بناؤ اور ہر قسم کے میوے کھاؤ اور اپنے پروردگار کے صاف ستھرے رستوں پر چلی جاؤ۔ ان کے پیٹ سے جو پینے کی چیز نکلتی ہے اس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں اور اس میں لوگوں کے کئی امراض کی شفا ہے۔ بے شک سوچنے والوں کے لئے اس میں بھی خدا کی نشانیاں ہیں۔

(۱۱) سورت بنی اسرائیل

(۱۱.۱) آیت ۴۴

ساتوں آسمان، زمین اور جو لوگ ان میں ہیں سب اسی کی تسبیح کرتے ہیں۔ مخلوقات میں سے کوئی چیز نہیں مگر اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتی ہے لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے۔ بے شک وہ بردبار اور غفار ہے۔

(۱۱.۲) آیت ۷۲

جو شخص اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور نجات کے راستے سے بہت دور ہوگا۔

Marfat.com

(12)سورت الانبیاء

(۱۲.۱) آیت ۱۶تا۱۸

ہم نے زمین اور آسمان کو اور جو مخلوقات ان دونوں کے درمیان ہے لہو ولعب کے لئے پیدا نہیں کیا۔ اگر ہم چاہتے کہ کھیل کی چیزیں بنائیں اور اگر ہم کو کرنا ہی ہوتا تو ہم اپنے پاس سے بنا لیتے۔ نہیں بلکہ ہم سچ کو جھوٹ پر کھینچ مارتے ہیں تو وہ اس کا سر توڑ دیتا ہے۔ جھوٹ اسی وقت نابود ہو جاتا ہے۔ جو باتیں تم بناتے ہو ان سے تمہاری ہی خرابی ہے۔

(۱۲.۲) آیت ۳۰

کیا کافروں نے نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین دونوں ملے ہوئے تھے اور ہم نے انکو جدا جدا کر دیا۔ ہم نے تمام جاندار چیزیں پانی سے بنائیں۔ پھر یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے۔

(۱۲.۳) آیت ۷۸

داؤد علیہ السلام اور سلیمانؑ کا حال بھی سن لو کہ جب وہ ایک کھیتی کے مقدمہ کا فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئیں اور اسے روند گئیں تھیں تو ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے۔

(۱۳)سورت الحج

(۱۳.۱) آیت ۵تا۶

لوگو! کیا تم کو مرنے کے بعد جی اٹھنے میں کچھ شک ہے کیا ہم نے تم کو پہلی بار پیدا نہیں کیا تھا۔ ابتدا میں مٹی سے۔ پھر اس سے نطفہ بنا کر۔ پھر اس سے خون کا لوتھڑا بنا کر۔ پھر اس سے بوٹی بنا کر جسکی بناوٹ کامل ہوتی ہے اور ناقص بھی تا کہ تم پر اپنی خالقیت ظاہر کر دیں۔ ہم جس کو چاہتے ہیں ایک معیاد مقرر تک پیٹ میں ٹھہرائے رکھتے ہیں۔ پھر تم کو بچہ بنا کر نکالتے ہیں۔ پھر تم جوانی کو پہنچتے ہو اور بعض قبل از پیری مر جاتے ہیں اور بعض شیخ فانی

Marfat.com

ہو جاتے ہیں اور بڑھاپے کی نہایت خراب عمر کی طرف لوٹائے جاتے ہیں کہ بہت کچھ جاننے کے بعد بالکل بے علم ہو جاتے ہیں۔اے دیکھنے والے تو دیکھتا ہے کہ ایک وقت میں زمین خشک پڑی ہوتی ہے۔ پھر ہم اس پر مینہ برساتے ہیں تو وہ شاداب ہو جاتی ہے اور ابھرنے لگتی ہے اور طرح طرح کی بارونق چیزیں اگاتی ہے۔ان قدرتوں سے ظاہر ہے کہ خدا قادر مطلق ہے جو برحق ہے اور یہ کہ وہ مردوں کو زندہ کر دیتا ہے اور یہ کہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

(۱۳.۲) آیت ۱۸

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو مخلوق آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور سورج، چاند اور ستارے، پہاڑ، درخت، چوپائے اور بہت سے انسان خدا کو سجدہ کرتے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جن پر عذاب ثابت ہو چکا ہے۔جس شخص کو خدا ذلیل کرے اس کو کوئی عزت دینے والا نہیں۔بے شک خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

(۱۳.۳) آیت ۷۳

لوگو غور سے سنو! کہ جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں مار سکتے اگرچہ اس کے لئے سب جمع ہو جائیں اور اگر ان سے مکھی کوئی چیز چھین لے جائے تو اسے چھڑا بھی نہیں سکتے۔طالب و مطلوب یعنی عابد اور معبود دونوں گئے گزرے ہیں۔

(۱۴) سورت القصص

(۱۴.۱) آیت ۶۸ تا ۷۳

تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے، پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے برگزیدہ کر لیتا ہے۔ ان کو (کافروں کو) اس کا اختیار نہیں۔یہ جو شرک کرتے ہیں خدا اس سے پاک و بالاتر ہے۔ ان کے (کافروں کے) سینے جو کچھ مخفی کرتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں تمہارا پروردگار اس کو

Marfat.com

جانتا ہے۔ وہی خدا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ دنیا اور آخرت میں اس کی تعریف ہے اور اسی کا حکم اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔ کہد و بھلا دیکھو تو اگر خدا تم پر ہمیشہ قیامت کے دن تک رات کی تاریکی کیے رہے تو خدا کے سوا کون معبود ہے جو تم کو روشنی لا دے۔ تو کیا تم سنتے نہیں۔ کہد و بھلا دیکھو تو اگر خدا تم پر ہمیشہ قیامت تک دن کیے رہے تو خدا کے سوا کون معبود ہے کہ تم کو رات لا دے جس میں تم آرام کرو۔ تو کیا تم دیکھتے نہیں۔ اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات اور دن کو بنایا تاکہ اس میں آرام کرو اور اس کا فضل تلاش کرو اور شکر کرو۔

(۱۴.۲) آیت ۸۸

خدا کے ساتھ کسی اور کو معبود سمجھ کر نہ پکارنا۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کی ذات پاک کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے۔

(۱۵) سورت العنکبوت آیت ۴۰ تا ۴۲

تو ہم نے سب کو ان کے گناہوں کے سبب پکڑ لیا۔ سو ان میں کچھ تو ایسے تھے جن پر ہم نے پتھروں کا مینہ برسایا۔ کچھ ایسے تھے جن کو چنگھاڑ نے آ پکڑا۔ کچھ ایسے تھے جن کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا۔ کچھ ایسے تھے جن کو غرق کر دیا۔ خدا ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہی اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔ جن لوگوں نے خدا کے سوا اوروں کو کارساز بنا رکھا ہے ان کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک طرح کا گھر بناتی ہے کچھ شک نہیں کہ تمام گھروں سے کمزور مکڑی کا گھر ہے۔ کاش یہ اس بات کو جانتے۔ یہ جس چیز کو خدا کے سوا پکارتے ہیں خواہ وہ کچھ ہی ہو خدا اسے جانتا ہے وہ غالب حکمت والا ہے۔

(۱۶) سورت الروم آیت ۲۰ تا ۲۷

اسی کے نشانات اور تصرفات میں سے ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ پھر اب تم انسان ہو کر جابجا پھیل رہے ہو۔ اسی کے نشانات اور تصرفات میں سے ہے کہ اس نے

Marfat.com

تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تاکہ ان کی طرف مائل ہوکر آرام حاصل کرو اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کردی۔ جو لوگ غور کرتے ہیں ان کے لئے ان باتوں میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ اسی کے نشانات اور تصرفات میں سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا جدا جدا ہونا ہے۔ اہل دانش کے لئے ان باتوں میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ اسی کے نشانات اور تصرفات میں سے ہے تمہارا رات اور دن میں سونا اور اس کے فضل کو تلاش کرنا جو لوگ سنتے ہیں ان کے لئے ان باتوں میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ اسی کے نشانات اور تصرفات میں سے ہے کہ تم کو خوف اور امید دلانے کے لئے بجلی دکھانا اور آسمان سے مینہ برسانا پھر زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ و شاداب کردینا۔ عقل والوں کے لئے ان باتوں میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ اسی کے نشانات اور تصرفات میں سے ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں۔ پھر جب وہ تم کو زمین سے نکلنے کے لئے آواز دے گا تو تم جھٹ نکل پڑو گے۔ زمین اور آسمانوں میں جتنے فرشتے اور انسان وغیرہ ہیں اسی کے مملوک ہیں اور تمام اس کے فرمانبردار ہیں۔ وہی تو ہے جو خلقت کو پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے۔ پھر اسے دوبارہ پیدا کرے گا۔ یہ اس کو بہت آسان ہے۔ آسمانوں اور زمین میں اسی کی شان نہایت بلند ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے۔

(۱۷) سورت لقمان

(۱۷.۱) آیت ۲۷ تا ۲۸

اگر یوں ہو کہ زمین میں جتنے درخت ہیں سب کے سب قلم ہوں اور سمندر کا تمام پانی سیاہی ہو۔ اس کے بعد سات سمندر اور سیاہی ہو جائیں تو خدا کی باتیں یعنی اس کی صفتیں ختم نہ ہوں گی۔ بے شک خدا غالب حکمت والا ہے۔

(۱۷.۲) آیت ۲۸ اور ۳۴

خدا کو تمہارا پیدا کرنا اور جلا اٹھانا ایک شخص کے پیدا کرنے اور جلا اٹھانے کی طرح ہے۔ بے

Marfat.com

شک خدا سننے اور دیکھنے والا ہے۔ خدا ہی کو قیامت کا علم ہے۔ وہی مینہ برساتا ہے۔ وہی حاملہ کے پیٹ کی چیزوں کو جانتا ہے کہ نر ہے یا مادہ۔ کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا۔ کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کس زمین میں اسے موت آئے گی۔ بے شک خدا ہی جاننے والا خبردار ہے۔

(۱۸) سورت سبا

(۱۸.۱) آیت ۲

جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اس میں سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس پر چڑھتا ہے سب اللہ کو معلوم ہے۔ وہ بڑا مہربان اور بخشنے والا ہے۔

(۱۸.۲) آیت ۱۰ تا ۱۴

ہم نے داؤد علیہ السلام کو اپنی طرف سے برتری بخشی۔ اے پہاڑو ان کے ساتھ تسبیح کرو۔ پرندوں کو ان کا مسخر کر دیا۔ ان کے لئے لوہے کو نرم کر دیا تا کہ کشادہ زریں بنائیں اور کڑیوں کو اندازے سے جوڑیں اور نیک عمل کریں۔ جو عمل تم کرتے ہو ہم ان کو دیکھنے والے ہیں۔ ہوا کو ہم نے سلیمانؑ کا تابع کر دیا۔ اس کی صبح کی منزل ایک مہینے کی راہ ہوتی اور شام کی منزل بھی ایک ماہ کی ہوتی۔ ان کے لئے ہم نے تانبے کا چشمہ بنا دیا۔ جنوں میں کچھ ایسے تھے جو ان کے پروردگار کے حکم سے ان کے آگے کام کرتے جو کوئی ان میں سے ہمارے حکم سے پھرے گا اس کو ہم جہنم کی آگ کا مزہ چکھائیں گے۔ وہ جو چاہتے یہ ان کے لئے بناتے یعنی قلعے مجسمے اور بڑے بڑے لگن جیسے تالاب اور دیگیں جو ایک ہی جگہ رکھی رہتیں۔ اے داؤد علیہ السلام کی اولاد میرا شکر کرو۔ میرے بندوں میں شکر گزار تھوڑے ہیں۔ پھر جب ہم نے ان کے لئے موت کا حکم صادر کیا تو کسی چیز سے ان کا مرنا معلوم نہ ہوا مگر گھن کے کیڑے سے جو ان کے عصا کو کھاتا رہا۔ جب عصا گر پڑا تب جنوں کو معلوم ہوا اور کہنے لگے کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو ذلت کی تکلیف میں نہ رہتے۔

Marfat.com

(۱۹) سورت فاطر

(۱۹.۱) آیت ۱ تا ۳

سب تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اور فرشتوں کو قاصد بنانے والا ہے جن کے دو دو تین تین اور چار چار پر ہیں۔ وہ اپنی مخلوقات میں جو چاہتا ہے بڑھاتا ہے۔ بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ خدا جو اپنی رحمت کا دروازہ کھول دے تو کوئی اس کو بند کرنے والا نہیں اور جو بند کردے تو اس کے بعد کوئی اس کو کھولنے والا نہیں۔ وہ غالب حکمت والا ہے۔ لوگو! خدا کے جو تم پر احسانات ہیں ان کو یاد کرو۔ کیا خدا کے سوا کوئی اور خالق و رازق ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق دے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس تم کہاں بہکے پھرتے ہو۔

(۱۹.۲) آیت ۲۷ تا ۲۸

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے آسمان سے مینہ برسایا۔ پھر اس سے طرح طرح کے رنگوں کے میوے پیدا کئے۔ پہاڑوں میں سفید اور سرخ رنگوں کے قطعات ہیں اور بعض کالے سیاہ ہیں۔ انسانوں، جانوروں اور چوپایوں کے بھی کئی طرح کے رنگ ہیں۔ خدا سے اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو صاحب علم ہیں۔ بے شک خدا غالب اور بخشنے والا ہے۔

(۲۰) سورت الزمر

(۲۰.۱) آیت ٦

اسی نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا۔ پھر اس سے تمہارا جوڑا بنایا۔ اسی نے تمہارے لئے چوپایوں میں سے آٹھ جوڑے بنائے۔ وہی تمکو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں پہلے ایک طرح پھر دوسری طرح تین اندھیروں میں بناتا ہے۔ یہی خدا تمہارا پروردگار ہے۔ اسی کی بادشاہی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پھر تم کہاں پھرے جاتے ہو۔

Marfat.com

(۲۰.۲) آیت ۴۲

خدا لوگوں کے مرنے کے وقت ان کی روحیں قبض کر لیتا ہے اور جو مرے نہیں ان کی روحیں سوتے میں قبض کر لیتا ہے۔ پھر جن پر موت کا حکم کر چکتا ہے ان کو روک رکھتا ہے اور باقی روحوں کو ایک وقت مقرر تک کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ جو لوگ فکر کرتے ہیں ان کے لئے اس میں نشانیاں ہیں۔

(۲۱) سورت المومن

(۲۱.۱) آیت ۶۴ تا ۶۵

خدا ہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتیں بھی اچھی بنائیں۔ تمہیں پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں۔ یہی خدا تمہارا پروردگار ہے۔ وہ زندہ ہے جسے موت نہیں۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو اس کی عبادت کو خالص کر کے اسی کو پکارو۔ ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے۔ وہ تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

(۲۱.۲) آیت ۶۷ تا ۶۸

وہی تو ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پہلے نطفہ بنا کر پھر لوتھڑا بنا کر۔ پھر تم کو نکالتا ہے جب بچے ہوتے ہو۔ پھر اپنی جوانی کو پہنچتے ہو۔ پھر بوڑھے ہو جاتے ہو۔ کوئی تم میں سے پہلے مر جاتا ہے۔ کوئی تم میں موت کے وقت مقرر تک پہنچتا ہے تا کہ سمجھو۔ وہی تو ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے۔ پھر جب وہ کوئی کام کرنا یا کسی کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس سے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

(۲۲)سورت حٰمٓ السجدہ

(۲۲.۱) آیت ۹ تا ۱۲

کہوتم اس سے انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں بنایا۔ پھر اس کے اوپر پہاڑ بنائے اس میں برکت رکھی اور سامان معیشت مقرر کیا۔ سب کچھ چار دن میں اور تمام طلب گاروں کے لئے یکساں بنایا۔ پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا جو دھواں تھا۔ خدا نے اس سے اور زمین سے فرمایا دونوں آؤ خواہ خوشی سے خواہ ناخوشی سے۔ انہوں نے کہا کہ ہم خوشی سے آتے ہیں۔ پھر دو دن میں سات آسمان بنائے۔ ہر آسمان میں اس کے کام کا حکم بھیجا۔ اس نے آسمان دنیا کو چراغوں یعنی ستاروں سے مزین کیا اور شیطانوں سے محفوظ رکھا یہ زبردست اور خبردار کے مقرر کیے ہوئے اندازے ہیں۔

(۲۲.۲) آیت ۳۷

رات، دن، سورج اور چاند سب اس کی نشانیوں میں سے ہیں۔ تم لوگ نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو بلکہ خدا ہی کو سجدہ کرو جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا اگر تم کو اس کی عبادت منظور ہے۔

(۲۳)سورت جاثیہ

(۲۳.۱) آیت ۱ تا ۵

اس کتاب کا اتارا جانا خدائے غالب اور دانا کی طرف سے ہے۔ بے شک آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں کے لئے خدا کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔ تمہاری پیدائش میں بھی اور جانوروں میں بھی جن کو وہ پھیلاتا ہے یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ رات اور دن کے آگے پیچھے آنے جانے میں اور جو خدا نے آسمان سے ذریعہ رزق نازل فرمایا پھر اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرنے، ہواؤں کے بدلنے میں بھی عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

Marfat.com

(۲۳.۲) آیت ۱۲ تا ۱۳

خدا ہی تو ہے جس نے دریا کو تمہارے قابو میں کر دیا تا کہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلائیں اور اس کے فضل سے معاش تلاش کریں اور شکر کریں۔ پھر جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اپنے حکم سے تمہارے کام میں لگا دیا۔ جو لوگ غور کرتے ہیں۔ ان کے لئے اس میں قدرت خدا کی نشانیاں ہیں۔

(۲۳.۳) آیت ۲۳

بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے اور باوجود جانتے بوجھتے گمراہ ہو رہا ہے۔ تو خدا نے بھی اس کو گمراہ کر دیا۔ اس کے کانوں اور دل پر مہر لگا دی۔ اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ اب خدا کے سوا اس کو کون راہ راست پر لا سکتا ہے۔ کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے۔

(۲۴) سورت رحمٰن آیت ۳ تا ۲۸

اسی (اللہ) نے انسان کو پیدا کیا۔ اسی نے اسکو بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں۔ بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔ اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی۔ اسی نے خلقت کے لئے زمین بچھائی۔ اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں اور آناج جس کے ساتھ بھس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول۔ اسی نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا اور جنات کو آگ سے بنایا۔ دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک ہے۔ اسی نے دو دریا رواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں۔ دونوں میں ایک آڑ ہے کہ اس سے تجاوز نہیں کر سکتے۔ دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔ جہاز بھی اسی کے ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہوتے ہیں۔ جو مخلوق زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے اور تمہارے پروردگار ہی کی ذات بابرکت جو صاحب جلال وعظمت ہے باقی رہے گی۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

Marfat.com

(۲۵) سورت ملک

(۲۵.۱) آیت ۲ تا ۵

اسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھے کام کرتا ہے۔ وہ زبردست اور بخشنے والا ہے۔ اس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے۔ اے دیکھنے والے کیا تو خدائے رحمٰن کی آفرینش میں کچھ نقص دیکھتا ہے۔ ذرہ آنکھ اٹھا کر دیکھ بھلا تجھ کو آسمان میں کوئی شگاف نظر آتا ہے۔ پھر دوبارہ سہ بارہ نظر کر تو نظر ہر بار تیرے پاس ناکام اور تھک کر لوٹ آئے گی۔ ہم نے قریب کے آسمان کو تاروں کے چراغوں سے زینت دی اور ان کو شیطان کے مارنے کا آلہ بنایا۔ ان کے لئے دہکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(۲۵.۲) آیت ۱۹

کیا انہوں نے اپنے سروں پر اڑتے ہوئے جانوروں کو نہیں دیکھا جو پروں کو پھیلائے رہتے ہیں اور ان کو سکیڑ بھی لیتے ہیں۔ خدا کے سوا انہیں کوئی تھام نہیں سکتا۔ بے شک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

(۲۵.۳) آیت ۳۰

کہو کہ بھلا دیکھو تو اگر تمہارا پانی جو تم پیتے ہو اور برتتے ہو خشک ہو جائے تو خدا کے سوا کون ہے جو تمہارے لئے شیریں پانی کا چشمہ بہالائے۔

(۲۶) سورت نبا آیت ۶ تا ۱۷

کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا اور پہاڑوں کو اسکی میخیں نہیں ٹھہرایا۔ بے شک بنایا اور تم کو جوڑا جوڑا بھی پیدا کیا۔ نیند کو تمہارے لئے موجب آرام بنایا۔ رات کو پردہ مقرر کیا۔ دن کو معاش کا وقت قرار دیا۔ تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے۔ آفتاب کا روشن چراغ بنایا۔ نچڑتے بادلوں سے موسلا دھار مینہ برسایا تا کہ اس سے اناج، سبزہ اور گھنے گھنے باغ پیدا کریں۔ بے شک فیصلے کا دن مقرر ہے۔

Marfat.com

برگزیدہ ہستیوں کے قول برائے توحید

(۱) حضرت ابودردا انصاریؓ

مجھے موت سے محبت ہے اپنے مولا سے ملاقات کے شوق میں، فقر سے محبت ہے تواضع کے لئے اور بیماری سے محبت ہے گناہوں کے کفارے کے لئے۔

(۲) حضرت سعید ابن المسیبؓ

اللہ تعالیٰ کا ذکر وہ حلال ہے جس میں کوئی حرام نہیں اور غیر اللہ کا ذکر وہ حرام ہے جس میں کوئی حلال نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یاد و ذکر میں نجات اور طمانیت قلب ہے اور غیر اللہ سے وابستگی پریشانی اور تباہی کا موجب ہے۔

(۳) حضرت ابوحازم مکیؒ

اللہ تعالیٰ ہی ابتدا کرتا ہے اور وہی اعادہ کرتا ہے۔ وہی بخشنے والا اور محبت کرنے والا ہے۔ تخت و سلطنت کا مالک اور بزرگ جو کچھ چاہے کر گزرنے والا ہے۔ جو وہ کرتا ہے اس پر کسی کے سامنے وہ جواب دہ نہیں ہے۔ دوسرے سب جواب دہ ہیں۔ وہ جس سے چاہے باز پرس کرسکتا ہے اور اس سے کوئی نہیں کرسکتا۔

(۴) حضرت ایاس بن معاویہؒ

خدا تعالیٰ تمام کائنات کا مالک ہے تو پھر وہ جو چاہے کرے، اس کے قول پر اعتراض نہیں ہو سکتا کہ اپنی چیز پر سبھی کو تصرف کا حق حاصل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہر چیز کا مالک ہے۔ ہر چیز اس کی تابع ہے۔ اس کے حکم کے بغیر تو پتہ بھی حرکت نہیں کرسکتا۔

(۵) حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ

عارف وہ ہے جو تمام عالم کو جانے اور عقل سے لاکھوں معانی بیان کرے اور محبت کی تمام

Marfat.com

مشکل باتوں کا جواب دے۔ وہ کھڑا ہے تو دوست کے خیال میں، بیٹھا ہے تو دوست کی فکر میں، سورہا ہے تو اسی کے خیال میں متحیر ہے، بیدار ہے تو حجاب عظمت دوست کے گرد طواف کررہا ہے۔ عارفوں پر ایک حالت ایسی بھی طاری ہوتی ہے کہ ایک قدم میں حجاب عظمت تک پہنچ جاتے ہیں اور دوسرے قدم میں واپس آ جاتے ہیں۔ یہ ان کا کمترین درجہ ہے۔

(۶) حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ

جب بندہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے تو اس سے تعلق پیدا کرتا ہے۔ اس کے قرب میں مست ہو جاتا ہے تو اپنے نفس اور ماسوائے اللہ کو بھول جاتا ہے۔ اس وقت اس سے پوچھا جائے کہ تو کیا چاہتا ہے اور کہاں جارہا ہے تو اس سے زیادہ وہ جواب نہیں دے سکتا کہ اللہ بہتر جانتا ہے۔

(۷) حضرت نصیر الدین محمود اودھیؒ

عقل مند وہ ہے جو سب کاموں میں اللہ پر توکل رکھے اور ماسوائے اللہ سے کسی طرح کی امید نہ رکھے۔ اہل توکل پر ایک ایسا وقت بھی آتا ہے کہ اگر انہیں آگ میں پھینک دیا جائے یا زخمی کیا جائے تو انہیں مطلق خبر نہ ہو۔ جو شخص عالم توکل میں حق تعالیٰ کے کرم پر بھروسہ کرتا ہے اسے عالم غیب سے روزی پہنچتی ہے اور جو کچھ وہ چاہتا ہے اسے مل جاتا ہے۔

(۸) حضرت خواجہ بہاالدین زکریاؒ

انسان کے دل میں رحمانی وشیطانی وسوسے موجود رہتے ہیں اور آئندہ ہر وقت اور ہر آن نئے وسوسے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ لہٰذا سعادت مند وہ ہے جو شیطانی وسوسوں کو دور کر کے رحمانی خیالات کو ترقی دے۔ انسان کو چاہئے کہ بات کرتے وقت سمجھے کہ اسے خدا سنتا ہے۔ خاموشی کے وقت جانے کہ وہ اس کے دل کے راز سے واقف ہے۔ اس کا اٹھنا ،بیٹھنا، چلنا، پھرنا، سونا، جاگنا، سب خدا کے سامنے ہے۔

Marfat.com

(۹) حضرت مخدوم علاؤ الدین صابری کلیریؒ

اللہ نے انسان کو سر دیا ہے کہ سجدہ کرے۔ زبان دی ہے کہ حمد و ثنا کرے۔ دل دیا ہے کہ اللہ کا ذکر کرے۔ عقل دی ہے کہ اللہ کی ذات و صفات پر غور کرے۔ آنکھ دی ہے کہ اس کی قدرتوں کا مشاہدہ کرے۔ کان دئے ہیں کہ کلام اللہ سنے۔ ہاتھ دئے ہیں کہ مصافحہ کرے اور سخاوت کرے۔ پاؤں دئے ہیں کہ بزرگان دین کی خدمت میں چل کر جائے۔ جسمانی اعضاء کے اتنے فرائض ہوتے ہوئے کہاں گنجائش ہے کہ انسان ان سے لہو ولعب کا کام لے۔

(۱۰) حضرت شیخ محمد اسمٰعیل میاں وڈاؒ

دنیا میں خدا کے بندے ایسے بھی ہیں کہ عالم میں جو معاملہ گزرتا ہے اور جو عجائب و غرائب حق تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوتے ہیں وہ ان کی نظر کے سامنے مثل آئنہ کے ہیں۔ وہ ان سب کو آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور خاص بندگان خدا سے اس کا تذکرہ کرتے ہیں۔

(۱۱) حضرت شیخ سلیم چشتیؒ

پہلے خوف خدا آنا ضروری ہے۔ اس سے بندہ گناہ ترک کرتا ہے اور آتش دوزخ سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ پھر رجا یعنی امید مغفرت کے ضمن میں بندہ اطاعت حق کرنے لگتا ہے اور حیات ابدی حاصل کرتا ہے۔ پھر محبت جلوہ گر ہوتی ہے اس سے اجتہاد و تفکر کی صفت پیدا ہوتی ہے جس سے رضائے الٰہی حاصل ہوتی ہے۔

(۱۲) حضرت خواجہ غلام فریدؒ

سنت کی پیروی کرو اور دین میں بدعت سے باز رہو۔ خدا اور رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرو اور ان کے احکام سے نہ نکلو۔ خدا کو واحد جانو اور اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ۔ یقین جانو کہ جو کچھ دنیا میں ہوتا ہے اس کے علم سے باہر نہیں۔ وہ اپنے ارادہ پر حکم نافذ فرماتا ہے۔ وہ ہر عیب سے پاک ہے۔ وقت کا انتظار کرو اور امید رکھو کہ قبولیت اور عنایت الٰہی ظاہر ہو کر

Marfat.com

رہے گی۔ جلد بازی سے کام نہ لو۔ ناامید نہ ہو کیونکہ اجابت کا وعدہ حق ہے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ انتظار حصول مقصود کا رہنما ہو اور اسی وقت محبوب مل جائے۔

(۱۳) حضرت مولانا سید احمدؒ

اللہ کے دروازے سے دور نہ رہو۔ اس کے حضور میں ہمیشہ حاضر اور ملتجی رہو۔ اگر بندگی کی قبولیت کا کوئی اثر نہ ہو تو بھی اس کا دروازہ نہ چھوڑو۔ گناہوں سے توبہ کرتے رہو اور غفلت چھوڑنے میں تاخیر نہ کرو۔

(۱۴) حضرت سید فضل شاہؒ

گلیوں کوچوں میں اللہ اللہ پکارنا اور پھر غیر اللہ کے آگے ہاتھ پھیلانا لاکھ برائیوں کی ایک برائی ہے۔ بات والا آدمی وہ ہے جو اپنی بات پر قائم رہے۔ اے انسان تو بھی ہماری بات مان۔ اللہ کو پکارا اور اللہ ہی کا ہو جا۔

(۱۵) حکیم بوعلی سیناؒ

روح اَمر ربی ہے۔ یہ ایک مقرر مدت تک جسم انسانی میں فروزاں رہتی ہے اور آخر اپنے کل کے ساتھ بطور ایک جزو کے مل جاتی ہے۔ روح انسانی کو ذات ربانی سے ایسی ہی نسبت ہے جیسے دھوپ کو سورج سے۔ قطرہ کو دریا سے۔ جس طرح دھوپ سورج نہیں بن سکتی قطرہ دریا نہیں ہوسکتا اسی طرح روح ذات ربانی نہیں ہوسکتی۔

(۱۶) حکیم شہاب الدین مقتولؒ

خالق کی ہستی کا ثبوت مخلوق کی ہستی ہے اور اس کی وحدت کی شاہد کثرت مخلوقات ہے۔ خدا اگرچہ واحد ہے مگر کثرت سے جدا نہیں۔ ایک (۱) عدد ہے۔ اس پر ایک صفر بڑھانے سے دس، دو بڑھانے سے سو اور تین صفر بڑھانے سے ہزار بن جاتا ہے اور یہ ترقی تعداد اسی ایک کی بدولت ہے۔ اگر وہ ایک ہی نہ ہو تو ہزاروں لاکھوں تو کجا دس بھی نہ ہوں۔

Marfat.com

(۱۷) حضرت امام ابو جعفر محمد باقرؒ

اونگھ اور نیند سے تو مبرا ہے جو تجھے اونگھنے، سونے والا جانے وہ تیری نعمتوں سے محروم ہے۔ الٰہی تو وہ ہے کہ کوئی تجھے تیرے ارادہ سے باز نہیں رکھ سکتا۔ رات دن میں کسی ساعت تیری صفت بقا میں خلل نہیں آ سکتا۔ تیرا در رحمت کشادہ ہے اس پر جو تجھے پکارے۔ تیرا خزانہ بخشش اس پر فدا ہے جو تیری ثنا میں رطب اللسان ہو۔ تو وہ مالک الملک ہے کہ سائل کا رد کرنا تجھے روا نہیں۔ جو مومن تیری درگاہ میں سوال کرے تو سائل کو تو رو کنے والا نہیں خواہ مخلوق ارضی ہو یا سماوی۔

(۱۸) حضرت بشر حافیؒ

جو چاہے کہ دنیا میں عزت دار رہے اور آخرت میں شریف تو اسے چاہئے کہ تین باتوں سے مجتنب رہے (الف) مخلوقات میں سے کسی سے اپنی حاجت روائی نہ چاہے۔ (ب) کسی کا ذکر برائی کے ساتھ نہ کرے۔ (ت) کسی کا مہمان نہ بنے۔ اس لئے کہ جو اپنے رب کے دروازے کو جانتا ہے اسے مخلوق کے سامنے اپنی حاجت لے جانے کی ضرورت نہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ وہاب المطلق کے در کو چھوڑ کر مخلوق کی طرف وہی دست سوال دراز کریگا جسے کیف عرفان حق حاصل نہ ہوا ہو جبکہ یقین قلب کے ساتھ وہ جان چکا کہ قاضی الحاجات تمام عالم کا وہی جمیل حقیقی ہے۔ تو جس غیر سے حاجت روائی چاہے گا وہ اپنے جیسے سے حاجت روائی چاہتا ہوگا۔ اس لئے طلب اعانت مخلوق کی مخلوق سے ایسے ہے جیسے کہ ایک قیدی اپنے ساتھی قیدی سے اعانت چاہے۔

(۱۹) حضرت ابو عبداللہ محمد بن فضل بلخیؒ

مجھے تعجب ہے اس پر جو وادی اور جنگل عبور کر کے اللہ کے گھر (مکہ) پہنچتا ہے اور اس کی حرم سے آملتا ہے۔ اس لئے کہ اس میں انبیاء کرام کے آثار ہیں۔ وہ کیوں نفس کے جنگلوں اور حرص کے دریاؤں کو قطع کر کے اپنے گنج قلب تک نہیں پہنچتا کہ اس میں اس کے مالک کے

Marfat.com

نشان ہیں۔ یعنی دل محل معرفت الٰہی ہے اور فضیلت میں کعبہ سے افضل ہے۔ اسلئے کہ کعبہ قبلہ عبادت ظاہری ہے اور بندہ کی نگاہ اس پر رہتی ہے۔ مگر دل وہ ہے کہ اس پر نظر رب کریم ہے۔ تو جہاں دل ہے وہاں میرا محبوب ہے اور جہاں اس کی ملکیت وہاں ہی وہ ہے۔ جہاں انبیاء کرام کے نشان ہیں وہی ہمارے دوستوں محبوبوں کا قبلہ ہے۔

(۲۰) حضرت ابومحمد احمد بن حسین حریریؒ

ایمان کا دوام واستمرار اور قوام وقیام دین اور اصلاح جسم تین چیزوں میں ہے۔ ایک کفایت کرنا، دوسرا پرہیز گاری اختیار کرنا۔ تیسرا غذا میں احتیاط رکھنا۔ جو شخص اپنے رب کے ساتھ اکتفا کرے اس کے باطن کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ جو تقویٰ کرے اور پرہیز گار ہو جائے اس کی عادت وخصلت نیک ہو جاتی ہے۔ اور جو غذا میں احتیاط رکھے اس کا نفس پاک و درست ہو جاتا ہے۔ تو ثمرہ اکتفا صفائی قلب ہے اور انجام تقویٰ اور پرہیز گاری حسن خلق ہے اور احتیاط غذا کا نتیجہ تندرستی اور اعتدال طبیعت ہے یعنی جو اپنے رب کے ساتھ توکل کرے اس کا عرفان بلند اور قلب مصفا ہو جاتا ہے اور جو اعمال میں تقویٰ کا پابند ہو اس کا خلق درست ہو جاتا ہے اور دنیا وآخرت میں عزت پاتا ہے۔

(۲۱) حضرت ابوالعباس احمد بن قصابؒ

تمام عالم خواہ چاہے یا نہ چاہے اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کا خوگر ہونا چاہیے ورنہ رنج میں رہے گا۔ اس لئے کہ جو اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی رہنے کا خوگر ہوگا وہ ہر بلا کو منجانب اللہ سمجھ کر بلا نہ سمجھے گا۔ پھر گویا جو بلا بھی اس پر آئے گی وہ بلا نہ ہوگی۔ اگر خوگر رضا نہ ہوا تو بلا جو آنی ہے ضرور آئے گی مگر رنجیدگی اس پر لازم ہے۔ درحقیقت جو بلا وعذاب ہمارے مقدر میں ہے ہم اس کو ٹال نہیں سکتے۔ اگر ہم راضی برضا رہیں گے تو ہماری رضا کی وجہ سے وہ بلا بحکم قادر ہمارے لئے راحت ہو جائے گی۔ تو جو اپنے رب کی رضا میں راضی رہنے کا خوگر ہے اس کا دل ہر حال میں راحت پاتا ہے۔ اور جو قضا وقدر سے اعراض کرتا ہے تو ورود قضا کے وقت رنجیدہ دل ہوتا ہے۔

Marfat.com

(۲۲) حضرت ابوالحسن خرقانیؒ

آپ کا فرمان ہے کہ راستے دو ہیں ایک راہ ضلالت اور دوسرا راہ ہدایت۔ وہ جو راہ ضلالت ہے وہ بندہ کا راستہ خدا کی طرف اور جو راہ ہدایت ہے وہ خدا کا راستہ بندہ کی طرف ہے۔ تو جو بندہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ تک پہنچا وہ ہرگز نہیں پہنچا۔ جو کہے مجھے اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیا گیا وہ یقیناً پہنچ گیا۔ اس لئے کامیابی پہنچنے اور نہ پہنچنے اور کامیاب ہونے نہ ہونے میں نہیں ہے بلکہ پہنچانے اور نہ پہنچانے اور آزاد کرنے اور نہ کرنے میں مضمر ہے۔

(۲۳) حضرت ابوالحسن نوریؒ

اللہ کے بندوں کی ایک ایسی جماعت بھی ہے کہ ان کا کھانا اللہ کے لئے، پینا اللہ کے واسطے اور بولنا اللہ کے لئے ہے۔ وہ ایسے مردان خدا ہیں کہ ان کا قیام اللہ کے ساتھ اور قعود و نطق و حرکت و سکون سب اسی کے ساتھ ہے ان کی زندگی اس کے ساتھ ہے اور قائم بمشادہ ہیں۔ اگر ایک لحظہ مشاہدہ حق ان سے حجاب میں آ جائے تو ان کی دنیائے جسم میں جوش و خروش پھیل جائے۔

(۲۴) حضرت سہل بن عبداللہ تستریؒ

توحید یہ ہے کہ بندہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات موصوف بہ علم ہے۔ وہ نہ حس میں آتا ہے نہ دیکھنے میں اور نہ دنیا میں آنکھ اسے دیکھ سکتی ہے۔ وہ صرف اور صرف ایمان میں موجود ہے۔ اس کی کوئی حد و نہایت نہیں البتہ وہ ظاہر ہے اپنی ملک میں اپنی صفتوں سے اور اپنی قدرت سے۔ ہاں وہ سب کنہ ذات کی معرفت سے محجوب ہے۔ اس نے اظہار عجائب و آیات سے راہ دکھائی ہے۔ وہ لوگوں کو جانتا ہے اور بیگانگی و عقل اس کا ادراک نہیں کر سکتے۔ ہاں مومنین بچشم سر عقبیٰ میں اسے دیکھیں گے یہی جامع توحید ہے۔

Marfat.com

(۲۵) حضرت جنید بغدادیؒ

پاک ہے وہ ذات جو اپنی مخلوق کو اپنی معرفت میں راہ نہیں دیتا بجز اس کے جو عاجز ہو اس کی معرفت میں۔ علماء اس کلمہ میں غلطان ہیں اور سمجھتے ہیں کہ معرفت سے عجز بے معرفتی ہے اور یہ محال ہے۔ اس لئے کہ عجز اپنی حالت میں ایک صورت رکھتا ہے اور بحالت معدوم عجز کی کوئی صورت نہیں۔ جیسے مردہ حیات سے عاجز نہیں بلکہ موت میں موت سے عاجز ہے۔ اسلئے عجز کا نام اس کی قوت کو بحال کر دیتا ہے۔ اسی طرح اندھا بصارت سے عاجز نہیں ہوتا بلکہ بیٹھنے، اٹھنے، کھڑے ہونے، چلنے، پھرنے سے عاجز ہوتا ہے۔ پس عارف معرفت سے عاجز نہیں ہوتا اس لئے کہ معرفت اس میں موجود ہوتی ہے۔

(۲۶) حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ

آپکا فرمان ہے کہ توحید حق سے بندہ کو اسرار حاصل ہوتے ہیں اور عبارت میں ظاہر نہیں ہوتے۔ اس لئے کوئی اس کو بہودہ عبارت سے اراستہ نہ کرے۔ کیونکہ عبارت اور معنی میں بیحد فرق ہے۔ توحید میں غیر کا ثابت کرنا شرک ہوتا ہے اس وقت وہ ہویدا ہوتی ہے اور موحد الٰہی ہوتا ہے اور نہ کہ ایک لاہی یہی توحید کا حکم ہے۔

(۲۷) حضرت امام موسیٰ کاظمؒ

حضرت امام ابوحنیفہ کے اس سوال پر کہ آپکا افعال عباد (بندوں کے کاموں) بارے کیا خیال ہے، حضرت امام موسےٰ کاظمؒ نے فرمایا کہ بندوں کے تمام کام کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں۔ ایک یہ کہ سارے کام تنہا اللہ تعالیٰ کے ہیں۔ دوئم یہ کہ سارے کام اللہ تعالیٰ اور بندے مل کر شرکت میں کرتے ہیں۔ سوئم یہ کہ سارے کام تنہا بندے کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ان سے کوئی سروکار نہیں۔ اب اگر سارے کام اللہ تعالیٰ کے ہیں اور بندوں کا اس سے کوئی مطلب نہیں تو اللہ تعالیٰ عادل ہے ظالم نہیں۔ وہ یہ کیسے کرسکتا ہے کہ سارے کام خود کرے مگر اس کی سزا ان بندوں کو دے جن بیچاروں نے کچھ کیا ہی نہیں ہے۔ اگر سارے کام اللہ تعالیٰ

Marfat.com

اور بندوں نے مل کر شرکت میں کیئے ہیں تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس میں شریک قوی ہوگی۔ پھر یوں شریک قوی کو یہ کب حق ہے کہ اپنے شریک ضعیف کو اس کام پر سزا دے جس کو دونوں نے مل کر کیا ہے۔ لہٰذا یہ دونوں صورتیں تو محال ہیں۔ اب صرف تیسری صورت باقی رہ جاتی ہے اور وہ یہ کہ سارے کام بندوں کے ہیں اس لئے انہیں سزا و جزا کا مستحق قرار دیا جاتا ہے۔

(۲۸) حضرت امام جعفر صادقؒ

اللہ تعالیٰ کی ذات ہر جگہ موجود ہے اور کائنات کی کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں رب کائنات کی ذات موجود نہ ہو یعنی اللہ تعالیٰ ہر چیز میں موجود ہے جیسے پتھر، پانی، درخت، انسان، جانور وغیرہ لیکن یہ چیزیں بذات خود خدا نہیں ہیں۔ جس طرح تیل چراغ میں تو ہوتا ہے لیکن چراغ تیل میں نہیں ہوتا۔ چراغ کی روشنی کا مایہ یعنی اس کی بقا تیل اور فیتہ سے وابسطہ ہے لیکن یہ قطعاً نہیں کہہ سکتے کہ چراغ بذات خود تیل اور فیتہ ہے۔ یہ سچ ہے کہ تیل اور فیتہ چراغ میں شعلہ پیدا کرتے ہیں مگر چراغ کسی صورت بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ چونکہ تیل اور فیتہ اس میں موجود ہیں پس وہ خود تیل اور فیتہ ہے۔ اس لئے یہ بالکل غلط ہے کہ مخلوق جو خالق کی پیدا کی ہوئی ہوتی ہے خود خالق بن جائے۔ وہ لوگ جو خالق اور مخلوق کی وحدت کا عقیدہ رکھتے ہیں دراصل اپنے استدلال کی ظاہری شکل سے فریب کھائے ہوئے ہیں۔ اگر یہ عقیدہ صحیح ہوتا تو تمام مخلوق خدائی طاقت کی حامل ہوتی لیکن پوری کائنات میں ایک وجود بھی ایسا نہیں جو خدائی طاقت رکھتا ہو۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ ہر چیز میں اور ہر جگہ موجود ہے لیکن خدا کی تخلیق کردہ اشیاء خود خدا نہیں ہو سکتیں۔ تمام چیزیں ایک خدائے وحدہ لاشریک کی مخلوق ہیں خدا تمام مقاموں اور اشیاء میں ایک خالق اور محافظ کی مانند ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے متعلق غیر مسلموں کے خیالات

(۱) بھگت تلسی داس

۔اے تلسی! جس کے پاس یاد خدا کی پونجی ہے وہ سب سے بڑا ساہوکار ہے۔اس کی خوش نصیبی کا کیا کہنا۔

۔دکھ میں لوگ خدا کو یاد کرتے ہیں۔سکھ میں یاد کریں تو دکھ میں مبتلا ہی نہ ہوں۔

۔تو پریم کا خواہاں ہے اور خودی کو بھی نہیں چھوڑتا۔نادان یہ دونوں ایک جگہ کیسے ہو سکتے ہیں۔ایک میان میں دو تلواریں نہیں سما سکتیں۔دولت چھوڑی تو کیا ہوا جب کہ خودی سے کنارہ نہ کیا۔محض کتابیں پڑھنے سے کوئی عالم و عارف نہیں ہوتا۔محبت کے دو حرف پڑھ اور عالم و عارف ہو جا۔

(۲) سینٹ اکسٹائن

اس دنیا میں پیدا ہونے والے مختلف واقعات و حادثات کی پشت پر یقیناً کوئی طاقت کارفرما ہے۔جس کے ہاتھ میں نظم عالم کی باگ ڈور ہے جو ہر چیز میں جاری و ساری ہے وہی خدا ہے۔

(۳) راجہ بھوج

ایشور (خدا) کی پراتھنا (عبادت) کرنے والوں کی اندھیری رات روز روشن کی طرح چمکتی ہے اور یہ سعادت زور بازو سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ ایشور کی طرف سے ہے۔

(۴) گورونانک

جس کو خدا کا نام میٹھا لگا اس کا دل مسرور ہے خوشیوں سے بھرپور ہے۔جس نے خدا کی اطاعت کی اسے کمی کیا ہے۔جو مانگا سو پایا۔خدا اول بھی والی ہے اور آخر میں بھی والی ہے۔

Marfat.com

جس کو اس سے محبت نہیں اس کا دل تاریک ہے۔

(۵) ابراہم لنکن

میں چاہتا ہوں کہ خدا کی طرف ہو جاؤں۔ اس لئے کہ خدائی امور ہمیشہ سچائی اور حقیقت پر مبنی ہوتے ہیں۔ انسانیت کی نشو ونما اسی سے ہوئی ہے اور اسی سے قوت پائے گی۔

(۶) رابندرناتھ ٹیگور

اے خدا! تو صادق ہے۔ تو نے ہی میرے دل کو علم و دانش سے منور کیا۔ اس لئے اب میں جھوٹ سے اپنے خیالات کو دور رکھنے کی کوشش کرونگا۔ خدایا! میرے بندھن اتنے ہی باقی رہیں کہ جن سے میں تیری آرزو کروں اور اس سے زندگی میں میرا منتہائے نظر صاف ہو۔

(۷) برگساں

اپنے تمام معاملات خدا کو سونپ دو۔ عیش و عشرت اور سعادتوں پر نازاں نہ ہو۔ مصائب و شدائد سے نہ گھبراؤ۔ زمانے میں انقلاب آتے ہی رہتے ہیں۔

(۸) بیسٹر

خدا کا تصور ہماری زندگی میں ہر قسم کی فلاح و بہود، نیک چلنی، عالی ہمتی، استقلال اور ذہنی و قلبی سہارے کا موجب ہے۔ خدا کا تصور ہماری زندگی کی ہر شے کو صیقل کر دیتا ہے اور اس سے ہر چیز جلا پاتی ہے۔

(۹) ولسن

اگر مجھ سے خدا کا تصور چھین لیا جائے تو میں پاگل ہو جاؤ نگا۔ یہ فانوس اسی روشنی سے فروزاں ہے۔ خدا کے تصور کے بغیر یہ کائنات ایک چیستاں بن کر رہ جاتی۔

(۱۰) ولیم جیمز

خدا پر ایمان ایک حقیقت ہے۔ جس کے سہارے انسان زندہ ہے۔ اس سہارے کے بغیر

Marfat.com

انسان ایک پل بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ سانس کی طرح یہ سہارا بھی بڑا ضروری ہے۔

(۱۱) چارنر

خدا کی طرف سے ہم کتنی ہی آنکھیں بند کریں اس کا اثر ہر جگہ موجود ہے۔ موجودات ایک کتاب ہے جس کا ہر صفحہ معرفت الٰہی کا آئینہ دار ہے۔ ذرے ذرے میں اس کی جلوہ نمائی ہے۔

(۱۲) آئزک نیوٹن

ہزاروں انقلاب اور حوادث کے باوجود اجزائے کائنات میں جو تناسب و ترتیب ہے وہ کسی ذات کی قدرت کاملہ کے بغیر ناممکن ہے۔ وہی ذات سب سے زیادہ صاحب علم و صاحب اختیار ہے۔ اسی کی قدرت کاملہ میں سب کچھ ہے۔ وہ قادر مطلق ہے اور اس کی یہ مطلقیت مسلمہ ہے۔

(۱۳) سر جیمس

خدا کی اس وسیع کائنات میں انسان کی حیثیت ایک ذرہ بے مقدار کی سی ہے۔ جیسے سمندر اور قطرے کی۔ خدا کی ذات ہی بیکراں اور بے پایاں ہے۔ یہ صفت اسی کی ذات اعلیٰ صفات کے لئے مخصوص ہے۔

Marfat.com

وجود باری تعالیٰ

اللہ تبارک تعالیٰ کے وجود کے متعلق قرآن پاک میں بہت سے شواہد ملتے ہیں جن میں سے چند ایک درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) قیامت کے دن ساری زمین اللہ کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہونگے (سورت الزمر آیت ۶۷)

(۲) کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے اپنے ہاتھوں بنائی ہوئی چیزوں میں سے ان کے لئے چوپائے بھی پیدا کر دئے جن کے یہ مالک ہیں (سورت یاسین آیت ۷۱)

(۳) خدا نے فرمایا کہ اے ابلیس جس شخص کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا اس کے آگے سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے منع کیا۔ کیا تو غرور میں آ گیا یا اونچے درجے والوں میں تھا۔ (سورت ص آیت ۷۵)

(۴) تو ہم نے اس کی طرف وحی بھیجی کہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بنا (سورت المومنون آیت ۲۷)

(۵) جو لوگ تجھ سے (رسول اکرمؐ سے) بیعت کرتے ہیں وہ یقیناً اللہ سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے (سورت الفتح آیت ۱۰)

(۶) آسمان کو ہم نے ہاتھوں سے بنایا اور یقیناً ہم کشادگی کرنے والے ہیں (سورت الذریات آیت ۴۷)

(۷) جس دن پنڈلی کھولی جائے گی اور سجدے کے لئے بلائے جائیں گے تو وہ سجدہ نہ کر سکیں گے (سورت القلم آیت ۴۲)

(۸) تم اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کئے رہو۔ تم تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہو۔ جب اٹھا کرو تو اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کیا کرو۔ رات کے بعض اوقات

Marfat.com

میں بھی اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی اسکی تنزیہ کیا کرو (سورت طور آیت ۴۸)

(۹) تم لوگوں نے ان کو قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے انہیں قتل کیا۔ اے محمدؐ جس وقت تم نے کنکریاں پھینکی تھی وہ تم نے نہیں پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں۔ (سورت الانفال آیت ۱۷)

(۱۰) بھلا جب روح گلے میں آ پہنچتی ہے اور تم اس وقت کی حالت کو دیکھا کرتے ہو اور ہم اس مرنے والے کے تم سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم کو نظر نہیں آتے (سورت واقعہ آیت ۸۳ تا ۸۵)

جہاں تک اللہ تبارک تعالیٰ کی ذات صفات کے دیدار کا تعلق ہے یہ بات مسلمہ ہے کہ روز محشر ہر انسان کو دوبارہ زندہ کرنے کے بعد رب عظیم کی عدالت عالیہ میں پیش کیا جائے گا۔ وہاں ہر انسان اپنی آنکھوں سے اس عظیم ہستی کا دیدار کریگا اور اپنے نامہ اعمال کے مطابق جزا و سزا پائے گا۔ جنتی لوگ اس ذات باری تعالیٰ سے ہم کلام بھی ہونگے۔ ان کا سب سے بڑا انعام اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور دیدار ہوگا۔ البتہ جہنمی اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود اپنی زبان نہ کھول سکیں گے۔ سورت آل عمران میں یہ بھی آیا ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے کلام کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔

حضرت موسےٰؑ غالباً پہلے پیغمبر ہیں جن کو اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم کلام ہونے کا شرف حاصل ہوا اور کلیم اللہ کے لقب سے مشہور ہوئے۔ لیکن جب انہوں نے اللہ کے دیدار کی خواہش کا اظہار کیا تو نہ صرف اس کو رد کر دیا گیا بلکہ حکم ہوا کہ تم ہمارے دیدار کی تاب نہ لاسکو گے۔ البتہ جو مومنین رسول اکرمؐ کی رسالت پر ایمان رکھتے ہیں انکو اللہ کا آخری رسول اور محبوب خدا مانتے ہیں وہ پختہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ معراج کے موقع پر عرش معلےٰ پر نہ صرف اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے بلکہ انہوں نے بالمشافہ ان کے دیدار کا شرف بھی حاصل کیا۔ فرمان رسول اکرمؐ ہے کہ جس نے میرا دیدار کیا اس نے اللہ کا دیدار کیا۔ بعض بزرگان دین نے عرفان الٰہی پانے، تجلیات ربانی کا نظارہ کرنے اور مشاہدہ

Marfat.com

حق کا شرف حاصل کرنے کا دعویٰ کیا ہے اور ساتھ ہی کچھ ہدایات اور عملیات کا تذکرہ بھی کیا ہے جو اللہ تعالیٰ سے رابطہ کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ ان میں سے چند ایک درج کی جاتی ہیں۔

(۱) راہ حق مثل آفتاب کے تاباں ہے۔ اسلئے انسان پہلے اپنے آپ کو ڈھونڈے کہ وہ کہاں ہے اور جب اپنے آپ کو پالے گا تو حق کے راستے پر آجائے گا کیونکہ حق اس سے بھی زیادہ اظہر ہے کہ طالب اس کی طلب کرے۔

(۲) حق یہ ہے کہ ہر چیز میں جلوہ ذات کا مشاہدہ کرے اور اپنی شان کو فانی دیکھے۔ کشف جلال ذات کے وقت اپنے وجود کو قطعاً نہ دیکھے اور اپنے وجود کا واہمہ بھی اس کے دل میں نہ آئے۔

(۳) انسان یا تو اپنے آپ کو ذات واجب کے سپرد کردے یا خود فنا ہو جائے یعنی یا بحق باقی بن یا از خود فانی ہو جا۔

(۴) اگر انسان مشاہدہ جمال سے محجوب نہ ہو تو پھر کوئی مصیب و بلا آئے اس کے لئے آسان ہوگی۔ اگر اللہ کے مشاہدہ جمال سے محجوب رہ کر معذب ہوا تو ذلت حجاب کی وجہ سے خدا کی نعمتیں بھی اس کے لئے موجب ہلاکت ہوں گی۔

(۵) اہل فضیلت کو اس وقت تک فضیلت حاصل رہتی ہے جب تک کہ وہ اپنی فضیلت کو خود نہ دیکھیں۔ لیکن جب خود بینی آگئی فضیلت جاتی رہتی ہے۔ اسی طرح اہل ولایت اس وقت تک ولی ہوتے ہیں جب تک انہیں اپنی ولایت کا احساس نہ ہو جائے۔ جب وہ اپنے آپ کو ولی سمجھنے لگیں تو سمجھ لو کہ ولایت گئی۔

توحید وجودی صوفیائے اسلام اور مشائخ کرام میں سے اکثر مشاہیر کرام کا مسلک روحانی رہا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حقیقتاً وجود عینی صرف ذات واجب باری تعالیٰ کا ہے اور اس کائنات کے تعینات اور تنزلات ظل ہیں اسمائے الٰہیہ کے یعنی اس کائنات کا اپنا

Marfat.com

کوئی وجودنہیں بلکہ صرف ظلی ہےاور یہ اصول جمیع کائنات پر بغیر کسی استثنا کے حاوی ہے۔
بعض بزرگان عظام توحید شہودی کے قائل ہیں۔ان کے نزدیک حقیقت عالم ایک نمود محض ہے۔ بے بود اور بے وجود یہ صفت کاملہ خداوندی سے مخلوق ہےلیکن ذات الٰہیہ اس سے وراالورا ہےاور وہ اس کا عین نہیں۔لیکن تمام مشائخ کرام اس بات پر متفق ہیں کہ:-

توحید فی العبادت : کوئی نہیں ہے معبود سوائے اللہ کے

توحید فی المحبت: کوئی نہیں ہے محبوب سوائے اللہ کے

توحید فی الوجود: کوئی نہیں ہے وجود عینی سوائے اللہ کے

دوسرے لفظوں میں:-

لا معبود الا اللہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

لامحبوب الا اللہ: اللہ کے سوا کوئی محبوب نہیں

لا موجود الا اللہ: اللہ کے سوا کوئی موجود نہیں

Marfat.com

باب پنجم

روزِ قیامت اور اس کے ثمرات

اس حقیقت سے کون انکار کرسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک نہ صرف ایک مخفی، لافانی اور قادر مطلق قوت ہے بلکہ ایک زندہ جاوید ہستی بھی ہے۔ اس فانی کائنات سے پہلے اسے جاننے اور پہچاننے والا کوئی نہ تھا۔ فرشتے اور جنات موجود تھے لیکن ان کا کام صرف اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری تک محدود تھا۔ اسلئے کسی ایسی ذی روح کی ضرورت محسوس کی گئی جو نہ صرف خود مختار ہو بلکہ باری تعالیٰ کے مقاصد کو بھی پورہ کرے۔ چنانچہ انسانی تخلیق کا فیصلہ ہوا اور آدمؑ کا ڈھانچہ مٹی سے تیار کرنے کے بعد باری تعالیٰ نے اپنے نور کا ایک ذرہ روح کی صورت میں اس میں داخل کر دیا۔ پھر اس کی پسلی سے اماں حوا کو پیدا کیا۔ دونوں کے ملاپ سے ساری کائنات عالم وجود میں آ گئی۔ البتہ آدمؑ کا ظہور بغیر ماں باپ کے، اماں حواؑ کا بغیر ماں کے اور حضرت عیسےؑ کا بغیر باپ کے ہوا۔ انسان کو اشرف المخلوق کا درجہ دیا گیا اور بہترین صورت سے بھی نوازا گیا۔ تصدیق کے طور پر فرشتوں سے اسے سجدہ کروایا گیا۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک انسان پر زمانے میں ایک ایسا وقت بھی آیا کہ وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔ ہم نے اس کو نطفہ مخلوط سے پیدا کیا تا کہ اس کو آزمائیں۔ اسلئے ہم نے اس کو سنتا دیکھتا بنایا اور اس کو رستہ بھی دکھایا۔

آدمؑ اور اماں حواؑ کی پیدائش سے قبل زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے ان سب کو بنایا گیا تا کہ انسان ہر وہ سہولت حاصل کر سکے جس کی وہ کوشش کرے اور ضرورت محسوس کرے۔ زمین کے اندر باہر اور آسمانوں پر پانی نباتات، معدنیات، حیوانات، جمادات، ستاروں اور سیاروں کا نظام قائم کیا گیا۔ انسان کی تعلیم اور رہنمائی کے لئے رسول

Marfat.com

اور نبی بھیجے گئے اور آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل کئے گئے۔ اس سے وعدہ لیا گیا کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کو اپنا معبود، پروردگار اور مالک مانے گا اور اس کا کسی فانی اشیاء کو شریک نہیں بنائے گا۔ زمین و آسمان کے خزانوں کو اللہ تعالیٰ کی امانت کے طور پر استعمال کرے گا اور کسی قسم کی خیانت کا مرتکب نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبروں کے احکامات کی روشنی میں زندگی بسر کرے گا اور دنیا کی سہولیات سے اپنی استعداد کے مطابق فائدہ اٹھائے گا۔ مقرر کردہ زندگی کے بعد اس کو ایک بے روح جسم کی صورت میں واپس بلا لیا جائے گا۔ پھر ایک خاص دن جس کا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو علم نہیں اس کو زندہ کیا جائے گا اور اس کے اپنے اعمال نامے کے مطابق اس کا امتحان لیا جائے گا۔ اس دن کو روز جزا اور سزا کا نام دیا گیا ہے۔ قرآن پاک میں اس دن کو مختلف ناموں سے پکارا گیا ہے۔ مثلاً قیامت، کان بہرے کر دینی والی، زور کی آواز، پکار کا دن، واقع ہونے والی، سچ مچ ہونے والی، کھڑ کھڑانے والی وغیرہ۔ قرآن پاک میں روز قیامت کا جو نقشہ پیش کیا گیا ہے وہ اس طرح ہے۔

''جب سورج لپیٹ لیا جائے گا۔ ستارے بے نور ہو جائیں گے۔ پہاڑ چلائے جائیں گے۔ دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی۔ وحشی جانور اکھٹے کئے جائیں گے۔ سمندر آگ ہو جائیں گے۔ جانیں جسموں سے ملا دی جائیں گی۔ زندہ گھاڑی ہوئی لڑکی سے سوال کیا جائے گا کہ کس گناہ کی وجہ سے وہ قتل کی گئی۔ نامہ اعمال کھول دئے جائیں گے۔ آسمان کی کھال اتار لی جائے گی۔ جہنم بھڑکائی جائے گی۔ جنت نزدیک کر دی جائے گی۔ اس دن ہر انسان جان لے گا جو کچھ لے کر آیا ہوگا'' (سورت تکویر آیت ۱ تا ۱۴)

جو انسان اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے اور پیغمبروں کے بتلائے ہوئے معیار پر پورہ اترے گا اس کو جنت میں داخل کیا جائے گا جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے بھرپور فائدہ اٹھائے گا۔ مقرر کردہ معیار پر پورہ نہ اترنے والے کو جہنم میں داخل کیا جائے گا جہاں وہ ہمیشہ سخت عذاب میں مبتلا رہے گا اور کوئی اس کا پرسان حال نہیں ہوگا۔ وہ

Marfat.com

موت کی استدعا کرے گا لیکن اس کی فریاد سننے والا کوئی نہیں ہوگا۔ جنت اور دوزخ کی جو کیفیت قرآن پاک میں دی گئی ہے وہ اس طرح ہے۔

''بلاشبہ تھوہر کا درخت گنہگار کا کھانا ہے جیسے پگھلا ہوا تانبا۔ وہ پیٹوں میں اس طرح کھولے گا جس طرح گرم پانی کھولتا ہے۔ حکم دیا جائے گا کہ اس کو پکڑ لو اور کھینچتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ لے جاؤ۔ پھر اس کے سر پر کھولتا ہوا پانی انڈیل دو کہ عذاب پر عذاب ہو۔ اب مزہ چکھو تو بڑی عزت والا اور سردار ہے۔ یہ وہی دوزخ ہے جس میں تم لوگ شک کیا کرتے تھے۔ بے شک پرہیز گار لوگ امن کے مقام میں ہونگے یعنی باغوں اور چشموں میں حریر کا باریک اور دبیز لباس پہن کر ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہونگے۔ اللہ تعالیٰ بڑی بڑی آنکھوں والی سفید رنگ کی حوروں سے ان کے جوڑے لگائیں گے۔ وہاں وہ خاطر جمع سے ہر قسم کے میوے منگوائیں گے اور کھائیں گے۔ پہلی دفعہ کے مرنے کے سوا کہ مر چکے تھے موت کا مزہ نہیں چکھیں گے۔ خدا ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالے گا'' (سورت دخان آیت ۴۳ تا ۵۶)۔

حقیقتاً جنت کی نعمتیں ایسی ہونگی جنہیں آج تک نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا، نہ کسی کان نے سنا ہوگا، دیکھنا سننا تو کجا کسی انسان کے دل میں انکا وہم و گمان بھی نہ گزرا ہو گا۔ رسول خداؐ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو بنایا اور جبرائیلؑ کو حکم فرمایا کہ اس کو دیکھ کر آؤ۔ اس نے جنت کو دیکھا اور واپس آ کر عرض کیا یا اللہ آپ کی عزت کی قسم جو شخص بھی اس کی خبر سن لے گا اس میں جائے بغیر نہیں رہے گا یعنی لذتیں، راحتیں، فرحتیں، اور نعمتیں جس قدر اس میں رکھی گئی ہیں ان کے سننے اور یقین آ جانے کے بعد کون ہوگا جو اس میں جانے کی انتہائی کوشش نہ کرے گا۔ اس کے بعد حق تعالیٰ جل شانہ نے اس جنت کو مشقتوں اور محنتوں سے ڈھانپ دیا یعنی نمازیں، روزے، حج، زکوۃ، جہاد، ذکر الٰہی اور دوسری عبادات اس کے لئے لازمی قرار دے دیں ان کو بجالاؤ اور جنت میں جاؤ۔ اس پر جبرائیل

Marfat.com

نے کہا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ کوئی اس میں جا ہی نہ سکے گا۔ اسی طرح جب جہنم کو بنایا تو جبرائیلؑ کو اس کے دیکھنے کا حکم ہوا۔ وہاں کے عذاب، مصائب، گندگیاں اور تکلیفیں دیکھ کر اس نے عرض کیا کہ یا اللہ آپ کی عزت کی قسم جو شخص اس کے حالات سن لے گا کبھی بھی اس کے پاس نہ جائے گا۔ خداوند کریم نے دنیا کی لذتوں سے اس کو ڈھانپ دیا یعنی زنا کاری، شراب نوشی، ظلم، ناانصافی، حرص وہوا، انسانی خواہشوں کی پیروی وغیرہ سے بچو گے تو جہنم سے نجات پاؤ گے۔ اس پر جبرائیلؑ نے کہا کہ یا اللہ مجھے اندیشہ ہے کہ شاید ہی کوئی جہنم سے اپنے آپ کو بچا سکے۔

Marfat.com

قبر کا عذاب

قبر آخرت کی منزلوں کی پہلی منزل ہے۔ انسان کا حساب و کتاب قبر سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ جب اس کے عزیز و اقارب اس کو قبر کے سپرد کر کے واپس لوٹتے ہیں تو دو فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم پر فوری آ موجود ہوتے ہیں۔ ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ بھی تشریف لاتے ہیں۔ جس انسان پر آپ خوشی کا اظہار فرماتے ہیں اس کی آخرت کی تمام منزلیں آسان ہو جاتی ہیں اور جس پر ناپسندیدگی فرماتے ہیں وہ یہیں سے عذاب الٰہی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ ایسا عذاب ہے۔ جس کو سوائے انسانوں اور جنات کے تمام مخلوق نہ صرف سنتی ہے بلکہ دیکھتی بھی ہے۔ حضرت امام شافیؒ کا فرمان ہے کہ قبر کا عذاب حق ہے اور اہل قبور سے پوچھ گوچھ کی جانی بھی حق ہے۔ رسول اللہ کا ارشاد پاک ہے کہ قبر جنت کا باغ ہے یا جہنم کا گڑھا۔ عذاب قبر کے متعلق چند مزید احادیث درج ذیل ہیں۔

(۱) حضرت عثمان غنیؓ کے متعلق مشہور کہ جب کسی قبر پر تشریف لے جاتے تو اسقدر روتے کہ ڈاڑھی مبارک تر ہو جاتی۔ کسی نے پوچھا کہ آپ دوزخ کے ذکر سے اتنا نہیں روتے جتنا کہ قبر کے سامنے آ جانے سے روتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔ جو شخص اس سے نجات پالے بعد کی سب منزلیں اس پر سہل ہو جاتی ہیں اور جو اس سے نجات نہ پائے بعد کی منزلیں دشوار ہی ہوتی جاتی ہیں۔ اس کے بعد آپ نے حضور اقدس کا یہ فرمان سنایا:-

''میں نے کوئی منظر قبر سے زیادہ گھبراہٹ والا نہیں دیکھا''

(۲) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرمؐ ہر نماز کے بعد عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

(۳) حضرت زیدؓ سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم ڈر اور

Marfat.com

خوف کی وجہ سے مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے ورنہ میں اس کی دعا کرتا کہ اللہ جل شانہ تمہیں بھی عذاب قبر سنا دے۔ آدمیوں اور جنات کے سوا باقی سب جاندار عذاب قبر کو سنتے ہیں۔

(۴) نبی اکرمؐ ایک دفعہ سفر میں کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ آپ کی رونٹنی بدلنے لگی۔ کسی کے وجہ پوچھنے پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے جس کی آواز سننے سے اونٹنی بدکنے لگی۔

(۵) حضور اقدسؐ کا فرمان ہے کہ قبر انسان کو (مردے کو) اس قدر زور سے بھینچتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں اس طرح گھس جاتی ہیں جس طرح ہاتھ میں ہاتھ ڈالنے سے انگلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔ اس کے بعد بہت سے اژدھے اس پر مسلط ہو جاتے ہیں جو اس کو نوچتے رہتے ہیں اور قیامت تک یہی ہوتا رہے گا۔ آپ نے مزید فرمایا کہ اگر ایک اژدھا بھی ان میں سے زمین پر پھنکار مار دے تو قیامت تک زمین میں گھاس نہ اگے۔

(۶) رسول خدا ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جب بندے کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی چلے جاتے ہیں تو وہ جوتوں کی آہٹ سنتا ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو اٹھا کر اس سے رسول اللہؐ کے متعلق پوچھتے ہیں کہ ان کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔ اگر وہ مومن ہوتا ہے تو جواب دیتا ہے کہ یہ اللہ کے رسولؐ ہیں۔ فرشتے اس کو جہنم کا ٹھکانہ دکھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی بجائے تیرے لئے جنت میں ٹھکانہ بنا دیا ہے۔ پس وہ دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے پھر اس کی قبر ستر ہاتھ کشادہ کر دی جاتی ہے اور اس کو قیامت تک تمام نعمتوں سے بھر دیا جاتا ہے۔

(۷) رسول اللہؐ کا فرمان ہے کہ قبر میں انسان سے پوچھا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے۔ تیرا دین کیا ہے اور تیرا پیغمبر کون ہے۔ پس اللہ تعالیٰ مومن کو ثابت قدمی عطا فرماتا ہے اور وہ جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے اور میرے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰؐ ہیں۔ (جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے) پس اس کا عذاب معاف کر دیا جاتا ہے یا اس میں کمی کر دی جاتی ہے۔

Marfat.com

قیامت کے متعلق قرآن پاک سے شواہد اور ثبوت

قیامت برحق ہے اور تمام شکوک وشبہات سے بالاتر ہے۔ قیامت حقیقتاً انسانی تخلیق کے مقاصد کی تکمیل ہے اور اس کے بغیر عالم ثانی کا تصور ناممکن ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کا ذکر بڑے موثر اور مدلل طریقے سے کیا ہے جس کی تفصیل اہل ایمان کے لئے آگے بیان کی جاتی ہے۔

(۱) سورت یاسین

(۱.۱) آیت ۱۲

بے شک ہم مردوں کو زندہ کریں گے۔ ہم لکھتے جاتے ہیں وہ اعمال جن کو لوگ آگے بھیجتے ہیں اور ان کے وہ اعمال بھی جن کو پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔ ہم نے ہر چیز کو ایک واضح کتاب میں ضبط کر رکھا ہے۔

(۱.۲) آیت ۷۸ تا ۸۳

حقیقتاً وہ لوگ اپنی پیدائش کو بھول گئے اور کہنے لگے کہ جب ہڈیاں بوسیدہ ہو جائینگی تو کون انکو زندہ کرے گا۔ کہہ دو کہ ان کو وہ زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی بار پیدا کیا تھا۔ وہ سب قسم کا پیدا کرنا جانتا ہے۔ وہی جس نے تمہارے لئے سبز درخت سے آگ پیدا کی۔ پھر تم اس کی ٹہنیوں کو رگڑ کر آگ نکالتے ہو۔ بھلا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ ان کو پھر ویسے ہی پیدا کر دے۔ کیوں نہیں وہ تو بڑا پیدا کرنے والا اور علم والا ہے۔ اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اسے فرماتا ہے کہ ہو جا وہ ہو جاتی ہے۔ وہ پاک ذات ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔

Marfat.com

(۱.۳) آیت ۵۱ تا ۵۵

پھر صور پھونکے جاتے ہی سب کے سب اپنی قبروں سے اپنے پروردگار کی طرف دوڑنے لگیں گے اور کہیں گے ہائے ہائے ہمیں ہماری خوابگاہوں سے کس نے اٹھا دیا۔ کہدو کہ یہی ہے جس کا وعدہ رحمٰن نے کیا تھا اور رسولوں نے سچ سچ بتلا دیا تھا۔ اس دن یکایک سارے کے سارے اللہ کے سامنے حاضر کردئے جائیں گے۔ پس آج کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا بلکہ انہیں ان ہی کاموں کا بدلہ دیا جائے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔ جنتی لوگ آج کے دن اپنے مشغلوں میں ہشاش بشاش ہونگے۔

(۱.۴) آیت ۵۹ اور ۶۳ تا ۶۷

گنہگاروں سے کہا جائے گا کہ آج تم الگ ہو جاؤ۔ یہی وہ دوزخ ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا تھا۔ اپنے کفر کا بدلہ پانے کے لئے اس میں داخل ہو جاؤ۔ ہم آج ان کے منہ پر مہریں لگا دینگے، ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور پاؤں گواہیاں دینگے ان کاموں کی جو وہ کیا کرتے تھے۔ اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں بے نور کردیتے پھر یہ رستے کی تلاش میں دوڑتے پھرتے لیکن انہیں کیسے دکھائی دیتا۔ اگر ہم چاہتے تو ان کی جگہ ہی پر ان کی صورتیں مسخ کردیتے پھر نہ وہ چل پھر سکتے اور نہ لوٹ سکتے۔

(۲) سورت حاقہ

(۲.۱) آیت ۱ تا ۴

سچ مچ ہونے والی وہ سچ مچ ہونے والی کیا ہے اور تم کو کیا معلوم کہ سچ مچ ہونے والی کیا ہے۔ وہی کھڑکھڑانے والی جس کو ثمود اور عاد دونوں نے جھٹلایا۔

(۲.۲) آیت ۱۳ تا ۲۰، ۲۵ اور ۳۰ تا ۳۱

پھر جب صور پھونکا جائے گا۔ زمین اور پہاڑ دونوں اٹھا لئے جائیں گے اور ایک

Marfat.com

ہی بار توڑ پھوڑ کر برابر کردیے جائیں گے۔ اس روز ہونے والی یعنی قیامت ہو پڑے گی۔ آسمان پھٹ جائے گا۔ فرشتے اس کے کناروں پر اتر آئیں گے۔ تمہارے پروردگار کے عرش کو اس روز آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہونگے۔ اس روز تم سب اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیے جاؤ گے اور تمہاری کوئی پوشیدہ بات چھپی نہ رہے گی۔ جس کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ جنت میں جائے گا اور جس کا بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ بدبخت جہنمی ہوگا۔ پھر حکم ہوگا کہ اسے پکڑلو، طوق پہنادو اور دوزخ کی آگ میں جھونک دو۔

(۳) سورت الزمر

(۳.۱) آیت ۴۷ تا ۴۸

اگر ظالموں کے پاس وہ سب مال ومتاع ہو جو زمین میں ہے اور اس کے ساتھ اسی قدر اور ہو تو قیامت کے دن بڑے عذاب سے مخلصی پانے کے بدلے میں وہ سب دے دیں پھر بھی ان پر خدا کی طرف سے وہ امر ظاہر ہو جائے گا جس کا ان کو خیال بھی نہ تھا، ان کے اعمال کی برائیاں ان پر ظاہر ہو جائیں گی اور جس عذاب کی وہ ہنسی اڑاتے تھے وہ ان کو آ گھیرے گا۔

(۳.۲) آیت ۶۰ تا ۶۱

جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا ہے تو آپ دیکھیں گے کہ قیامت کے دن ان کے چہرے سیاہ ہوگئے ہونگے۔ کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے جن لوگوں نے پرہیزگاری کی انہیں اللہ تعالیٰ کامیابی کے ساتھ بچالے گا انہیں کوئی دکھ چھو بھی نہ سکے گا اور نہ ہی وہ کسی طرح غمگین ہونگے۔

(۳.۳) آیت ۶۷ تا ۴۷

قیامت کے دن ساری زمین اللہ تعالیٰ کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے

Marfat.com

داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہونگے۔ وہ پاک اور برتر ہے ہر اس چیز سے جسے لوگ اس کا شریک بناتے ہیں۔ جب صور پھونک دیا جائے گا تو آسمانوں اور زمین والے سب بے ہوش ہوکر گر پڑیں گے مگر جسے اللہ بچائے۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو وہ سب ایک دم کھڑے ہوکر دیکھنے لگ جائیں گے۔ زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔ نامہ اعمال حاضر کئے جائیں گے۔ نبیوں اور گواہوں کو لایا جائے گا اور لوگوں کے درمیان حق حق فیصلے کردئے جائیں گے۔ کسی پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ جس شخص نے جو کچھ کیا ہے بھرپور دے دیا جائے گا۔ جو کچھ لوگ کر رہے ہیں وہ بخوبی جاننے والا ہے۔ پھر کافروں کے غول کے غول جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے۔ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے ان کے لئے کھول دئے جائیں گے۔ وہاں کے نگہبان ان سے سوال کرینگے کہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آئیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے یہ کہیں گے ہاں درست ہے۔ اس طرح عذاب کا حکم کافروں پر ثابت ہو جائے گا۔ کہا جائے گا کہ اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ پس سرکشوں کا ٹھکانا بہت ہی برا ہے۔ جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کے گروہ کے گروہ جنت کی طرف روانہ کئے جائینگے یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آجائیں گے، دروازے کھول دئے جائیں گے اور وہاں کے نگہبان ان سے کہیں گے تم پر سلام ہو، تم خوش رہو، تم اس میں ہمیشہ کے لئے چلے جاؤ۔

(۴) سورت واقعہ آیت ۱ تا ۱۲، ۴۷ تا ۵۰ اور ۵۷

جب واقع ہونے والی واقع ہوجائے جس کے واقع ہونے میں کچھ جھوٹ نہیں جو کسی کو پست کرے اور کسی کو بلند زمین بھونچال سے لرزنے لگے پہاڑ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں اور غبار ہوکر اڑنے لگیں اور تم لوگ تین قسم ہو جاؤ تو داہنے ہاتھ والے سبحان اللہ کیا ہی چین میں ہیں، بائیں ہاتھ والے افسوس گرفتار عذاب ہیں اور جو آگے بڑھنے والے ہیں انکا

Marfat.com

کیا کہنا وہ آگے ہی بڑھنے والے ہیں، وہی خدا کے مقرب ہیں اور نعمت کی بہشتوں میں ہیں ۔بائیں ہاتھ والے کہا کرتے تھے کہ بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی ہو گے اور ہڈیاں ہی ہڈیاں رہ گئیں تو کیا ہمیں پھر اٹھنا ہو گا اور کیا ہمارے باپ دادا کو بھی کہدو بے شک پہلے اور پچھلے سب ایک روز وقت مقرر پر جمع کئے جائیں گے۔ ہم نے تم کو پہلی بار بھی تو پیدا کیا تھا تو تم دوبارہ اٹھنے کو کیوں سچ نہیں سمجھتے۔

(۵) سورت احقاف آیت ۳۳ تا ۳۵

کیا انہوں نے نہیں سمجھا کہ جس خدا نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے نہیں تھکا وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کر دے۔ ہاں ہاں وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جس روز انکار کرنے والے آگ کے سامنے جائیں گے تو کہیں گے کیوں نہیں ہمارے پروردگار کی قسم حق ہے۔ تو حکم ہو گا کہ دنیا میں جو تم انکار کیا کرتے تھے اب عذاب کے مزے چکھو۔ پس اے محمدؐ جس طرح اور عالی ہمت پیغمبر صبر کرتے رہے ہیں اسی طرح تم بھی صبر کرو اور ان کے لئے عذاب جلدی نہ مانگو۔ جس دن یہ اس چیز کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو خیال کریں گے کہ گویا دنیا میں رہے ہی نہ تھے مگر گھڑی بھر۔ یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا پیغام ہے سو اب وہی ہلاک ہونگے جو نافرمان تھے۔

(۶) سورت جاثیہ آیت ۲۴ تا ۳۵

کافر کہتے ہیں کہ ہماری زندگی تو دنیا ہی کی ہے یہیں ہم مرتے، اور جیتے ہیں۔ ہمیں تو زمانہ مار دیتا ہے۔ ان کو اس کا علم نہیں صرف ظن سے کام لیتے ہیں۔ جب ان کے سامنے خدا کی کھلی کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کی یہی حجت ہوتی ہے کہ اگر سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو زندہ کر لاؤ۔ کہدو کہ خدا ہی تمہیں جان بخشتا ہے، پھر وہی تم کو موت دیتا ہے اور قیامت کے روز جس کے آنے میں کچھ شک نہیں وہی تم سب کو جمع کرے گا۔ لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت خدا ہی کی ہے۔ جس روز

Marfat.com

قیامت برپا ہوگی اس روز اہل باطل خسارے میں ہونگے۔تم ہر فرقے کو دیکھو گے کہ گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوگا اور ہر ایک جماعت اپنی کتاب اعمال کی طرف بلائی جائے گی۔ جو کچھ تم کرتے رہے ہو آج تم کو اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ یہ خدا کی کتاب تمہارے بارے سچ سچ بیان کردے گی۔ جو کچھ تم کرتے تھے وہ لکھواتے جاتے تھے۔تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان کا پروردگار انہیں اپنی رحمت کے باغ میں داخل کرے گا۔ یہی صریح کامیابی ہے۔جنہوں نے کفر کیا ان سے کہا جائے گا کہ بھلا خدا کی آیتیں تم کو پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں۔مگر تم نے تکبر کیا اور نافرمان ہو گے۔ جب کہا جاتا تھا کہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شک نہیں تو تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہے۔ہم اس کو محض ظنی خیال کرتے ہیں اور ہمیں یقین نہیں آتا۔ان کے اعمال کی برائیاں ان پر ظاہر ہو جائیں گی اور جس عذاب کی وہ ہنسی اڑاتے تھے وہ ان کو آگھیرے گا۔کہا جائے گا کہ جس طرح تم نے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا اسی طرح آج اللہ تعالیٰ تمہیں بھلا دینگے اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے اور کوئی مددگار نہیں۔ یہ اسلئے کہ تم نے خدا کی آیتوں کو مذاق بنا رکھا تھا سو آج یہ لوگ نہ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور نہ ان کی توبہ قبول کی جائے گی۔

(۷)سورت مومن

(۷.۱)آیت ۳۲تا۳۳

اے قوم مجھے تمہاری پکار کے دن یعنی قیامت کا خوف ہے۔جس دن تم پیٹھ پھیر کر قیامت کے میدان سے بھاگو گے اس دن تم کو کوئی خدا کے عذاب سے بچانے والا نہ ہو گا۔جس شخص کو خدا گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔

(۷.۲)آیت ۳۹تا۴۰

یہ دنیا کی زندگی چند روز فائدہ اٹھانے کی چیز ہے اور جو آخرت ہے وہ ہمیشہ رہنے کا گھر ہے۔ جو برے کام کرے گا اس کو بدلہ بھی ویسا ہی ملے گا اور جو نیک کام کرے گا مرد

Marfat.com

ہو یا عورت اور صاحب ایمان بھی ہو تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہونگے۔ وہاں ان کو بے شمار رزق ملے گا۔

(۷.۳) آیت ۷۰ تا ۷۲

جن لوگوں نے کتاب خدا کو اور جو کچھ ہم نے اپنے پیغمبروں کو دے کر بھیجا ان کو جھٹلایا وہ عنقریب معلوم کر لیں گے کہ ہمارا عذاب کیسا ہے۔ جب ان کی گردنوں میں طوق اور پاؤں میں زنجیریں ہونگی اور کھولتے پانی میں گھسیٹے جائیں گے اور پھر آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔

(۷.۴) آیت ۸۴ تا ۸۵

پھر جب وہ ہمارا عذاب دیکھ لیں گے تو کہنے لگیں گے کہ ہم خدائے واحد پر ایمان لائے ہیں اور جس چیز کو اس کے ساتھ شریک بناتے تھے اس سے نامعتقد ہوتے ہیں۔ لیکن جب ہمارا عذاب دیکھ چکے اس وقت ان کے ایمان لانے نے ان کو کوئی فائدہ نہ دیا۔ یہ خدا کی عادت ہے جو اس کے بندوں کے بارے میں چلی آتی ہے۔ وہاں کافر ہمیشہ خسارے میں رہیں گے۔

(۸) سورت حٰم السجدہ

(۸.۱) آیت ۵۰

جب کسی انسان کو تکلیف دینے کے بعد ہم اس کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو میرا حق تھا۔ میں خیال نہیں کرتا کہ قیامت برپا ہوگی اور اگر قیامت سچ مچ ہو بھی اور میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا بھی جاؤں تو میرے لئے اس کے ہاں بھی خوشحالی ہے۔ پس کافر جو عمل کیا کرتے ہیں وہ ہم ان کو ضرور جتائیں گے اور ان کو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

Marfat.com

(۸.۲) آیت ۱۹ تا ۲۱

جس دن خدا کے دشمن دوزخ کی طرف ترتیب بار چلائیں جائیں گے اور اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو ان کے کان، آنکھیں اور چمڑہ یعنی دوسرے اعضاء ان کے خلاف ان کے اعمال کی شہادت دینگے تو وہ ان سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف شہادت کیوں دی۔ وہ کہیں گے کہ جس خدا نے سب چیزوں کو نطق بخشا اسی نے ہم کو بھی گویائی دی۔ اسی نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔

(۹) سورت الصافات آیت ۱۴ تا ۲۴

جب کافر کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو ٹھٹھے کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو ہے۔ جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو گئے تو کیا پھر اٹھائے جائینگے اور ہمارے باپ دادا بھی جو پہلے ہو گزرے ہیں۔ کہدو کہ ہاں تم ذلیل ہو گے۔ وہ تو ایک زور کی آواز ہو گی اور یہ سب اس وقت دیکھنے لگیں گے اور کہیں گے ہائے شامت یہی جزا کا دن ہے۔ کہا جائے گا ہاں فیصلے کا دن جس کو تم جھوٹ سمجھتے تھے یہی ہے۔ جو لوگ ظلم کرتے تھے انکو اور ان کے ہم جنسوں کو اور جن کو وہ پوجا کرتے تھے سب کو جمع کر لو اور جہنم کے رستے پر چلا دو۔ پھر حکم ہو گا کہ ان کو ٹھہرائے رکھو۔ ان سے کچھ پوچھنا ہے پس یہ سب لوگ اس روز بڑے گھاٹے میں ہونگے۔

(۱۰) سورت شوریٰ

(۱۰.۱) آیت ۷ تا ۸

انہیں قیامت کے دن کا بھی جس میں کوئی شک نہیں خوف دلاؤ۔ اس روز ایک فریق بہشتی ہو گا اور دوسرا دوزخی۔ اگر خدا چاہتا تو ان سب کو ایک ہی جماعت کر دیتا لیکن وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے۔ اس دن ظالموں کا کوئی یار و مددگار نہیں ہو گا۔

Marfat.com

(۱۰.۲) آیت ۱۷ تا ۱۸ اور ۲۱

ان کو کیا معلوم شاید قیامت آ ہی پہنچی ہو۔ جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے وہ جلدی کر رہے ہیں اور جو مومن ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے۔ جو لوگ قیامت پر جھگڑتے ہیں وہ پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں۔ اگر فیصلے کے دن کا وعدہ نہ ہوتا تو ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ جو ظالم ہیں ان کے لئے درد دینے والا عذاب ہے۔

(۱۰.۳) آیت ۴۴ تا ۴۵

جب وہ دوزخ کو دیکھیں گے تو کہیں گے کیا دنیا میں واپس جانے کی کوئی سبیل ہے اور ساتھ ہی اس کو ذلت سے عاجزی کرتے ہوئے چھپی اور نیچی نگاہ سے دیکھ رہے ہونگے۔ مومن کہیں گے کہ خسارہ اٹھانے والے تو وہ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو مصیبت میں ڈالا پس وہ ہمیشہ دکھ میں رہیں گے۔

(۱۱) سورت ق

(۱۱.۱) آیت ۳ تا ۴

کافر کہتے ہیں کہ جب ہم مر گئے اور مٹی ہو گئے تو پھر زندہ ہونگے۔ یہ زندہ ہونا عقل سے بعید ہے۔ ان کے جسموں کو زمین جتنا کھا کھا کر کم کرتی جاتی ہے ہم کو معلوم ہے اور ہمارے پاس تحریری یادداشت بھی ہے۔

(۱۱.۲) آیت ۱۵ تا ۱۷

کیا ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں۔ نہیں بلکہ یہ از سر نو پیدا کرنے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ ہم ہی نے انسان کو پیدا کیا اور جو خیالات اس کے دل میں گزرتے ہیں ہم ان کو خوب جانتے ہیں۔ ہم اس کی رگ وجان سے بھی اس سے زیادہ قریب ہیں جب وہ کوئی کام کرتا ہے تو دو لکھنے والے جو دائیں بائیں بیٹھے ہیں لکھ لیتے ہیں

Marfat.com

(۱۱.۳) آیت ۲۰ تا ۲۴ اور ۴۳

جب صور پھونکا جائے گا وہی وعید کا دن ہوگا۔ اس دن زمین ان پر سے پھٹ جائے گی اور وہ جھٹ پٹ نکل کھڑے ہونگے۔ ہر شخص اللہ کے سامنے حاضر ہوگا۔ ایک فرشتہ اس کے ساتھ چلانے والا ہوگا اور ایک اس کے عملوں کی گواہی دینے والا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ وہ دن ہے جس سے تو غافل ہو رہا تھا۔ اب ہم نے تم پر سے پردہ اٹھا دیا تو تیری نگاہ تیز ہوگی۔ گواہی دینے والا فرشتہ کہے گا کہ اعمال نامہ میرے پاس ہے۔ حکم ہوگا کہ اس سرکش ناشکرے کو دوزخ میں ڈال دو۔ بے شک ہم ہی تو زندہ کرتے ہیں۔ ہم ہی مارتے ہیں اور ہمارے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے۔

(۱۲) سورت قمر

(۱.۱۲) آیت ۱ تا ۲ اور ۶ تا ۸، ۴۸

قیامت قریب آ پہنچی ہے اور چاند شق ہو گیا ہے۔ کافر کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ایک ہمیشہ کا جادو ہے۔ تو تم بھی ان کی کچھ پرواہ نہ کرو۔ جس دن بلانے والا ان کو ایک ناخوش چیز کی طرف بلائے گا تو وہ آنکھیں نیچے کئے ہوئے قبروں سے نکل پڑیں گے گویا بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں اور اس بلانے والے کی طرف دوڑتے جاتے ہونگے اور کہیں گے کہ یہ دن بڑا سخت ہے۔ اس روز وہ منہ کے بل دوزخ میں گھسیٹے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ آگ کا مزہ چکھو۔

(۱۳) سورت معارج

(۱.۱۳) آیت ۱ تا ۱۶

ایک طلب کرنے والے نے عذاب طلب کیا جو نازل ہوکر رہے گا اور کوئی اس کو چاہتا نہ ... رائے صاحب درجات کی طرف سے نازل ہوگا۔ تو تم کافروں کی باتوں

Marfat.com

کو حوصلے کے ساتھ برداشت کرتے رہو۔ وہ ان لوگوں کی نگاہ میں دور ہے اور ہماری نظر میں قریب ہے۔ جس دن آسمان ایسا ہو جائے گا جیسے پگھلا ہوا تانبا اور پہاڑ جیسے دھنی ہوئی رنگیں اون کوئی دوست کسی دوست کا پرسان حال نہ ہوگا، گنہگار خواہش کرے گا کہ کسی طرح اس دن کے عذاب کے بدلے میں سب کچھ دے دے یعنی اپنے بیٹے، بیوی، بھائی اور اپنا خاندان اور جتنے آدمی زمین پر ہیں۔ غرض سب کچھ دے دے اور اپنے آپ کو عذاب سے چھڑا لے۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے اور کھال ادھیڑنے والی ہے۔

(۱۳.۲) آیت ۴۳ تا ۴۴

اس دن کافر قبروں سے نکل کر اس طرح دوڑیں گے جیسے شکاری شکار کے جال کی طرف دوڑتے ہیں۔ ان کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی اور ذلت ان پر چھا رہی ہوگی۔ یہی وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

(۱۴) سورت قیامہ

(۱۴.۱) آیت ا تا ۱۴

ہم کو روز قیامت کی قسم اور نفس لوامہ کی کہ سب لوگ اٹھا کر کھڑے کئے جائیں گے۔ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی بکھری ہوئی ہڈیاں اکٹھی نہیں کرینگے۔ ضرور کرینگے اور ہم اس پر قادر بھی ہیں کہ اس کی پور پور درست کر دیں۔ مگر انسان چاہتا ہے کہ آگے خودسری کرتا جائے اور پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا۔ جب آنکھیں چندھیا جائیں چاند گہنا جائے، سورج اور چاند جمع کر دئے جائیں اس دن انسان کہے گا کہ اب کہاں بھاگ جاؤں۔ بے شک کہیں پناہ نہیں۔ اس دن پروردگار کے پاس ہی ٹھکانا ہے۔ اس دن انسان کو جو عمل اس نے آگے بھیجے اور پیچھے چھوڑے ہونگے سب بتا دئے جائیں گے بلکہ انسان آپ اپنا گواہ ہوگا۔

Marfat.com

(۱۴.۲) آیت ۲۲ تا ۲۵

اس دن بہت سے منہ رونق دار ہونگے اور اپنے پروردگار کے محو دیدار ہونگے اور بہت سے منہ اس دن اداس ہونگے کیونکہ مصیبت ان پر واقع ہونے کو ہوگی۔

(۱۵) سورت احزاب آیت ۶۳ تا ۶۵

(اے پیغمبر) لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ آپ کو کیا خبر بہت ممکن ہے کہ قیامت بالکل ہی قریب ہو۔ اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے۔ ان کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ کوئی حامی و مددگار نہ پائیں گے۔

(۱۶) سورت سبا

(۱۶.۱) آیت ۳

کفار کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئے گی۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرے رب کی قسم جو عالم الغیب ہے وہ یقیناً تم پر آئے گی۔ اللہ تعالیٰ سے ایک ذرے کے برابر کی چیز بھی پوشیدہ نہیں ہے نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں بلکہ اس سے بھی چھوٹی اور بڑی چیز کھلی کتاب میں موجود ہے۔

(۱۶.۲) آیت ۲۹ تا ۳۰

کافر کہتے ہیں کہ اگر تم سچ کہتے ہو تو یہ قیامت کا وعدہ کب وقوع میں آئے گا۔ کہدو کہ تم سے ایک دن کا وعدہ ہے جس سے نہ ایک گھڑی پیچھے رہو گے اور نہ آگے بڑھو گے۔

(۱۶.۳) آیت ۴۰ تا ۴۲

اس دن اللہ تعالیٰ تم سب کو جمع کرے گا۔ پھر فرشتوں کو فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ تم

Marfat.com

کو پوجا کرتے تھے۔ وہ کہیں گے تو پاک ہے۔ تو ہی ہمارا پروردگار ہے۔ یہ ہمیں نہیں بلکہ جنات کو پوجا کرتے تھے اور اکثر ان کو مانتے بھی تھے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج تم میں سے کوئی کسی کو نفع اور نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتا۔ پس تم سب دوزخ کے عذاب کا جس کو تم جھوٹ سمجھتے تھے مزہ چکھو۔

(۱۷) سورت فاطر آیت ۴۵

اگر خدا لوگوں کو ان کے اعمال کے سبب پکڑنے لگتا تو روئے زمین پر ایک بھی چلنے پھرنے والے کو نہ چھوڑتا لیکن وہ ان کو ایک وقت مقرر تک مہلت دیے جاتا ہے۔ جب ان کا وقت آئے گا تو ان کے اعمال کا بدلہ دے دے گا۔ خدا تو اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

(۱۸) سورت فجر آیت ۲۱ تا ۳۰

جس وقت زمین کوٹ کوٹ کر برابر کر دی جائے گی، تیرا رب خود آ جائے گا، فرشتے صفیں باندھ کر کھڑے ہو جائیں گے اور جہنم بھی لائی جائے گی اس دن انسان کو سمجھ آئے گی مگر آج اس کے سمجھنے کا فائدہ کہاں۔ وہ کہے گا کاش میں نے اپنی زندگی میں کچھ پیشگی سامان کیا ہوتا۔ پس آج اللہ کے عذاب جیسا عذاب کسی کا نہ ہوگا اور نہ اس کی قید و بند جیسی کسی کی قید و بند ہوگی حکم ہوگا اے اطمینان والی روح تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔ پس اس کے بندوں میں شامل ہو جا اور اسکی جنت میں چلی جا۔

(۱۹) سورت زلزال آیت ۱ تا ۸

جب زمین پوری طرح جھنجھوڑ دی جائے گی اور اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی انسان کہنے لگے گا کہ اسے کیا ہو گیا ہے۔ اس دن زمین اپنی سب خبریں بیان کر دے گی اس لئے کہ تیرے رب نے اسے حکم دیا ہو گا۔ اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہو کر لوٹیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں۔ پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا

Marfat.com

اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

(۲۰) سورت عادیات آیت ۹ تا ۱۱

کیا انسان کو وہ وقت معلوم نہیں جب قبروں میں جو کچھ ہے نکال لیا جائے گا اور سینوں کی پوشیدہ باتیں ظاہر کردی جائیں گی۔ بے شک ان کا رب اس دن ان کے اعمال سے پورا باخبر ہوگا۔

(۲۱) سورت قارعہ آیت ۱ تا ۱۱

کھڑکھڑانے والی۔ کھڑکھڑانے والی کیا ہے۔ تم کیا جانو کھڑکھڑانے والی کیا ہے وہ قیامت ہے۔ جس دن انسان اور پہاڑ دھنی ہوئی رنگین اون کی طرح ہوجائیں گے۔ پھر جس کے پلڑے بھاری ہونگے وہ دل پسند آرام کی زندگی میں ہونگے اور جس کے پلڑے ہلکے ہونگے انکا ٹھکانا ہاویہ ہوگا۔ تجھے کیا معلوم وہ کیا ہے وہ ایک تیز وتند آگ ہے۔

(۲۲) سورت ہمزہ آیت ۴ تا ۹

ہرگز نہیں گنہگار انسان ضرور حطمہ میں ڈالا جائے گا۔ تم کیا سمجھے کہ حطمہ کیا ہے۔ وہ خدا کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو دلوں پر جا لپٹے گی اور وہ اس میں بند کر دئے جائیں گے یعنی لمبے لمبے ستونوں میں ہمیشہ کے لئے۔

(۲۳) سورت مرسلات

(۲۳.۱) آیت ۸ تا ۱۵

جب ستارے بے نور کر دئے جائیں گے، آسمان توڑ پھوڑ دیا جائے گا، پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے کر کے اڑا دئے جائیں گے اور رسولوں کو وقت مقرر پر لایا جائے گا تو قیامت برپا ہوجائے گی۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے۔

Marfat.com

(۲۳.۲) آیت ۳۵ تا ۳۸

یہ وہ دن ہے کہ لوگ لب تک نہ ہلا سکیں گے اور نہ ان کو اجازت دی جائے گی کہ وہ عذر کر سکیں۔ یہی فیصلے کا دن ہے جس میں ہم نے تم کو اور پہلے لوگوں کو جمع کیا ہے۔

(۲۳.۳) آیت ۴۱ تا ۴۳ اور ۴۶ تا ۴۷

بے شک پرہیز گار سایوں اور چشموں میں ہونگے۔ میووں میں سے جو ان کو مرغوب ہوں ملیں گے اور کہا جائے گا کہ جو عمل تم کرتے رہے ان کے بدلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو۔ اے جھٹلانے والو تم کسی قدر کھالو اور فائدے اٹھالو بے شک تم گنہگار ہو اور سزا کے مستحق ہو۔

(۲۴) سورت نبا

(۲۴.۱) آیت ۱۸ تا ۲۰

جس دن صور پھونکا جائے گا اور تم فوج در فوج چلے آؤ گے، آسمان کھول دیا جائے گا اور اس میں دروازے ہو جائیں گے۔ پہاڑ چلائے جائیں گے پس وہ سراب ہو جائیں گے۔

(۲۴.۲) آیت ۳۸ تا ۴۰

اس دن روح (انسان) اور فرشتے صفیں باندھ کر کھڑے ہوں گے اور کوئی کلام نہ کر سکے گا مگر جسے رحمٰن اجازت دے دے اور وہ ٹھیک بات زبان سے نکالے۔ پھر انسان اپنے ہاتھوں کی کمائی کو دیکھ لے گا اور کافر کہیں گے کہ کاش ہم (جانوروں کی طرح) مٹی ہو جاتے۔

(۲۵) سورت عبس آیت ۳۳ تا ۴۲

پس جب کان بہرے کر دینے والی (قیامت) آجائے گی۔ اس دن انسان اپنے بھائی سے، ماں سے، باپ سے، اپنی بیوی اور اولاد سے بھاگے گا۔ اس دن ان میں

Marfat.com

سے ہرایک کو اپنی فکر ہوگی جو اس کے لئے کافی نہ ہوگی۔ اس دن بہت سے چہرے روشن ہونگے جو ہنستے ہوئے ہشاش بشاش ہوں گے اور بہت سے چہرے غبار آلود ہونگے جن پر سیاہی چڑھی ہوئی ہوگی وہ یہی کافر بدکردار ہونگے۔

(۲۶) سورتِ تکویر آیت ۱ تا ۱۴

جب سورج لپیٹ لیا جائے گا۔ ستارے بے نور ہو جائیں گے۔ پہاڑ چلائے جائیں گے۔ دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی وحشی جانور اکھٹے کیے جائیں گے۔ سمندر آگ ہو جائیں گے۔ جانیں (جسموں) سے ملادی جائیں گی۔ زندہ گھاڑی ہوئی لڑکی سے سوال کیا جائے گا کہ کس گناہ کی وجہ سے وہ قتل کی گئی۔ نامہ اعمال کھول دئے جائیں گے۔ آسمان کی کھال اتارلی جائے گی۔ جہنم بھڑکائی جائے گی۔ جنت نزدیک کردی جائے گی۔ اس دن ہر انسان جان لے گا جو کچھ لے کر آیا ہوگا۔

(۲۷) سورت الفطار آیت ۱، ۵، ۱۳ تا ۱۶ اور ۱۹

جب آسمان پھٹ جائیگا۔ ستارے جھڑ جائیں گے۔ سمندر بہہ نکلیں گے۔ قبریں اکھاڑ دی جائیں گی۔ اس وقت ہر شخص اپنے آگے بھیجے ہوئے اور پیچھے چھوڑے ہوئے اعمال معلوم کرلے گا۔ بے شک نیکوکار بہشت میں جائیں گے اور بدکردار دوزخ میں داخل ہونگے اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے۔ اس روز کوئی کسی کا کچھ بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز صرف خدا ہی کا ہوگا۔

(۲۸) سورت الشقاق آیت ۱ تا ۱۵

جب آسمان پھٹ جائے گا اور اپنے پروردگار کا فرمان بجا لائے گا اور اسے واجب بھی یہی ہے۔ جب زمین ہموار کردی جائے گی اور جو کچھ اس میں ہے اس کو نکال کر باہر ڈال دے گی اور بالکل خالی ہو جائے گی اور اپنے پروردگار کے حکم کی تعمیل کرے گی اور اس کو لازم بھی یہی ہے تو قیامت قائم ہو جائے گی۔ جس کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ

Marfat.com

میں دیا جائے گا اس سے حساب آسان لیا جائے گا۔ وہ اپنے گھر والوں میں خوش خوش آئے گا۔ لیکن جس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا وہ موت کو پکارے گا اور دوزخ میں داخل ہوگا۔ یہ شخص اپنے اہل وعیال میں خوش تھا اور خیال کرتا تھا کہ خدا کے پاس پھر نہ جائے گا۔ مگر اس کا پروردگار اس کو دیکھ رہا ہے۔

(۲۹) سورت البقرہ آیت ۲۵۹ تا ۲۶۰

کیا اس شخص کو نہیں دیکھا جس کا گزر ایک بستی سے ہوا جو چھت کے بل اوندھی پڑی ہوئی تھی وہ کہنے لگا کہ اس (بستی کے لوگوں کی) موت کے بعد اللہ تعالیٰ کس طرح انہیں زندہ کرے گا تو اللہ نے اس کو سو سال کے لئے مار دیا اور پھر اسے زندہ کیا اور پوچھا کہ کتنی مدت تم پر گزری۔ کہنے لگا ایک دن یا اس کا کچھ حصہ۔ اللہ نے فرمایا تو سو سال تک مردہ رہا۔ اپنی کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھ بالکل خراب ہوگئی ہیں اور اپنے گدھے کو بھی دیکھ جو مرا پڑا ہے (اور صرف اس کی ہڈیاں باقی ہیں)۔ غرض ان باتوں سے یہ ہے کہ ہم تم کو لوگوں کے لئے اپنی قدرت کی نشانی بنائیں۔ ہاں گدھے کی ہڈیوں کو دیکھ کہ ہم ان کو کیونکر جوڑ دیتے اور ان پر کس طرح گوشت پوست چڑھا دیتے ہیں۔ جب یہ واقعات اس کے مشاہدے میں آئے تو بول اٹھا کہ میں یقین کرتا ہوں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ جب ابراہیم نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ اے پروردگار مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیوں کر زندہ کرے گا۔ خدا نے فرمایا کیا تم نے اس بات کو باور نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں لیکن میں دیکھنا اس لئے چاہتا ہوں کہ میرا دل اطمینان کامل حاصل کر لے۔ خدا نے فرمایا کہ چار جانور پکڑ کر اپنے پاس منگوالو اور ٹکڑے ٹکڑے کر دو۔ پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر ایک پہاڑ پر رکھ دو اور ان کو بلاؤ تو وہ تمہارے پاس دوڑتے چلے آئیں گے۔ جان رکھو کہ خدا غالب اور صاحب حکمت ہے۔

(۳۰) سورت آل عمران

(۳۰.۱) آیت ۶ تا ۷

Marfat.com

ہاں جو شخص اپنے اقرار کو پورا کرے اور خدا سے ڈرے تو خدا ڈرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ البتہ جو لوگ خدا کے اقراروں اور اپنی قسموں کو بیچ ڈالتے ہیں اور ان کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ قیامت کے دن ان سے خدا نہ تو کلام کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا بلکہ ان کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا۔

(۳۰.۲) آیت ۱۵۱

عنقریب وہ وقت آنے والا ہے جب ہم منکرین حق کے دلوں میں تمہارا رعب بٹھا دیں گے۔ اس لئے کہ انہوں نے اللہ کے ساتھ ان کو خدائی میں شریک ٹھہرایا ہے جن کے شریک ہونے پر اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی۔ ان کا آخری ٹھکانا جہنم ہے جو بہت ہی بری قیام گاہ ہے اور وہ ان ظالموں کو نصیب ہوگی۔

(۳۰.۳) آیت ۱۹۶ تا ۱۹۸

(اے پیغمبر) کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا تمہیں دھوکا نہ دے۔ یہ دنیا کا تھوڑا سا فائدہ ہے۔ پھر آخرت میں تو ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے۔ لیکن جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ خدا کے ہاں سے ان کی مہمانی ہے اور جو کچھ خدا کے ہاں ہے وہ نیکوکاروں کے لئے بہت اچھا ہے۔

(۳۱) سورت النساء

(۳۱.۱) آیت ۵۵ تا ۵۷

پھر لوگوں میں سے کسی نے تو اس کتاب کو مانا اور کوئی اس سے رکا اور ہٹا رہا۔ تو ان نہ ماننے والوں کے جلانے کو دوزخ کی جلتی ہوئی آگ کافی ہے۔ جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا ان کو عنقریب آگ میں داخل کریں گے۔ جب ان کی کھالیں گل

Marfat.com

اور جل جائیں گی تو ہم اور کھالیں بدل دینگے تا کہ ہمیشہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں۔ بے شک خدا غالب حکمت والا ہے۔ جو ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے ان کو ہم بہشتوں میں داخل کرینگے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ وہاں ان کے لئے پاک حوریں ہیں۔ ان کو ہم گھنے سائے میں داخل کریں گے۔

(۳۱.۲) آیت ۶۹

جو لوگ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ قیامت کے روز ان لوگوں کے ساتھ ہونگے جن پر خدا نے بڑا فضل کیا یعنی انبیاء صدیق، شہید اور اولیاء کرام۔ ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے۔

(۳۲) سورت الانعام

(۳۲.۱) آیت ۷۲ تا ۷۳

اور یہ بھی کہ نماز پڑھتے رہو اور اس سے ڈرتے رہو۔ وہی تو ہے جس کے پاس تم جمع کئے جاؤ گے۔ وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو تدبیر سے پیدا کیا ہے۔ جس دن وہ فرمائے گا کہ ہو جا تو حشر برپا ہو جائے گا۔ اس کا ارشاد برحق ہے۔ جس دن صور پھونکا جائے گا اس دن اسی کی بادشاہی ہوگی۔ وہی پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔

(۳۲.۲) آیت ۱۲۹ تا ۱۳۰

قیامت کے دن وہ سب جن و انس کو جمع کرے گا اور فرمائے گا کہ اے گروہ جنات تم نے انسانوں سے بہت فائدے حاصل کئے تو جو انسانوں میں ان کے دوست دار ہوں گے وہ کہیں گے کہ اے پروردگار ہم ایک دوسرے سے فائدے حاصل کرتے رہے اور آخر اس وقت کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لئے مقرر کیا تھا۔ خدا فرمائے گا اب تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے تم ہمیشہ اس میں جلتے رہو گے مگر جو وہ چاہے۔ بے شک تمہارا پروردگار دانا اور

Marfat.com

خبردار ہے۔ اسی طرح وہ ظالموں کو ان کے اعمال کے سبب جو وہ کیا کرتے تھے ایک دوسرے پر مسلط کر دیتے ہیں۔

(۴۳) سورت الرعد آیت ۵

اگر تم عجیب بات سننی چاہو تو کافروں کا یہ کہنا عجیب ہے کہ جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو کیا از سر نو پیدا ہونگے۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کے منکر ہوئے ہیں اور یہی ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور یہی اہل دوزخ ہیں کہ ہمیشہ اس میں جلتے رہیں گے۔

(۴۴) سورت ابراہیم آیت ۴۳ اور ۴۸ تا ۵۱

لوگ سر اٹھائے ہوئے میدان قیامت کی طرف دوڑ رہے ہوں گے۔ ان کی نگاہیں ان کی طرف لوٹ نہ سکیں گی۔ ان کے دل مارے خوف کے ہوا ہو رہے ہونگے۔ اس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی بدل دئے جائیں گے۔ سب لوگ خدائے یگانہ وزبردست کے سامنے نکل کھڑے ہونگے۔ اس دن تم گنہگاروں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے۔ ان کے لباس گندھک کے ہوں گے اور ان کے مونہوں کو آگ لپٹ رہی ہوگی۔ یہ اس لئے کہ خدا ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دے گا۔ بے شک خدا جلد حساب لینے والا ہے۔

(۴۵) سورت بنی اسرائیل

(۴۵.۱) آیت ۴۹ تا ۵۰

(لوگ) کہتے ہیں کہ جب ہم مر کر بوسیدہ ہڈیاں اور چور چور ہو جائیں گے تو کیا از سر نو پیدا ہو کر اٹھیں گے۔ کہدو کہ ہاں خواہ تم پتھر ہو جاؤ یا لوہا یا کوئی اور چیز جو تمہارے نزدیک پتھر اور لوہے سے بھی سخت ہو۔ جھٹ کہیں گے کہ بھلا ہمیں دوبارہ زندہ کون کرے گا۔ کہدو کہ وہی جس نے تم کو پہلی بار پیدا کیا۔ تو تعجب سے تمہارے آگے سر ہلائیں گے اور

Marfat.com

پھوچھیں گے کہ ایسا کب ہوگا۔ کہہ دو امید ہے کہ جلد ہوگا۔

(۳۵.۲) آیت ۹۷ اور ۱۰۴

جس شخص کو خدا ہدایت دے وہی ہدایت یاب ہوگا اور جس کو گمراہ کرے تو تم خدا کے سوا اس کے رفیق نہیں پاؤ گے۔ ہم ان کو قیامت کے دن اوندھے منہ، اندھے، گونگے اور بہرے بنا کر اٹھائیں گے اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے جب اس کی آگ بجھنے کو ہوگی تو ہم ان کو عذاب دینے کے لئے اور بھڑکا دینگے۔

(۳۶) سورت الانبیاء آیت ۹۶ تا ۱۰۰ اور ۱۰۴

یہاں تک کہ یاجوج اور ماجوج کھول دئے جائیں گے۔ وہ ہر بلندی سے دوڑ رہے ہوں گے۔ قیامت کا سچا وعدہ قریب آ جائے گا تو ناگہاں کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی اور کہنے لگیں گے کہ ہائے شامت ہم اس حال سے غفلت میں رہے بلکہ ہم اپنے حق میں ظالم تھے۔ کافرو! اس روز تم اور جن کی تم خدا کے سوا عبادت کرتے ہو دوزخ کا ایندھن ہونگے۔ تم سب اس میں داخل ہو کر رہو گے۔ وہاں تم کو چلانا ہوگا اور کچھ نہ سن سکو گے۔ اس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جیسے خطوں کا طومار لپیٹ لیتے ہیں۔ جس طرح ہم نے کائنات کو پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ پیدا کر دینگے۔ یہ وعدہ ہے جس کا پورہ کرنا لازم ہے ہم ایسا ضرور کرنے والے ہیں۔

(۳۷) سورت الحج آیت ۱ تا ۲

لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو کہ قیامت کا زلزلہ ایک حادثہ عظیم ہے۔ جس دن تم اس کو دیکھو گے اس دن یہ حال ہوگا کہ تمام دودھ پلانے والی عورتیں اپنے بچوں کو بھول جائیں گی۔ تمام حمل والیوں کے حمل گر پڑیں گے۔ لوگ تجھ کو متوالے نظر آئیں گے مگر وہ متوالے نہیں ہونگے بلکہ عذاب دیکھ کر مدہوش ہو رہے ہونگے۔ بے شک خدا کا عذاب بڑا سخت ہے۔

Marfat.com

جنت ودوزخ کی کیفیت قرآن پاک کے حوالے سے

قرآن پاک کے حوالے سے جنت ودوزخ کی جو کیفیت جزا یا سزا پانے کے بعد انسان کو درپیش ہوگی اس کی چند ایک جھلکیاں درج کی جاتیں ہیں تاکہ اس کی اصلی حالت کا اندازہ ہوسکے اور سبق حاصل کیا جاسکے۔

(۱) سورت البقرہ آیت ۲۵

(اے پیغمبر) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو خوشخبری سنادو کہ ان کے لئے نعمت کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ جب انہیں ان میں سے کسی قسم کا میوہ کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہم کو پہلے دیا گیا تھا۔ ان کو ایک دوسرے کے ہمشکل میوے بھی دئے جائیں گے وہاں ان کے لئے پاک حوریں ہونگی اور وہ بہشتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۲) سورت آل عمران آیت ۱۴ تا ۱۵ اور ۱۳۳

لوگوں کو ان کی خواہشوں کی چیزیں یعنی عورتیں، بیٹے، سونے اور چاندی کے بڑے بڑے ڈھیر، نشان لگے ہوئے گھوڑے اور مویشی اور کھیتی باڑی بڑی زینت دار معلوم ہوتی ہیں مگر یہ سب دنیا کی زندگی کے سامان ہیں۔ خدا کے پاس بہت اچھا ٹھکانا ہے۔ وہ باغات بہشت میں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں ہمیشہ رہیں گے۔ اس کے علاوہ پاکیزہ حوریں ہیں۔ سب سے بڑھ کر خدا کی خوشنودی اور اس پاک ذات کا دیدار ہے جو اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔ اس لئے اپنے پروردگار کی بخشش اور بہشت کی طرف لپکو جس کا عرض آسمان و زمین کے برابر ہے جو خدا سے ڈرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

Marfat.com

(۳) سورت الاعراف آیت ۴۱ اور ۵۰

دوزخیوں کے لئے نیچے بچھونا بھی آتش جہنم کا ہوگا اور اوپر سے اوڑھنا بھی اسی کا۔ ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔ دوزخی بہشتیوں سے گڑگڑا کر کہیں گے کہ کسی قدر ہم پر پانی بہاؤ یا جو رزق خدا نے تمہیں عنایت فرمایا ہے اس میں سے کچھ ہمیں بھی دو۔ وہ جواب دینگے کہ خدا نے بہشت کا پانی اور رزق کافروں پر حرام کر دیا ہے۔

(۴) سورت توبہ آیت ۳۵ و ۷۲

ان کا مال دوزخ کی آگ میں خوب گرم کیا جائے گا پھر اس سے ان بخیلوں کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی اور کہا جائے گا کہ یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا۔ سو جو تم جمع کرتے تھے اب اس کا مزہ چکھو۔ ہاں خدا نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے بہشتوں کا وعدہ کیا تھا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور بہشت ہائے جاودانی میں نفیس مکانات کا وعدہ کیا ہے۔ خدا کی رضامندی تو سب سے بڑ کر نعمت ہے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

(۵) سورت الرعد آیت ۲۳ تا ۲۴، ۳۵

وہ ہمیشہ رہنے کے باغات میں داخل ہونگے اور ان کے باپ، دادا، بیبیوں اور اولاد میں سے جو نیکو کار ہونگے وہ بھی بہشت میں جائینگے۔ فرشتے بہشت کے ہر ایک دروازے سے ان کے پاس آئیں گے اور کہیں گے تم پر رحمت ہو۔ یہ تمہاری ثابت قدمی کا بدلہ ہے اور عاقبت کا گھر خوب گھر ہے۔ جس باغ کا وعدہ کیا گیا ہے اس کے اوصاف یہ ہیں کہ اس کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں، اس کے پھل اور سائے ہمیشہ قائم رہنے والے ہیں یہ ان لوگوں کا انعام ہے جو متقی ہیں اور کافروں کا انجام دوزخ ہے۔

Marfat.com

(۶) سورت ابراہیم آیت ۱۶ تا ۱۷

سرکشوں کے پیچھے دوزخ ہے وہاں ان کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔ وہ اسکو گھونٹ گھونٹ پئیں گے اور گلے سے نہیں اتار سکیں گے۔ ہر طرف سے انہیں موت آ رہی ہوگی مگر وہ مر نہیں پائیں گے اور ان کے پیچھے سخت عذاب ہوگا۔

(۷) سورت الحجر آیت ۴۳ تا ۴۸

ان سب کافروں کے وعدے کی جگہ جہنم ہے جس کے سات دروازے ہیں۔ ہر ایک دروازے کے لئے ان میں سے جماعتیں بنا دی گئی ہیں۔ ہاں جو متقی ہیں وہ باغوں اور چشموں میں ہونگے۔ ان سے کہا جائے گا کہ اس میں سلامتی اور خاطر جمع سے داخل ہو جاؤ۔ ان کے دلوں میں اگر کوئی کدورت ہوگی تو اس کو اللہ تعالیٰ نکال کر صاف کر دینگے گویا بھائی بھائی تختوں پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوئے ہونگے۔ نہ ان کو وہاں کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔

(۸) سورت الکہف آیت ۲۹ تا ۳۱

ہم نے کافروں کے لئے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی شعائیں ان کو گھیر رہی ہونگی۔ اگر فریاد کرینگے تو ایسے کھولتے ہوئے پانی سے ان کی دادرسی کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح گرم ہوگا اور مونہوں کو بھون ڈالے گا۔ ان کے پینے کا پانی بھی برا اور آرام گاہ بھی بری ہوگی۔ ہاں جو ایمان لائے ان کے لئے ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن میں ان کے محلوں کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ ان کو سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ وہ باریک دیبا اور اطلس کے سبز کپڑے پہنا کریں گے اور تختوں پر تکیے لگا کر بیٹھا کرینگے۔ کیا خوب بدلہ اور کیا خوب آرام گاہ ہے۔

Marfat.com

(۹) سورت الحج آیت ۱۹ تا ۲۳

جو کافر ہیں ان کے لئے آگ کے کپڑے قطع کیے جائیں گے اور ان کے سروں پر جلتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جس سے ان کے پیٹ کے اندر کی چیزیں اور کھالیں گل جائیں گی۔ ان کے مارنے ٹھوکنے کے لئے لوہے کے ہتھوڑے ہونگے۔ جب وہ چاہیں گے کہ اس رنج و تکلیف کی وجہ سے دوزخ سے نکل جائیں تو پھر اسی میں لوٹا دئے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ جلنے کے عذاب کا مزہ چکھتے رہو۔ جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے خدا ان کو بہشتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے۔ ان کا لباس ریشمی ہوگا۔

(۱۰) سورت الصافات آیت ۴۰ تا ۵۰ اور ۶۲ تا ۶۷

مگر جو خدا کے بندگان خاص ہیں یہی لوگ ہیں جن کے لئے روزی مقرر ہے۔ ان کا میووں سے اعزاز کیا جائے گا۔ نعمت کے باغوں میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہونگے۔ شراب لطیف کے جام کا ان میں دور چل رہا ہوگا جو رنگ کی سفید اور پینے والوں کے لئے سراسر لذت ہوگی۔ نہ اس سے درد سر ہوگا اور نہ وہ اس سے متوالے ہوں گے۔ ان کے پاس حوریں ہونگی جو نگاہیں نیچی رکھتی ہونگی اور آنکھیں بڑی بڑی گویا وہ محفوظ انڈے ہیں۔ پھر ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے سوال و جواب کریں گے۔ بھلا یہ مہمانی اچھی ہے یا تھوہر کا درخت جو اللہ نے ان ظالموں کے لئے بنا رکھا ہے۔ وہ ایک درخت ہے کہ جہنم کے اسفل میں اگے گا۔ اس کے خوشے ایسے ہونگے جیسے شیطانوں کے سر۔ سو وہ اسی میں سے کھائینگے اور اسی سے پیٹ بھریں گے۔ اس کھانے کے ساتھ ان کو گرم پانی ملا کر دیا جائے گا۔ پھر ان کو دوزخ کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔

(۱۱) سورت الزخرف آیت ۷۰ تا ۸۰

نیک لوگوں سے کہا جائے گا کہ تم اور تمہاری بیویاں عزت واحترام کے ساتھ

Marfat.com

بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ ان پر سونے کی پرچوں اور پیالیوں کا دور چلے گا اور وہاں جو جی چاہے اور جو آنکھوں کو اچھا لگے موجود ہوگا۔ اے اہل جنت تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔ وہاں تمہارے لئے بہت سے میوے ہیں جن کو تم کھاؤ گے۔ کفار گنہگار ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں رہیں گے جو ان سے ہلکا نہ کیا جائے گا۔ وہ اسمیں ناامید ہو کر پڑے رہیں گے اور پکار ینگے کہ اے مالک تمہارا پروردگار ہمیں موت دیدے۔ وہ کہے گا کہ تم ہمیشہ اسی حالت میں رہو گے۔ ہم تمہارے پاس حق لے کر پہنچے لیکن تم میں سے اکثر حق سے ناخوش ہوتے رہے۔ کیا انہوں نے کوئی بات ٹھہرا رکھی ہے تو اللہ بھی کچھ ٹھہرانے والا ہے۔ کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ ان کی پوشیدہ باتوں اور سرگوشیوں کو سنتے نہیں۔ ہاں ہاں سب سنتے ہیں۔ اس کے فرشتے ان کے پاس ان کی سب باتیں لکھ لیتے ہیں۔

(۱۲) سورت محمدؐ آیت ۱۵

جنت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا جاتا ہے، اس کی صفت یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بو نہیں دیگا۔ دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلے گا۔ شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے سراسر لذت ہے۔ شہد مصفا کی نہریں ہیں جو حلاوت ہی حلاوت ہے۔ وہاں ان کے لئے ہر قسم کے میوے اور ان کے پروردگار کی طرف سے مغفرت ہے۔ کیا یہ پرہیزگاران کی طرح ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور جن کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔ تو وہ ان کی انتڑیوں کو کاٹ ڈالے گا۔

(۱۳) سورت رحمٰن آیت ۴۳ تا ۷۶

یہی وہ جہنم ہے جسے گنہگار لوگ جھٹلاتے تھے۔ وہ دوزخ اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان گھومتے پھرینگے۔ جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں جن میں بہت سی شاخیں یعنی قسم قسم کے میووں کے درخت ہیں۔ ان میں دو چشمیں بہ رہے ہیں اور سب میوے دو دو قسم کے ہیں۔ اہل جنت ایسے بچھونوں پر جن

Marfat.com

کے استر اطلس کے ہیں تکیہ لگائے ہوئے ہونگے۔ دونوں باغوں کے میوے قریب قریب جھک رہے ہونگے۔ ان میں نیچی نگاہ والی حوریں ہیں جنکو اہل جنت سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا اور نہ کسی جن نے۔ گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں۔

ان باغوں کے علاوہ دو اور باغ ہیں جو خوب گہرے سبز ہیں ان میں دو چشمے ابل رہے ہیں۔ ان میں میوے، کھجوریں اور انار ہیں اور نیک سیرت اور خوبصورت حوریں ہیں جو خیموں میں مستور ہیں۔ ان کو اہل جنت سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا اور نہ کسی جن نے۔ اہل جنت سبز قالینوں اور نفیس مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے۔

(۱۴) سورت واقعہ آیت ۷ تا ۴۴ اور ۵۲ تا ۵۶

قیامت کے روز لوگ تین قسم کے ہوں گے:-

-آگے بڑھنے والے،

-دائیں ہاتھ والے،

-بائیں ہاتھ والے،

آگے بڑھنے والوں کا کیا کہنا وہ آگے ہی بڑھنے والے ہیں۔ وہی خدا کے مقرب ہیں۔ نعمتوں کی بہشت میں لعل و یاقوت وغیرہ سے جڑے ہوئے تختوں پر آمنے سامنے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے۔ نوجوان خدمت گزار جو ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہیں گے ان کے آس پاس آفتابے اور صاف شراب کے گلاس لے لے کر پھرینگے جس سے نہ تو سر میں درد ہوگا اور نہ ان کی عقلیں زائل ہونگی۔ میوے طرح طرح کے جوان کو پسند ہوں اور پرندوں کا گوشت جس قسم کا ان کا جی چاہے موجود ہوگا۔ بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں جیسے حفاظت سے تہ کئے ہوئے ابدار موتی وہاں ہوں گی۔ وہ نہ بیہودہ بات سنیں گے اور نہ گالی گلوچ۔ ہاں انکا کلام سلام سلام ہوگا۔

دائیں ہاتھ والے سبحان اللہ کیا ہی عیش میں ہونگے یعنی بے خار کی بیریوں تہ بتہ

Marfat.com

کیلوں، لمبے لمبے سایوں، پانی کے جھرنوں اور میوہ ہائے کثیر کے باغوں میں ہونگے جو نہ کبھی ختم ہوں اور نہ کوئی ان سے روکے۔ وہ اونچے اونچے فرشوں میں بیٹھے ہونگے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے حوروں کو پیدا کیا اور کنواریاں بنایا جوشوہروں کی پیاریاں اور ہمعمر ہیں۔ بائیں ہاتھ والے کیا ہی عذاب میں ہونگے یعنی دوزخ کی لپیٹ اور کھولتے ہوئے پانی میں اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں ہونگے جو نہ ٹھنڈا اور نہ خوشنما ہے۔ وہ تھوہر کے درخت کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے۔ وہ کھولتا ہوا پانی ایسے پئیں گے جیسے پیاسے اونٹ پیتے ہیں۔ یہ ان کی ضیافت ہوگی۔

(۱۵) سورت دہر آیت ۱۱ تا ۲۱

تو خدا ان کو اس دن کی سختی سے بچالے گا اور تازگی اور خوشدلی عنایت فرمائے گا۔ انکے صبر کے بدلے ان کو بہشت کے باغات اور ریشم کے ملبوسات عطا کرے گا۔ وہ تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہونگے وہاں نہ دھوپ کی حدت دیکھیں گے اور نہ سردی کی شدت۔ ان سے ثمردار شاخیں اور ان کے سائے قریب ہونگے اور میوؤں کے گچھے جھکے ہوئے لٹک رہے ہونگے۔ خدام چاندی کے باسن اور شیشے کے نہایت شفاف گلاس اور شیشے بھی چاندی کے جو ٹھیک اندازے کے مطابق بنائے گئے ہیں۔ لئے ان کے اردگرد پھرینگے وہاں ان کو ایسی شراب بھی پلائی جائے گی جس میں سونڈھ کی امیزش ہوگی۔ بہشت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل ہے اس کے پاس لڑکے آتے جاتے ہونگے جو ہمیشہ ایک ہی حالت میں آئیں گے۔ جب تم ان پر نگاہ ڈالو تو خیال کرو کہ بکھرے ہوئے موتی ہیں۔ بہشت میں جہاں نگاہ اٹھاؤ گے کثرت سے نعمت اور عظیم الشان سلطنت دیکھو گے۔ ان کے بدنوں پر دیبائی سبز اور اطلس کے کپڑے ہونگے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ ان کا پروردگار ان کو نہایت پاکیزہ شراب بھی پلائے گا۔

Marfat.com

قیامت کے متعلق رسول خداؐ کے چند ایک ارشادات اور فرمودات

(۱) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حجتہ الوداع میں رسول خداؐ کعبۃ اللہ کے دروازے کا کنڈا پکڑ کر کھڑے ہو گئے اور یہ خطبہ ارشاد فرمایا:-

کیا میں تمہیں قیامت کی علامات، اس کی نشانیاں اور شرطیں بتلاؤں؟ اس پر حضرت سلمان فارسی نے عرض کیا کہ ہمارے ماں باپ آپ پر فدا۔ ضرور ارشاد فرمایئے: آپ نے فرمایا۔ سنو! نمازوں کا ضائع کرنا۔ خواہشوں کی طرف جھکنا اور مالداروں کی تعظیم ان کے مال کی وجہ سے کرنا۔ یہ سن کر حضرت سلمانؓ نے تعجب سے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ کیا ایسا ہو گا۔ آپ نے فرمایا ہاں ایسا ہو کر رہے گا اور سنو اس وقت زکوٰۃ کو مثل تاوان سمجھا جائے گا۔ مال غنیمت کو اپنی دولت سمجھا جائے گا۔ جھوٹے آدمیوں کو سچا سمجھا جائے گا۔ سچوں کو جھوٹا کہا جائے گا۔ خیانت کرنے والے آمین مشہور ہونگے اور آمین خائن سمجھے جانے لگیں گے۔ وہ لوگ جنہیں بولنے کا ڈھنگ بھی نہ ہو گا مولوی، عالم اور خطیب بن جائیں گے۔ حق کے دس حصوں میں سے نو کا انکار ہونے لگے گا۔ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا۔ قرآن کے فقط حروف رہ جائیں گے۔ قرآن کو سونے سے منڈھا جائے گا۔ منبروں پر کم عمر کے لوگ خطبے کہیں گے۔ مسجدوں میں خوب بناؤ سنگھار ہو گا جیسے گرجے اور خانقاہیں اور ان کے مینار بہت بلند کیے جائیں گے۔ نمازیوں کی صفیں تو زیادہ ہوں گی لیکن دل، زبان اور خیالات الگ الگ ہونگے۔

حضرت سلیمانؓ نے پھر متعجب ہو کر دریافت کیا یا رسول اللہؐ کیا ایسا ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا ہاں! اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے یہی ہو گا۔ مومن تو

Marfat.com

ان کی نگاہوں میں لونڈی سے بھی زیادہ ذلیل ہوگا اور یہ کڑھتا رہے گا کیونکہ خدا کی نافرمانیاں دیکھتا ہوگا اور انہیں اصلاح پر لانے کی کوئی طاقت نہیں رکھتا ہوگا۔ اپنے دل ہی دل میں پیچ وتاب کھا کھا کر ایسے گھلتا جائے گا جیسے نمک پانی میں۔ فاسق لوگ امام بن بیٹھیں گے۔ ان کے بدکردار لوگ وزیر ہونگے۔ آمین خیانت کرنے لگیں گے۔ نمازیں ضائع کر دی جائیں گی۔ خواہشات نفسانی کی پیروی کی جانے لگے گی۔ نہ چھوٹوں پر رحم ہوگا اور نہ بڑوں کی عزت ہوگی۔ حج تو ہوگا لیکن:۔

- بادشاہوں کا حج سیر وتفریح کے طور پر،
- مالداروں کا حج تجارتی مفاد کی خاطر،
- مسکینوں کا حج سوال کرنے اور مانگنے کھانے کی خاطر،
- اور قاریوں کا حج ریاکاری اور دکھاوے کے طور پر ہوگا۔

حضرت سلیمانؓ سے پھر صبر نہ ہوسکا اور کہنے لگے یارسول اللہؐ! کیا اس طرح ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا ہاں! اسی طرح ہوگا اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اس وقت جھوٹ پھیل جائے گا اور دم دار ستارہ نظر آئے گا۔ عورتیں مردوں کے ساتھ تجارت میں شریک ہوں گی۔ بازار قریب قریب ہو جائیں گے یعنی کساد بازاری ہو جائے گی۔ نفع میں کمی ہوگی۔ ایسی آندھیاں چلیں گی جو زرد سانپ برسائیں گی اور وہ سانپ سردار علماء کو چمٹ جائیں گے کیونکہ انہوں نے برائیاں دیکھیں اور انکار نہ کیا۔ حضرت سلمانؓ نے کہا کہ یارسول اللہؐ یہی ہوگا؟ آپ نے فرمایا یہ سب قیامت کے قریب ہوگا۔ قسم ہے اس خدا کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔

(۲) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا جو لوگ کہیں اکٹھے بیٹھے ہوں اور انہوں نے اس نشست میں نہ اللہ کو یاد کیا اور نہ اپنے نبیؐ پر درود بھیجا تو قیامت ان کے لئے حسرت ویاس ہوگی۔ پھر چاہے اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دے اور چاہے معاف

Marfat.com

فرمادے اور بخش دے۔

(۳) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن مجھ سے قریب ترین اور مجھ پر زیادہ حق رکھنے والا میرا وہ امتی ہوگا جو مجھ پر زیادہ صلوٰۃ و سلام بھیجنے والا ہوگا۔

(۴) حضرت رویفع بن ثابت انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ میرا جو امتی مجھ پر صلوٰۃ بھیجے اور ساتھ ہی یہ دعا کرے کہ اے اللہ اپنے نبیؐ کو قیامت کے دن اپنے قریب جگہ فرما، اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔

(۵) حضرت امام بیہقیؒ نے مناقب میں اور حضرت تیمیؒ نے ترغیب میں ابوالحسن امام شافعیؒ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول خداؐ کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ آپ نے امام شافعیؒ کو کیا بدلہ دیا کیونکہ وہ اپنے رسالے اور کتاب میں آپ پر ایک خاص قسم کا درود پڑھا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ اس درود کی برکت سے قیامت کے روز اس کا حساب نہیں لیا جائے گا۔ امام بیہقیؒ نے یہ بھی لکھا ہے کہ کسی نے امام شافعیؒ کو خواب میں دیکھ کر دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا تو فرمایا کہ خدا نے مجھے بخش دیا ہے۔

(۶) حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اصحاب الحدیث اس حال میں آئیں گے کہ ان کے ساتھ دواتیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ تم نبی اکرمؐ پر ہمیشہ درود لکھتے رہے لہٰذا اس درود کی برکت سے تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(۷) القول البدیع کے مطابق رسول خداؐ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر درود و سلام بھیجا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کرونگا اور اس کی گواہی دونگا۔

(۸) حضرت ابوذر غفاریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے حضرت موسیٰ کی تعلیم

Marfat.com

کے حوالے سے فرمایا کہ ان لوگوں پر تعجب ہوتا ہے جنہیں موت کا یقین ہو اور وہ دنیا کے مال ومتاع پر نازاں ہوں۔ جنہیں جہنم کا یقین ہو اور پھر بھی انہیں ہنسی آتی ہو۔ جو تقدیر پر یقین رکھتا ہے پھر بھی حصول دنیا میں ہلکان ہوتا پھرتا ہے۔ جو دنیا اور اس کے تغیرات کو دیکھتا ہے پھر بھی اس کو اپنا نصب العین بناتا ہے۔ جو قیامت کے دن کے محاسبہ پر یقین رکھتا ہے اور عمل نہیں کرتا۔

(۹) حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے وصیت چاہی تو رسول خداؐ نے فرمایا کہ جب تو نماز پڑھے تو اس شخص کی طرح پڑھ جو خدا کے سوا سب کچھ چھوڑ دینے والا ہے۔ کوئی بات زبان سے ایسی نہ نکال جس پر کل کو (قیامت کے روز) تجھے عذر خواہی کرنی پڑے۔ جو چیز لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اس سے ناامید ہو جانے کا پختہ ارادہ کرے۔

(۱۰) حضرت آبی اصامہ ابن عجلان باہلیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خداؐ اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔ عرفہ کا دن تھا۔ عرفات کا میدان تھا تو لوگوں سے فرمایا کہ ہر نبی کی دعا گزر چکی ہے۔ لیکن میں نے اپنی قبول شدہ دعا کو اللہ تعالیٰ کے پاس جمع کرا دیا ہے جو قیامت کے دن اپنی امت کی شفا کے لئے مانگوں گا۔ سو سب نبیؑ اپنی اپنی امت کی کثرت چاہتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن تم مجھے غمگین اور ازردہ دل کر دو۔ سو میں تمہارا انتظار حوض کوثر پر کرونگا۔

(۱۱) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول خداؐ سے عرض کیا کہ قیامت کب آئے گی تو آپ نے پوچھا کہ تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے اس نے عرض کیا کہ کوئی خاص تیاری تو نہیں کی البتہ توفیق الٰہی سے مجھے یہ ضرور نصیب ہے کہ مجھے محبت ہے اپنے اللہ سے اور اس کے رسولؐ سے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم جس سے محبت کرتے ہو (قیامت کے دن) اسی کے ساتھ ہو گے۔

Marfat.com

(۱۲) طبقات ابن سعدؓ کے مطابق رسول خداؐ نے فرمایا کہ اے رسول اللہؐ کی بیٹی فاطمہؓ اور اے رسول اللہؐ کی پھوپھی صفیہؓ خدا کے ہاں کام آنے والے عمل کر لو۔ میں تمہیں خدا کے ہاں (قیامت کے روز) بچا نہیں سکوں گا۔

(۱۳) حضرت سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے صحابہ کرام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگو: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی اور تلاوت قرآن کی جو ہر اندھیرے کا اجالا ہے اور ہر دن کی ہدایت ہے گو مشقت ہو گو فاقہ ہو تلاوت قرآن کیا کرو۔ بلا اور مصیبت کے وقت اپنی جان بچانے کے لئے اپنا مال قربان کر دیا کرو۔ اگر اس سے بھی بلا نہ ٹلے تو مال کے ساتھ جان بھی دے دو مگر ایمان نہ دو۔ سنو تباہی اس کے لئے ہے جس کا دین جاتا رہے اور مغلوب وہ ہے جو دین میں ہار جائے۔ یاد رکھو! جنت کے بعد فاقہ نہیں اور جہنم کے بعد غنیٰ نہیں۔ جہنم کا فقیر کبھی غنی نہیں ہوتا۔ اس کا قیدی کبھی چھٹکارا نہیں پاتا۔

(۱۴) خطبہ حجتہ الوداع میں رسول خداؐ نے دوسرے دینی امور کے علاوہ یہ بھی فرمایا کہ لوگو۔ خبردار اپنے رب کی عبادت پانچ وقت کی نماز ادا کرتے رہنا۔ مہینے بھر کے روزے رکھتے رہنا۔ اپنے مالوں کی زکوٰۃ خوشدلی سے ادا کرتے رہنا۔ اپنے خدا کے گھر کا حج کرتے رہنا اور اپنے اہل امر کی اطاعت کرنا۔ اس طرح تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(۱۵) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰؐ نے حجتہ الوداع کے موقع پر منیٰ کی مسجد خیف میں ہمارے سامنے خطبہ دیا۔ خدا کی تعریف فرمائی اور اس کا ذکر کیا اس کلام سے جس کا وہ اہل ہے۔ پھر فرمایا کہ جس کو آخرت کی فکر ہو گی اللہ تعالیٰ اس کی پریشانیوں کو دور کریگا۔ اسے تونگری اور بے پروائی نصیب ہو گی۔ دنیا اس کے سامنے ذلیل ہو کر آئے گی۔ جس کو دنیا کی فکر ہو گی اللہ تعالیٰ اس کو پریشان کر دیگا۔ وہ بے چین رہے گا۔ محتاجی اس کی آنکھوں کے سامنے رہے گی۔ دنیا بھی اسے حاصل نہیں ہو گی مگر اتنی جتنی اس کے لئے لکھ دی گئی ہے۔

Marfat.com

قیامت کے حوالے سے چند ایک متبرک ہستیوں کے اقوال زریں

(۱) حضرت عثمان غنیؓ

اس پر تعجب ہے جو موت کا یقین رکھتا ہے اور پھر قہقے لگاتا ہے۔ تقدیر کا قائل ہے اور پھر جانے والی چیز کا غم کرتا ہے۔ شیطان کو اپنا دشمن سمجھتا ہے اور پھر اپنے اعمال میں اس کی پیروی کرتا ہے۔ دوزخ کا عقیدہ رکھتا ہے اور پھر گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ قیامت کو برحق سمجھتا ہے لیکن اس کا سامان نہیں کرتا۔ بندگی یہ ہے کہ خدا کے حکموں کی پابندی کی جائے۔ جو مل جائے اس پر قناعت کی جائے اور جو نہ ملے اس پر صبر کیا جائے۔

(۲) حضرت سعید ابن جبیرؒ

انسان نے بہت سی نیکیاں کی ہونگی اور بروز حشر انہیں اپنے نامہ اعمال میں نہ دیکھے گا۔ عرض کرے گا پروردگار میری نیکیاں کہاں ہیں۔ جواب ملے گا کہ تو نے اپنی نیکیاں ان کے پاس پہنچا دیں جن کی تو غیبت کرتا تھا۔

(۳) حضرت ابراہیم بن یزید تیمیؒ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو اور مانگو۔ میں قبول کرونگا اور تم کو دونگا مگر جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے متکبرانہ روگردانی کرتے ہیں قیامت کے روز وہ ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں جائیں گے۔

(۴) حضرت امام احمد بن حنبلؒ

یہ دنیا چند روزہ ہے۔ مشکل یا آسان کسی نہ کسی طرح گزر ہی جائے گی۔ ہر حال میں وطیرہ صبر و شکر اختیار کرنا چاہیے اور عارضی فائدہ حاصل کرنے کے لئے دینداری کو ترک کر کے

Marfat.com

ابدی راحت سے محروم رہنا نہایت خسارے کا سودا ہے۔ دنیا ایک مردار ہے اور اس کو چاہنے والے کتے دنیا کے ساتھ دینداری حاصل نہیں کی جاسکتی جس کا فیصلہ روز حشر ہوگا۔

(۵) حضرت داوٗد طائیؒ

اگر سلامتی چاہتے ہو تو دنیا سے دل نہ لگاوٗ۔ دنیا کے لئے اتنی تگ و دو کرو جتنی تمہارے لئے ناگزیر ہے اور آخرت کے لئے ایسی جدوجہد کرو جو ہمیشہ تمہارے کام آئے۔ سلامتی ایمان کے لئے یوں جدوجہد کرو جیسے لوگ اپنی دنیا کمانے کے لئے کرتے ہیں ورنہ روز قیامت پچھتانا پڑے گا۔

(۶) حضرت فضیل بن عیاضؒ

اپنے اعمال درست کرو۔ قضا سر پر منڈلا رہی ہے اور تمہارے حالات ابتر ہو رہے ہیں۔ سرمایہ آخرت کی فکر کرو۔ خدا تمہیں ہدایت بخشے۔ اس کا خوف ہی خیر کی طرف رہبری کرتا ہے۔

(۷) حضرت شیخ ابوالعباس نہاوندیؒ

تمہاری دعائیں اس وجہ سے قبول نہیں ہوتیں کہ تم خدا کو مانتے ہو اور اس کی اطاعت نہیں کرتے۔ رسول ﷺ کو پہچانتے ہو اور اس کی پیروی نہیں کرتے۔ شیطان کو دشمن سمجھتے ہو اور اس سے دور نہیں بھاگتے۔ خویش و اقارب کو اپنے ہاتھوں دفن کرتے ہو مگر عبرت نہیں پکڑتے۔ موت کو برحق سمجھتے ہو مگر عاقبت کا کچھ خیال نہیں کرتے۔ قیامت پر ایمان رکھتے ہو مگر اس کا سامان نہیں کرتے۔

(۸) حافظ سخاویؒ

درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اس کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔ قیامت کے دن اس

Marfat.com

کے بڑے بلند درجے ہونگے۔ دنیا و آخرت کی مصیبتیں ٹل جائیں گی۔ قیامت کی ہولناکیوں سے بچالیا جائے گا۔عرش الٰہی کے سایہ تلے ہوگا۔رسول خداؐ کی شفاعت نصیب ہوگی۔حوض کوثر پر آئے گا اور پیاس سے محفوظ ہوگا۔جہنم سے آزاد ہوگا۔پل صراط پر سے آسانی سے گزر جائے گا۔موت سے پہلے جنت میں اپنا گھر دیکھ لے گا۔

(۹) حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ

خواہشات نفس کی متابعت کرنے والا دنیا و آخرت دونوں میں گرفتار عذاب رہتا ہے۔دنیا میں بوجہ اس کی تلاش کے اور آخرت میں بوجہ حساب کے۔

(۱۰) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

دنیا ساری حکمت و عمل ہے نتیجہ اور صلہ سبب اور عمل پر موقوف ہے۔آخرت ساری کی ساری قدرت ہے کہ وہاں ہر شے کا وجود ہوگا۔لہٰذا اس دار حکمت میں عمل نہ چھوڑو اور دار قدرت میں خدا کی قدرت کو عاجز نہ سمجھو۔دنیا میں خدا تعالیٰ کی حکمت کے تقاضوں پر عمل کرو اور قدرت پر ایسا بھروسہ نہ کرو کہ بلا عمل ہی جنت کے متوقع رہو۔

(۱۱) حضرت امام محمد جعفر صادقؒ

ایک روایت ہے کہ ایک روز حضرت امام جعفر صادقؒ اپنے احباب و خدام میں تشریف فرما تھے تو آپ نے سب سے فرمایا۔آؤ ہم تم آپس میں بیعت کریں اور اس امر کا عہد لیں کہ جسے اللہ تعالیٰ بروز قیامت رستگاری عطا فرمادے وہ سب کی شفاعت کرے۔سب نے عرض کیا اے ابن رسول اللہؐ اس عہد کی اسے حاجت ہے جو محتاج شفاعت ہو۔آپ کو ہماری شفاعت کی کیا ضرورت ہے۔آپ کے جدامجد شفیع مجرمان خلائق ہیں۔آپ نے فرمایا میں اپنے اعمال پر شرماتا ہوں اور اپنے نفس کے عیبوں پر نظر کرکے ڈرتا ہوں کہ بروز قیامت جد امجدؐ کے حضور کس طرح منہ دکھاؤں گا۔

Marfat.com

(۱۲) حضرت حسن بصریؒ

ہمارا صبر بلا پر یا اطاعت حکم پر بوجہ خوف جہنم ہے اور یہ عین بے صبری ہے۔ ہمارا زہد دنیا میں رغبت خالص ہے نعمت آخرت کے ساتھ اور یہ عین رغبت ہے۔ نہایت مبارک ہیں وہ لوگ جو اپنا حصہ اور اپنی قوت آزادی کو درمیان سے اٹھا چکے۔ ان کا صبر اللہ کے لئے ہے نہ کہ اپنے جسم کو جہنم سے امن دینے کے لئے۔ ہمارا زہد خالص اللہ کے لئے ہو نہ کہ خصوصیت سے بہشت میں داخل ہونے کے لئے۔ یہ علامت صحبت اخلاص کی ہے۔

(۱۳) حضرت ذوالنون مصریؒ

لوگوں کے عمل دو صورت پر ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو اپنا کام صرف اللہ کے لئے کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ہم نے یہ کام خالص اللہ کے لئے کیا ہے۔ لیکن باوجود اس کے کہ وہ خالصتاً توجہ اللہ کرتے ہیں مگر پھر بھی وہ اپنے لئے کرتے ہیں۔ اگرچہ ان کی ہوائے نفسانی اور خواہش ان سے منقطع ہوتی ہے مگر آخر وہ جو عمل کر رہے ہیں اس میں حرص ثواب آخرت اور جزائے جنت کا لالچ ضرور ہوتا ہے۔ دوسرے وہ ہیں کہ عمل کرتے ہیں مگر ثواب وعذاب آخرت اور ریا وطمع دنیا دونوں سے علیحدہ ہو کر محض تعمیل حکم محبوب کے لئے کرتے ہیں۔ حقیقتاً محبت حق تعالیٰ اس کی متقاضی ہے کہ اپنے حقوق سے بھی علیحدہ ہو کر فرمان محبوب کی تعمیل اور تعظیم میں جھک جاتے ہیں۔

(۱۴) حضرت بایزید بسطامیؒ

عشاق اور اہل محبت کے دلوں میں جنت کا کبھی خطرہ بھی نہیں گزرتا۔ اس لئے کہ وہ اپنے محبوب کے پردہ محبت میں محجوب ہیں۔ انہیں اپنے محبوب کے انداز وناز کے مقابلہ میں کسی دوسری طرف دیکھنے کی مہلت ہی نہیں ہوتی۔ چونکہ بہشت مخلوق ہے اگرچہ مخلوقات میں بہترین مخلوق سہی مگر محبت محبوب صفت محبوب ہے اور صفت مخلوق نہیں۔ تو قدیم کو چھوڑ کر جو مخلوق کی طرف گیا وہ محروم ہوا۔ تو محبان محبوب پردہ محبت میں روپوش ہیں۔ اس لئے کہ وجود

Marfat.com

محبت محبوب مقتضی دوئی ہے اور اصل توحید میں دوئی کا وجود ہی نہیں۔ اسلئے محبان الٰہی وحدانیت سے وحدانیت کی طرف ہوتے ہیں اور ماسوائے اللہ سے بالکل محجوب ہوتے ہیں۔

(۱۵) حضرت سرّی سقطیؒ

جہنم میں سب سے اشد ترین جو عذاب ہے وہ حجاب ہے۔ اگر جہنم میں جلوہ ذات کا مشاہدہ رہے تو کسی مومن کو بہشت یاد نہ آئے۔ اس لئے کہ دیدار حق سے اس قدر مسرت وفرحت ہو گی کہ بلا تن اور عذاب جسم کا ہوش ہی نہ رہے گا۔ بہشت میں کوئی نعمت جمال ذات باری تعالیٰ سے بڑھ کر نہ ہوگی۔ اگر وہ نعمتیں جو بہشت میں ہیں ان سے سوگنا اور نعمتیں ملیں اور جلوہ احدیت سے جنتی محجوب ہو جائے تو وہ تن من دھن سب فنا کر دے اور ہلاک ہو جائے۔

(۱۶) حضرت ابو علی شفیق بن ابراہیم ازدیؒ

اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کرنے والوں کو موت کے اندر بھی زندہ فرمایا ہے اور اہل معصیت کو زندگی کے اندر مردہ بتایا ہے۔ چونکہ مومن مردہ بھی زندہ ہوتا ہے اس لئے تمام ملائکہ اس کی اطاعت پر آفرین کہتے ہیں جو قیامت کے دن ان کے اجر و ثواب کے لئے مئوید ہوگی۔ تو وہ لوگ فناء مرگ میں باقی بہ بقاء جزا ہوتے ہیں۔

(۱۷) حضرت ابوذکریا یحیٰ بن معاذ رازیؒ

دنیا جائے اشغال و اعمال ہے اور آخرت مقام خوف و ہول اور بندہ ہمیشہ اعمال اور خوف میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے ٹھہرنے کا مقام یا جنت ہو جاتی ہے یا جہنم بن جاتا ہے کہ اس میں پڑا روتا رہے۔ بہت بختاور اور خوش بخت وہ بندہ ہے کہ اعمال و اشغال اور خوف سے مامون ہو کر اپنی ہمت کو دونوں سے جدا کر کے اپنے رب حقیقی سے پیوستہ ہو جائے۔

Marfat.com

(۱۸) حضرت ابراہیم محمد بن محمود نصیر آبادیؒ

انسان دو نسبتوں میں ہے ایک نسبت آدمؑ سے اور دوسری حق تعالیٰ سے۔ جب اسے آدمؑ کے ساتھ نسبت ہوگی تو وہ میدان شہوات و مقامات آفات و ذلت میں پڑا ہوگا۔ اس لئے کہ طبائع انسان نہایت ذلیل و بے قدر ہیں۔ اگر اسے نسبت حق تعالیٰ حاصل ہوگی تو مقامات کشف و برہان اور عصمت ولایت میں آجائے گا اور نسبت عبودیت حاصل کرے گا۔ یہ یقینی امر ہے کہ نسبت آدمؑ بروز قیامت منقطع ہو جائے گی اور نسبت عبودیت ہمیشہ قائم رہے گی اور اس کا تغیر ہرگز نہ ہوگا۔

(۱۹) حضرت امام علی رضا بن حضرت امام موسیٰ کاظمؒ

ربّ غفور و رحیم بہت بڑا کارساز اور بندہ نواز ہے۔ یاد رکھو کہ مومن اس دنیا سے جو کچھ بھیجتا ہے اسے اللہ تعالیٰ ذخیرہ کر لیتا ہے تاکہ آخرت میں اسکا اجر اسے لوٹا سکے۔ آخرت میں ملنے والا انعام ان نعمتوں سے بدرجہا بہتر ہے جو یہاں اس دنیا میں فوراً مل جاتی ہیں۔ یہ دنیا حقیر ہے ناپائیدار ہے۔ اس کی حقیقت چند روزہ ہے۔ اس دنیا میں اللہ پاک نے جن لوگوں کو دنیاوی نعمتیں عطا کی ہیں وہ خطرے میں ہیں۔ اس لئے کہ ان نعمتوں میں سے انہیں حقوق اللہ ادا کرنا واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم مجھے جو دنیاوی نعمتیں رب تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں ان کی وجہ سے میں ہمیشہ ڈرتا رہتا ہوں کہ کہیں اللہ پاک کے احکامات کی بجا آوری میں کوئی کوتاہی یا غفلت نہ ہو جائے۔ میں اللہ تعالیٰ سے اپنے فرائض کی بحسن خوبی ادائیگی کے لئے دعا گو رہتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں رب قادر و قدیر کا شکرگزار بھی رہتا ہوں کہ اس نے یہ نعمتیں مجھے عطا فرما کر احسان عظیم کیا ہے۔ یاد رکھو تم اس دنیا میں آباد ہو جس کی ایک مدت مقرر ہے اور اس میں عمل کرنے والے کا عمل قبول کیا جاتا ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہر طرف سے موت منڈلا رہی ہے جو ہر امیدوار کی امیدوں کو جھپٹ کر لے جاتی ہے۔ تم گناہوں کے ارتکاب میں تو جلدی کرتے ہو اور دیر نہیں لگاتے جبکہ توبہ کو آئندہ

Marfat.com

وقت کے لئے ملتوی کر دیتے ہو حالانکہ موت یک بیک آتی ہے وہ بتا کر نہیں آتی کہ تم فورا توبہ کرلو گے۔ لہٰذا یہ کسی عقلمند اور ہوشیار آدمی کا کام نہیں کہ توبہ میں تاخیر سے کام لے۔

شجرہ قادریہ عالیہ کے چند مصرعے

یا خدا کر رحم محمد صلی اللہ علیہ وسلم مصطفےٰ کے واسطے
سید کونین شاہ انبیاء کے واسطے
فضل کر مجھ پر بحق آل و اصحاب الخصوص
مرتضٰی و فاطمہؓ خیر النساء کے واسطے
حضرت حسنینؓ زین العابدین باقر امام
جعفر و کاظم علی موسیٰ رضا کے واسطے
حضرت معروف کرخی سری سقتی ولی
ہم جنید و شیخ شبلی مقتدا کے واسطے
بوالفضل بو یوسف طر طوسی قرشی ولی
بوالحسن اور بوسعید اہل ہدا کے واسطے
سید سلطان عبدالقادر محبوب حق
غوث محی الدین نور مصطفےٰ کے واسطے
تاج دین عبدالرزاق و شرف دین عبدالوہاب
شاہ بہاؤالدین ولی خوش لقا کے واسطے
شاہ عقیل و شاہ شمس الدین شاہ رحمان گدا
شمس الدین ثانی گدائے مرتضٰی کے واسطے
شاہ فضیل شاہ کمال شاہ سکندر قادری
شیخ طاہر بو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیشوا کے واسطے

تمت بالخیر

Marfat.com

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

قرآن کریم اور روحانیت

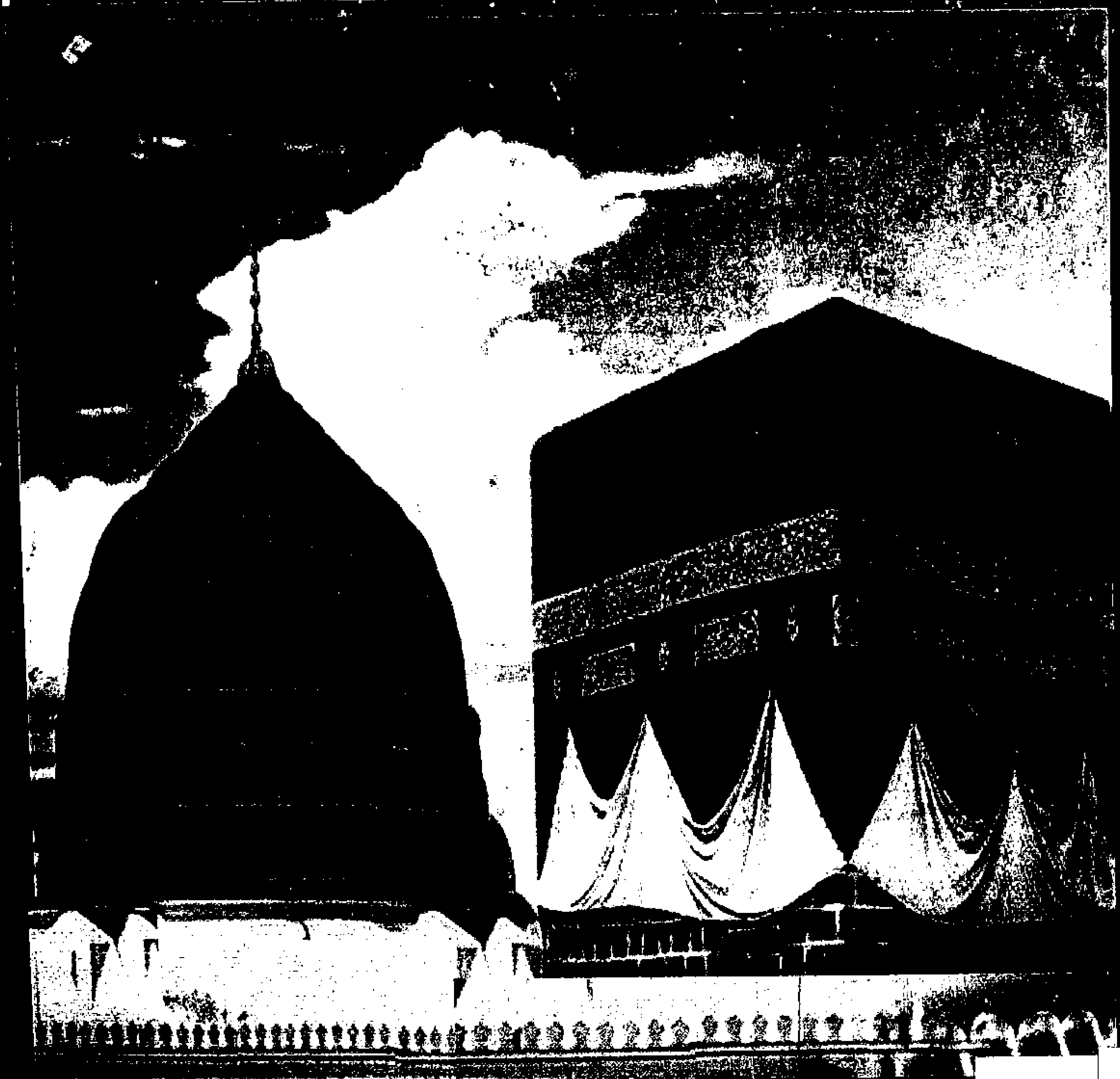

حاجی علی ساجد

Marfat.com